درسِ اِرشاد الصرف
تالیف
حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم
خلیفۂ مجاز
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب
تلمیذ رشید
حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی
از افادات
شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان لغاری
ناشر
جامعہ خلفائے راشدین
مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گریکس ماری پور کراچی

طبع اول : اکتوبر 2010ء

ناشر : جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

فون : 0333-2226051

ای میل : sharjeeljunaid@gmail.com

rizwanahmad313@yahoo.com

المحتویات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

علوم وفنون میں صرف ونحو کی کیا حیثیت اور کتنی ضرورت ہے؟ یہ بات تقریباً کسی طالبعلم سے بھی مخفی نہیں ہے۔ ہر طالب علم جانتا ہے کہ قرآن وسنت، تفسیر وحدیث، فقہ وتاریخ کو کما حقہ سمجھنے کے لئے صرف ونحو کے قواعد واصول کو سمجھنا اور یاد رکھنا از حد ضروری ہے۔

صرف ونحو بلکہ علوم دینیہ کے ہر طالب علم پر یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ کہ قرآن وسنت کے علوم ومعارف کو سمجھنے کے لئے دو باتیں بہت ضروری ہیں۔

(۱) الفاظ اور کلمات کی شناخت اور حیثیت اور ان کا باہمی ربط۔

(۲) قرآن وسنت کے مفاہیم میں اقوالِ سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور موافقت۔

الفاظ اور کلمات کی شناخت ان کی حیثیت اور باہمی ربط کا نام صرف ونحو ہے، چودہ سو سال میں جتنے بھی مفسرین، محدثین، فقہاءِ عظام وآئمہِ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ گزرے ہیں یا جو حضرات ابھی موجود ہیں ان سب حضرات کی دینی خدمات، تفقہ فی الدین اور رسوخ فی العلم نہ تو کسی کالج یا یونیورسٹی کا مرہونِ احسان ہے اور نہ ہی کسی پروفیسر یا کسی ڈاکٹر کے مذہبی لیکچر کا نتیجہ، بلکہ ان حضرات کو حضور اکرم ﷺ کے وارث بننے کا جو اعزاز اور شرف حاصل ہے وہ علومِ نبوت کو لسانِ نبوت کے آئینہ میں حاصل کرنے کا نتیجہ ہیا اور لسانِ نبوت کو عربی قواعد واصول کو بالائے طاق رکھ کر سمجھنا یا اس کے بغیر قرآن وسنت کے علوم ومعارف کے حصول کا دعویٰ کرنا بہت بڑی حماقت اور نادانی ہے۔

آج کے تجدد پسند جو دین کو نئے پیرائے میں متعارف کرانا چاہتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر وہ لوگ جو قرآن وسنت کی فہم میں ٹھوکر کھا کر بزعمِ خود مجدد بن کر گھنٹوں

لیکچر دیتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، ان حضرات کی گمراہی اور بے راہ روی کے دو ہی وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ قرآن وسنت کے علوم ومعارف کو سمجھنے کے لئے اردو کی چند کتب پر اکتفا کر کے صرف ونحو اور عربی قواعد سے بے نیاز ہو کر بزعمِ خود عالم اور مجتہد بن بیٹھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی صاحب نے زحمت کر کے صرف ونحو کی کوئی معمولی شُد بُد حاصل بھی کی، لیکن اس نے قرآن وسنت کی فہم وتفہیم میں حضرات سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی۔ آج ٹی وی چینلوں پر اور ابلاغ کی دیگر ذرائع پر مسلمانوں کو لیکچر دینے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اس شعر کے مصداق ہیں۔

؎ خود تو ڈوبے ہیں صنم کو بھی لے ڈوبے ساقی

برادرم مکرم واستاذِ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالیٰ کی ہمیشہ یہ کاوش رہی ہے کہ اُمتِ مسلمہ کو قرآن وسنت کا صحیح اور ٹھوس علم دیا جائے اور ان کے عمل کو اقوال واعمالِ سلف صالحین رحمہم اللہ کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔

آپ کی زیرِ نظر تصنیف درسِ ارشادالصرف بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے عزیز طلبہ کرام کو چاہیے کہ درسِ ارشادالصرف سے کامل استفادہ کر کے صرف میں کمال حاصل کریں تاکہ آپ مستقبل میں قرآن وسنت کی بہترین خدمت کیساتھ ساتھ ہر باطل گروہ کا بھی ٹھوس اور مدلل تعاقب کر سکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب زیدہ مجدہم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور طلبہ کرام کو تادیر آپ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

از **محمد امتیاز** برادرِ صغیر وشاگردِ رشید

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

﴿ارشاد الصرف کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ﴾

ارشاد الصرف کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی حضرت مولانا خدا بخش صاحب ہے جو ضلع گھوٹکی صوبہ سندھ میں پڑھاتے تھے، جس مدرسہ میں آپ پڑھاتے تھے، اس کے مہتمم حضرت مولانا عبید اللہ قدس سرہ العزیز تھے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ بندہ کے دو واسطوں سے استاذ بنتے ہیں، ایک واسطہ حضرت مولانا نصر اللہ خان صاحب مدظلہ العالیٰ کا ہے جو بندہ کے بلا واسطہ استاذ ہیں، اور دوسرا واسطہ بندہ کے استاذ کے استاذ اور مصنف ارشاد الصرف کے شاگرد مولانا عبد المجید لنجاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

﴿علم الصرف کا مقام و مرتبہ﴾

ہر مسلمان کو شریعت کے احکامات کو پورا کرنا ضروری ہے، اور احکام شریعت قرآن و سنت سے پہچانی جاتی ہیں اور قرآن و سنت کے احکامات کو جاننے کے لئے عربی زبان کی سمجھ ہونا لازمی ہے تاکہ شریعت کے مطابق عمل کرسکیں۔ علم صرف وہ علم ہے جس سے ہمیں عربی زبان کی سمجھ حاصل ہوتی ہے، اس لئے علم صرف حاصل کرنا ضروری ہے۔

امام رازیؒ نے لکھا ہے : علم صرف، علم لغت اور علم نحو تمام مسلمان پر فرضِ کفایہ ہے، اور ہر ایک پر اس کو حاصل کرنا مستحب ہے۔

بعض نے فرمایا : اَلصَّرۡفُ اُمُّ الۡعُلُوۡمِ وَالنَّحۡوُ اَبُوۡهَا

ترجمہ : صرف تمام علوم کی ماں ہے اور نحو باپ ہے۔

بعض نے فرمایا : اَلصَّرۡفُ فِی الۡعُلُوۡمِ کَالۡبَدۡرِ فِی النُّجُوۡمِ

ترجمہ: تمام علوم میں علم صرف اس طرح روشن ہے جس طرح آسمان کے ستاروں کے درمیان چاند روشن ہے۔

ابتداء اور موجد: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ صرف تھی نہ نحو، بعد میں اس کی بنیاد رکھی گئی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک اعرابی آیا اور اُن کے سامنے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

اِنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ رَسُوۡلُہٗ . (التوبہ) میں **رَسُوۡلُہٗ** کی جگہ **رَسُوۡلِہٖ** پڑھا جو کہ غلط ہے۔

غلط ترجمہ : اللہ، رسول اور مشرکین سے بری ہے۔

صحیح ترجمہ : اللہ اور رسول، مشرکین سے بری ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو عربی ضوابط بنانے پر غور کیا اور بیٹوں کے استاد ابوالحسن الاسود الدؤلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک ورق دیا جس میں تین چیزیں لکھی تھیں۔

(۱) **کُلُّ فَاعِلٍ مَرۡفُوۡعٌ**

(۲) **کُلُّ مَفۡعُوۡلٍ مَنۡصُوۡبٌ**

(۳) **کُلُّ مُضَافٍ اِلَیۡہِ مَجۡرُوۡرٌ**

اور کہا کہ اس میں اضافہ کریں، تو انہوں نے باقی قواعد بنائے۔اس طریقے سے علم نحو اور علم صرف وضع ہوا اور سب سے پہلے بنانے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔مستقل طور پر ضبط کرنے والے ابوالحسن الاسود الدؤلی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

شروع میں علم صرف وعلم نحو ایک ہی تھیں، بعد میں جب ان کو علیحدہ کیا گیا تو اس کے بارے میں دو قول ہیں کہ اس کے مدوّنِ اول کون ہیں؟

(۱) کشف الظنون، مفتاح السعادۃ میں لکھا ہے کہ فن صرف کی تدوین سب سے

پہلے، فن کی حیثیت سے ابوعثمان بکر بن حَبِیب اَلْمَازنی (متوفی ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ) نے کی ہے۔ اور ان سے پہلے یہ الگ فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا، بلکہ نحو ہی میں اسکے مسائل ذکر کردیئے جاتے تھے۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی تحقیق یہ ہے کہ فنِ صرف کے مدونِ اول ابوعثمان بکر بن حَبِیب اَلْمَازنی نہیں بلکہ ان سے ایک صدی قبل امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) ہیں، جو فقہ کے مدونِ اول ہونے کے علاوہ صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے تھے، رسالہ کا نام ''المقصود'' ہے جو مصر کے مشہور مکتبہ و مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی سے ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۹۴۰ء میں طبع ہوا ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ رسالہ مکہ مکرمہ میں ایک کتب فروش سے ۱۳۸۴ھ میں ملا تھا۔ نہایت جامع، مختصر مگر واضح اور منضبط متن ہے، اس پر تین شرحیں بھی ساتھ ہی چھپی ہوئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) المطلوب　(۲) امعان النظر　(۳) روح الشروح

المقصود اور یہ تینوں شرحیں جناب احمد سعد علی استاذ جامعہ ازہر کی تصحیح کے بعد شائع ہوئی ہیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تصنیف کا نام معجم المطبوعات العربیہ میں بھی ہے، اس میں اس تصنیف کا ذکر تین جگہ پر ہے، اور تینوں جگہ اس کو امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے البتہ ایک جگہ کشف الظنون کے حوالہ سے اس کتاب (المقصود) کے مؤلف کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے، کہ بعض نے امام صاحب کو قرار دیا اور بعض نے کوئی اور بتایا۔ آخر میں مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اس کتاب (المقصود) کی نسبت امام صاحب کی طرف صحیح ہو جیسے کہ ظن غالب ہے تو یہ کتاب اس بات کی خود شاہد

ہے کہ امام صاحب ہی فن صرف کے بھی مدونِ اول ہیں۔(بحوالہ علم الصیغہ اردو، صہ۱۷،۱۸)

کسی بھی علم کو سیکھنے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا جاننا ضروری ہے :

(۱) تعریف علم (۲) موضوع علم (۳) غرضِ علم

﴿علم الصرف کی تعریف،موضوع اور غرض وغایہ﴾

تعریف علم الصرف : اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ اَصْلٍ وَبِنَاءٍ وَّرَدٍّوَّبَدْلٍ.

ترجمہ: صرف ایسے اصول کے جاننے کا نام ہے جس کے ذریعے سے تینوں کلمے (اسم،فعل،حرف) کے احوال پہچانے جائیں،اصل، بناءاور ردوبدل کے اعتبار سے۔

موضوع علم الصرف : كَلِمَاتُ لُغَةِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ اِشْتِقَاقٍ وَّ بِنَاءٍ وَّتَعْلِيْلٍ وَّرَدٍوَّبَدْلٍ.

ترجمہ:علم صرف کا موضوع ہے لغتِ عرب کے کلمات ہیں اشتقاق،بنا،تعلیل اور ردوبدل کے اعتبار سے۔

غرض الصرف : صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَأِ فِى الصِّيْغَةِ.

ترجمہ:صیغہ میں غلطی سے ذہن کو بچانا۔

سؤال : بناء کی تعریف کریں؟

جواب : ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے یا ایک صیغے کو دوسرے صیغے سے بنانے کو بناء کہا جاتا ہے۔

سؤال : صیغہ کی تعریف کریں؟

جواب : اَلصِّيْغَةُ هِيَ الصُّوْرَةُ الْحَاصِلَةُ مِنْ تَرْكِيْبِ حُرُوْفٍ وَّ

حَرَكَاتٍ وَّ سَكَنَاتٍ، كَيَضْرِبُ.

ترجمہ: حروف، حرکات اور سکنات کے ملانے سے جو صورت حاصل ہوتی ہے اسے صیغہ کہا جاتا ہے، جیسے يَضْرِبُ

تعریف عامل: جس چیز کے تقاضے سے اسم پر یکے بعد دیگرے تین قسم (فاعلیت، مفعولیت اور مجروریت) کے معانی پیدا ہوتے ہیں اس کو عامل کہتے ہیں۔

سؤال: عامل لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَلعَامِلُ اللَّفْظِيُّ مَا يُتَلَفَّظُ به اَوْ بِمَا يَدُلُّ عليهِ.

ترجمہ: عامل لفظی وہ عامل ہے جس کا بذات خود تلفظ کیا جا سکے یا اس پر دلالت کرنے والے کسی لفظ کا تلفظ ہو سکے۔ اس میں تین قسمیں داخل ہو جاتی ہیں۔

(۱) عامل لفظی مذکور

(۲) عامل محذوف، اس لئے کہ اس کا تلفظ ہو سکتا ہے اور کسی وقت بالفعل بھی کر لیا جاتا ہے۔

(۳) معنیٰ فعل، جو اسم اشارہ اور حرف تنبیہ وغیرہ سے سمجھ میں آتا ہے۔ مثلاً هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا. کا عامل وہ معنیٰ فعل ہے جو ذَا، اسم اشارہ سے سمجھ میں آتا ہے۔ جیسے اُشِيْرُ، اور ھَا حرف تنبیہ سے اُنَبِّهُ سمجھ میں آتا ہے۔ یہاں معنیٰ فعل کا اگرچہ تلفظ نہیں ہو سکتا لیکن اس پر دلالت کرنے والے لفظ اُشِيْرُ، اُنَبِّهُ کا تلفظ ہو سکتا ہے۔

سؤال: عامل معنوی کی تعریف کریں؟

جواب: اَلْعَامِلُ الْمَعْنَوِيُّ مَا يُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلَيْسَ لِلِّسَانِ حَظٌّ فِيْهِ.

عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عامل قیاسی (۲) عامل سماعی

اَلْقِيَاسِيُّ مَا لَا يُمْكِنُ تَعْيِيْنُهٗ، اِلَّا بِالْمَفْهُوْمِ الْكُلِّيِّ لِتَعَذُّرِ جُزْئِيَاتِهٖ الْفَائِتَةِ لِلْحَصْرِ وَالسَّمَاعِيُّ مَا يُمْكِنُ تَعْيِيْنُهٗ بِاَ شْخَاصِهَا كَحَرُوْفٍ جَارَّةٍ.

﴿حروف کی اقسام﴾

حروف کی دوقسمیں ہیں۔

(۱) حروف مبانی : وہ حروف ہیں جن سے کلمات بنتے ہیں۔ جیسے حروف تہجی۔

(۲) حروف معانی : وہ حروف ہیں جن معانی دارہوں۔ جیسے مِـــــن اور اِلٰی وغیرہ۔

﴿حروف اصلیہ وزائدہ کا بیان﴾

وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں، دوقسم پر ہیں۔

(۱) اصلیہ (۲) زائدہ

حروف اصلیہ کی تعریف : حروف اصلیہ وہ حروف ہیں جو گردان کے تمام صیغوں میں پائے جائیں جیسے خَـــــرَجَ میں (خ ، ر ، ج) کہ یہ گردان کے تمام صیغوں میں پائے جاتے ہیں۔

حروف زائدہ کی تعریف: حروف زائدہ وہ حروف ہیں جو گردان کے تمام صیغوں میں نہ پائے جائیں جیسے اَکْـرَمَ کہ اس میں ہمزہ زائدہ ہے اس لئے کہ یہ گردان کے تمام صیغوں میں نہیں پایا جاتا، جیسے یُکْرِمُ میں نہیں ہے۔

اشکال نمبر۱ : حروف اصلی کی یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں اس لئے یہ صَرَّفَ کی ر ، جَلْبَبَ کی ب ، اِجْتَنَبَ کی ت اور اِسْتَخْرَجَ کی س ، ت پر

صادق آتی ہے اس لئے کہ گردان کے تمام صیغوں میں یہ حروف پائے جاتے ہیں، حالانکہ یہ حروف زائدہ ہیں۔

جواب : حروفِ اصلی کی تعریف میں گردان کے تمام صیغوں سے کسی ایک باب کے تمام صیغے مرادنہیں بلکہ تمام ابواب کے صیغے مراد ہیں خواہ وہ ابواب مجرد کے ہوں یا مزید کے، اور یہ مذکورہ حروف زائدہ مجرد کے ابواب کی گردانوں کے صیغوں میں نہیں پائے جاتے، اس لئے کہ صَرَّفَ کا مجرد صَرَفَ اور اِجْتَنَبَ کا مجرد جَنَبَ ہے جن میں یہ حروف نہیں ہیں۔

اشکال نمبر۲ : یہ تعریف پھر بھی درست نہیں اس لئے کہ یہ جامع نہیں تمام افراد کو، اس لئے کہ اس سے وَعَدَ یَعِدُ کی واو جو حرف اصلی ہے خارج ہو جاتی ہے اس وجہ سے کہ یہ تمام صیغوں میں موجود نہیں جیسے یَعِدُ وغیرہ اس سے خالی ہیں۔

جواب : یہ جامع ہے اس لئے کہ تعریف میں تمام صیغوں میں پائے جانے سے مراد یہ ہے کہ تعلیل سے قبل پایا جاتا ہو اور یہاں تعلیل سے قبل موجود ہے تعلیل کے بعد ساقط ہوئی۔ اصل میں یَوْعِدُ تھا یَعِدُ کے قانون سے واو ساقط ہوئی (یہ دونوں اشکال مع الاجوبہ نوادر الاصول میں موجود ہیں)

اشکال نمبر۳ : حرفِ اصلی کی یہ تعریف مانع نہیں دخول غیر سے، اس لئے کہ اس میں اُس باب افتعال، استفعال کی تاء، سین داخل ہو جاتی ہیں جن میں خاصیت ابتداء پائی جاتی ہے بایں طور کہ خاصیت ابتداء کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس کا مجرد بالکل مستعمل نہ ہو جب اس کا مجرد مستعمل نہ ہو بلکہ دائماً مزید فیہ مستعمل ہوں، تو اس صورت میں ان مستعمل شدہ گردانوں کے تمام صیغوں میں یہ حروف پائے جاتے ہیں لہٰذا اس قسم کے باب افتعال، استفعال کی تاء، سین کو حروف اصلیہ میں شامل کرنا چاہئے (خاصیت

ابتداء کی ایک مثال اِبْتِهَامٌ بمعنی بھیڑ کا چرنے کی مدت تک پہنچنا ہے)

جواب : حرف اصلی کی تعریف میں جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام ابواب (خواہ مجرد کے ہوں یا مزید فیہ کے) مراد ہیں اس میں یہ تعمیم ہے کہ مجرد مستعمل ہو یا مستعمل تو نہ ہو لیکن ہم استعمال کریں تو پھر یہ حروف موجود نہ ہونگے ، لہٰذا اس تعمیم سے اشکال رفع ہوا کَمَا لَا یَخْفٰی۔

حروف اصلیہ کا حکم : ان کا حکم یہ ہے کہ ثلاثی میں فاء، عین، ایک لام رباعی میں فاء، عین، دو لام اور خماسی میں فاء، عین، تین لام کے مقابلہ میں ہوں، جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ ،دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ اور جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

حروف زائدہ کا حکم : ان کا حکم یہ ہے کہ ثلاثی میں فاء، عین، ایک لام رباعی میں فاء، عین، دو لام اور خماسی میں فاء، عین، تین لام کے مقابلہ میں نہ ہوں، جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ میں ہمزہ، تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ میں تاء اور خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ میں یاء۔

حروف زائدہ کی تقسیم : حروف زائدہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) تقسیم اول (۲) تقسیم ثانی

(۱) تقسیم اول کے اعتبار سے حروف زائدہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) زائدہ برائے اشتقاق

(۲) زائدہ برائے نقل باب

(۳) زائدہ برائے الحاق

(۱) زائدہ برائے اشتقاق : وہ حرف زائد ہے جو ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بناتے وقت زیادہ کیا جائے۔ جیسے ضَرَبَ ماضی سے مضارع بناتے وقت یاء بڑھائی گئی

اورواحدہ مؤنث غائبہ ماضی بناتے وقت تاء ساکنہ بڑھائی گئی تو ضَرَبَ سے یَضْرِبُ اور ضَرَبَتْ بنا۔

پہچان : زائد برائے اشتقاق کی پہچان یہ ہے کہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں نہ ہواور باقی میں ہو۔ جیسے یَضْرِبُ کہ اس میں یاء زائد برائے اشتقاق ہے اور اس کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں نہیں، جو کہ ضَرَبَ ہے۔

(۲) زائدہ برائے نقل باب: یہ وہ حرف زائد ہے جو ایک باب سے دوسرے باب کو بناتے وقت بڑھایا جائے، جیسے خَرَجَ ثلاثی مجرد سے اِسْتَخْرَجَ باب استفعال ثلاثی مزید فیہ بناتے وقت الف، سین اور تاء بڑھائے گئے۔

پہچان : زائد برائے نقلِ باب کی پہچان یہ ہے کہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں کوئی حرف زائد برائے نقل باب کے طور پر بڑھایا گیا ہو، لیکن اس کے مادہ مجرد میں یہ حرف زائد نہ ہو۔

مثلاً : اِسْتَخْرَجَ (ا ، س ، ت حروفِ زائدہ برائے نقل باب ہیں) جو اسکے مجرد خَرَجَ میں نہیں ہیں۔

(۳) زائدہ برائے الحاق: یہ وہ حرف ہے جو ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہم وزن کرنے کے وقت زیادہ کیا جائے۔ جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ رباعی مجرد کے ہم وزن کرنے کے لئے اس کے آخر میں دوسری باء بڑھائی گئی تو جَلْبَبَ ہوا، یہ کلمہ ملحق برباعی ہے۔

پہچان: اس کی پہچان کا کوئی طریقہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ قیاس کے خلاف سماع سے ثابت ہے اور سماع پر موقوف ہے قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

(۲) تقسیم ثانی کے اعتبار سے حروف زائدہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرف زائد ماقبل کے جنس سے ہو۔ جیسے جَلْبَبَ میں دوسری باء زائدہ ہے۔

حکم : حکم یہ ہے کہ وزن میں اس حرفِ زائد کے مقابلے میں وہ حرف آئے گا جو اس کے جنس کے مقابلہ میں آتا ہے۔ مثلاً : جَلْبَبَ بروزنِ فَعْلَلَ یہاں پہلے حرف باء کے مقابلہ میں (ل) آیا ہے تو دوسرے کے مقابلے میں بھی (ل) آئے گا۔ نیز اس قسم کا حرف زائد انتیس (۲۹) حروف تہجی میں سے کوئی بھی آسکتا ہے۔

(۲) حرف زائد ماقبل کے جنس سے نہ ہو۔ جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ کہ اس میں الف زائد ہے ماقبل کی جنس سے نہیں ہے۔

حکم : دوسری قسم کا حکم یہ ہے کی وزن میں وہی حرف زائد اسی شکل پر آئے گا جو موزون میں ہے۔

مثلاً : ضَارِبٌ بروزنِ فَاعِلٌ یہاں پہلے حرف (موزون) کا الف زائد ہے، وزن میں اسی شکل میں آیا ہے۔ نیز اس قسم کا حرف زائد صرف دس (۱۰) حروف تہجی میں سے آسکتا ہے ان دس (۱۰) حروف کو درج ذیل جملوں میں جمع کیا گیا ہے سَئَلْتُمُوْنِیْهَا، اَلْیَوْمَ تَنْسَاهَا، هَوَیْتَ السَمانا.

سؤال : تقسیم اول کی اقسامِ ثلاثہ میں صرفیوں کے نزدیک کون سا زائد معتبر ہے؟

جواب : صرفیوں کے نزدیک تقسیم اول کی آخری دو قسمیں (یعنی زائد برائے نقل باب وزائد برائے الحاق) معتبر ہیں، زائد برائے اشتقاق کا ان کے نزدیک اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس کلمہ میں وہ ہوگا اس کو زائد نہیں کہیں گے، اس وجہ سے صرفی لوگ ضَرَبْتَ وغیرہ کو ثلاثی مجرد کہتے ہیں مزید فیہ نہیں کہتے۔

☆☆☆☆☆☆

﴿شش اقسام کی تفصیل﴾
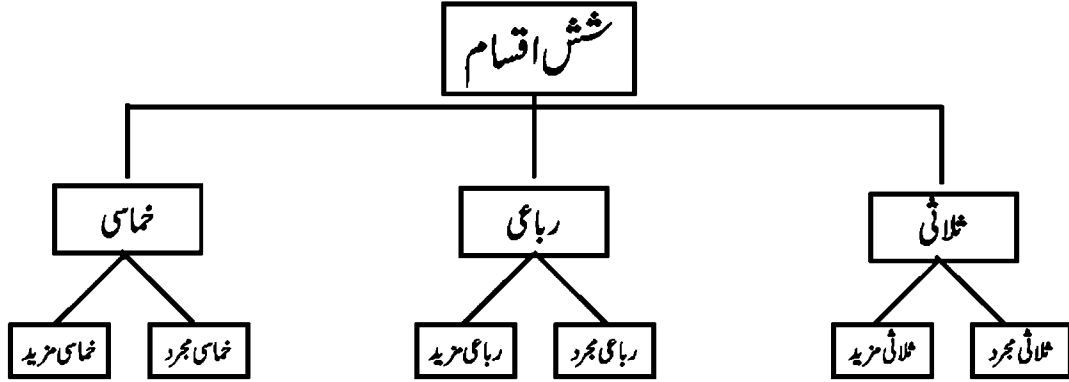
(۱) ثلاثی کی تعریف: اسم وفعل میں سے اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں تین حروفِ اصلیہ ہوں۔ مثلاً: فَرَسٌ بروزنِ فَعَلٌ اور جَامُوْسٌ بروزن فَاعُوْلٌ، اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ (ف، ع،ل)

(۲) رباعی کی تعریف: اسم وفعل میں سے اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں چار حروفِ اصلیہ ہوں۔ مثلاً: جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ، صُنْدُوْقٌ بروزن فُعْلُوْلٌ اور دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔ (ف، ع،ل،ل)

(۳) خماسی کی تعریف: خماسی اس اسم کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف اصلیہ ہوں۔ مثلاً: جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ، خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ. (ف، ع،ل،ل،ل)

ثلاثی کی اقسام: ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ

(۱) ثلاثی مجرد کی تعریف: اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ

(۲) ثلاثی مزید فیہ کی تعریف : اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ، مُکْتَسِبٌ بروزن مُفْتَعِلٌ

رباعی کی اقسام : رباعی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید فیہ

(۱) رباعی مجرد کی تعریف: اس رباعی کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ اور جَعْفَرٌ بروزنِ فَعْلَلٌ

(۲) رباعی مزید فیہ کی تعریف :اس رباعی کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ اور صُنْدُوْقٌ بروزن فُعْلُوْلٌ

خماسی کی اقسام : خماسی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خماسی مجرد (۲) خماسی مزید فیہ

(۱) خماسی مجرد کی تعریف : اس خماسی کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ

(۲) خماسی مزید فیہ کی تعریف :اس خماسی کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ

﴿حروف اصلیہ اور زائدہ کا میزان و پہچان کا طریقہ﴾

میزان ثلاثی : ثلاثی کا میزان فاء، عین، ایک لام ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین، ایک لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ ہونگے اور جو انکے مقابلہ میں نہ ہوں وہ زائدہ ہونگے۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ میں فاء

کے مقابلہ میں ک، عین کے مقابلہ میں راء، اور لام کے مقابلہ میں میم ہے لہٰذا یہ تینوں حروف اصلیہ ہیں اور شروع کا ہمزہ چونکہ ان کے مقابلہ میں نہیں لہٰذا یہ زائد ہے۔

میزان رباعی: رباعی کا میزان فاء، عین، اور دو لام ہیں، اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین اور دو لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ ہونگے اور باقی زائدہ، جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ میں د، ح، ر، ج اصلیہ ہیں اور تاء زائدہ ہے۔

میزان خماسی: خماسی کا میزان فاء، عین تین لام ہیں، اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین، اور تین لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ ہونگے اور باقی زائدہ، جیسے خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ میں خ، ن، د، ر، س اصلیہ ہیں اور یاء زائدہ ہے۔

﴿حروف زائدہ کی کمی وزیادتی کے اعتبار سے فعل واسم کی اقسام﴾

فعل کی اقسام: اس اعتبار سے فعل کی پانچ قسمیں بنتی ہیں:

(۱) فعل ثلاثی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے اَکْرَمَ

(۲) فعل ثلاثی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے تَصَرَّفَ

(۳) فعل ثلاثی ہو اور تین حرف زائد ہوں، جیسے اِسْتَخْرَجَ

(۴) فعل رباعی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے تَدَحْرَجَ

(۵) فعل رباعی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ.

اسم کی اقسام: اس اعتبار سے اسم کی نو قسمیں بنتی ہیں۔

(۱) اسم ثلاثی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ

(۲) اسم ثلاثی ہواور دوحرف زائد ہوں، جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ

(۳) اسم ثلاثی ہواور تین حرف زائد ہوں، جیسے قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ

(۴) اسم ثلاثی ہواور چار حرف زائد ہوں، (لیکن اسکی مثال اسماء میں نہیں ہے)

(۵) اسم رباعی ہواور ایک حرف زائد ہو، جیسے صُنْدُوقٌ بروزن فُعْلُولٌ

(٦) اسم رباعی ہواور دوحرف زائد ہوں، جیسے عَنْكَبُوتٌ بروزن فَعْلَلُوتٌ.

(۷) اسم رباعی ہواور تین حرف زائد ہوں، جیسے عَبُوثَرَانٌ بروزن فَعُولَلانٌ

(۸) اسم خماسی ہواور ایک حرف زائد ہو، جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ

(۹) اسم خماسی ہواور دوحرف زائد ہوں، جیسے اَصْطَفْلِيْنٌ بروزن فَعْلَلْلِيْنٌ

﴿لفظ کی اقسام﴾

لفظ : لفظ کا لغوی معنیٰ ''پھینکنا'' ہے، اصطلاح میں لفظ اس آواز کو کہتے ہیں جو حروفِ تہجّی پر مشتمل ہو، مثلاً زَيْدٌ.

لفظ کی اقسام : لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفظ موضوع (۲) لفظ مہمل

(۱) لفظِ موضوع: لفظِ موضوع اس لفظ کو کہتے ہیں جو معنیٰ دار ہو، یعنی جس لفظ کے معنیٰ ہوں وہ لفظِ موضوع کہلاتا ہے۔ مثلاً كِتَابٌ، زَيْدٌ

(۲) لفظِ مہمل : لفظِ مہمل اس لفظ کو کہتے ہیں جو معنیٰ دار نہ ہو، یعنی جس لفظ کے معنیٰ نہ ہوں وہ لفظِ مہمل کہلاتا ہے، مثلاً کتاب شتاب میں شتاب لفظِ مہمل ہے۔

لفظِ موضوع کی اقسام : لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد (۲) مرکب

(۱) مفرد یا کلمہ : مفرد یا کلمہ اُس لفظِ موضوع کو کہتے ہیں جو ایک معنی پر دلالت کرے، یعنی ایک معنی بتائے۔ مثلاً کِتَابٌ، زَیْدٌ ، قَلَنْسُوَۃٌ.

(۲) مرکب یا جملہ : مرکب اُس لفظِ موضوع کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ معنی پر دلالت کرے، یعنی دو معنی بتائے، مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ. (زید کا غلام)

مفرد یا کلمہ کی اقسام :مفرد یا کلمہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف (ان کو "سہ اقسام" بھی کہتے ہیں)

(۱) اِسم :اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اسمیں کوئی زمانہ نہیں پایا جائے، مثلاً زَیْدٌ، قَلَنْسُوَۃٌ۔

(۲) فِعل :اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اسمیں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، مثلاً ضَرَبَ (مارا اس ایک آدمی نے)۔

(۳) حرف :اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت نہ کرے، یعنی کسی اور کلمہ کا محتاج ہو، اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جائے مثلاً سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ (اس جملے میں مِن اور الی)۔

تنبیہ: معنی مستقل اُس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے مقصد کو بیان کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو، اور اُس کے ساتھ کسی اور کلمہ کو لگانے کی ضرورت نہ ہو۔

﴿اسم کی اقسام﴾

اسم کی تین قسمیں ہیں : (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

(۱) مصدر : وہ اسم ہے کہ جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا مگر اس سے بہت سے لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْرٌ ، ضَرْبٌ وغیرہ (اشتقاق ہوتا ہو) مصدر سے بارہ (۱۲) قسم کے لفظوں کا اشتقاق ہوتا ہے۔ یعنی ۱۲ چیزوں/کلمات مشتق ہوتے ہیں، ان کو دوازدہ

اقسام بھی کہتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل جحد (۴) فعل نفی
(۵) فعل امر (۶) فعل نہی (۷) اسم فاعل (۸) اسم مفعول
(۹) صفت مشبہ (۱۰) اسم ظرف (۱۱) اسم آلہ (۱۲) اسم تفضیل

(۲) مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ، نَصْرٌ سے نَاصِرٌ وغیرہ۔

(۳) جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو، جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ

کلام عرب کا میزان: جس کے ذریعے سے کلمہ کا وزن کیا جاتا ہے، تین حروف ہیں (ف، ع، ل) جیسے فَعَلَ، جو ثلاثی مجرد کے وزن کے لئے ہیں۔ پھر رباعی مجرد میں چار اصلی حروف ہیں (ف، ع، ل، ل) فَعْلَلَ اور آخر میں خماسی مجرد میں پانچ حروف اصلی ہیں (ف، ع، ل، ل، ل) جیسے فَعْلَلِلٌ ان کے مقابلہ کے حروف کو حروفِ اصلیہ کہا جاتا ہے۔

﴿علاماتِ اسم﴾

(۱) شروع میں الف لام کا ہونا، جیسے اَلْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرفِ جَر (حروفِ جارہ کل ۱۷ ہیں) کا ہونا، جیسے بِزَیْدٍ حروفِ جارہ اس شعر میں جمع ہیں۔

باؤ تاؤ کاف و لام واؤ منذ و مذ خلا
رُبَّ حاشا مِنْ عَدَا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

(۳) آخر میں تنوین کا ہونا، جیسے رَجُلٌ
(۴) مضاف کا ہونا، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ مضاف ہے۔
(۵) موصوف کا ہونا، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ موصوف ہے۔
(٦) شروع میں حرف ندا (۵ حروف ہیں یا، ایا، ھیا، ای، أ) کا ہونا، جیسے یَارَجُلُ
(۷) تثنیہ کا ہونا، جیسے رَجُلَانِ
(۸) جمع کا ہونا، جیسے مُسْلِمُوْنَ
(۹) تصغیر کا ہونا (مُصَغَّر ہونا)، جیسے رُجَیْلٌ
(۱۰) منسوب کا ہونا (آخر میں یائے نسبتی کا ہونا جو کہ مشدد ہوتا ہے)، جیسے مِصْرِیٌّ
(۱۱) کسی شخص کا نام ہونا، جیسے زَیْدٌ
(۱۲) آخر میں گول تاء (ۃ) کا ہونا، جیسے مَکَّۃٌ
(۱۳) الف مقصورہ کا ہونا (کلمہ کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو)، جیسے حُبلیٰ
(۱۴) الف ممدودہ کا ہونا، (کلمہ کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ ہو)، جیسے حَمْرَاءُ
(۱۵) کلمہ کے شروع میں میم زائدہ کا ہونا، جیسے مَضْرُوْبٌ
(۱٦) مسندالیہ کا ہونا، (جس کے متعلق کوئی بات بتائی جائے)۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ مسندالیہ ہے۔

﴿علاماتِ فعل﴾

(۱) کلمہ کے شروع میں حروف اتین میں سے کسی حرف کا آنا، جیسے اَضْرِبُ، تَضْرِبُ
(۲) کلمہ کے شروع میں قَدْ کا آنا، جیسے قَدْ ضَرَبَ
(۳) کلمہ کے شروع میں سین کا آنا، جیسے سَیَعْلَمُوْنَ

(۴) کلمہ کے شروع میں سَوْفَ کا آنا، جیسے سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ

(۵) کلمہ کے آخر میں الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرَبَا

(۶) کلمہ کے آخر میں واو ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرَبُوْا

(۷) کلمہ کے آخر میں تائے ساکن علامت تانیث کا آنا، جیسے ضَرَبَتْ

(۸) کلمہ کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مونث وضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرَبْنَ

(۹) کلمہ کے آخر میں تَ، تِ، تُ کا آنا، جیسے ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ

(۱۰) کلمہ کے شروع میں حروف ناصبہ کا داخل ہونا، جیسے لَنْ یَّضْرِبَ

(۱۱) امر کا ہونا، جیسے اِضْرِبْ

(۱۲) کلمہ کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ کا آنا، جیسے اِضْرِبَنَّ

(۱۳) حرف جازم کا داخل ہونا، جیسے لَمْ یَضْرِبْ

علاماتِ حرف : اسم اور فعل کی علامت میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے مِنْ اور اِلٰی

﴿ہفت اقسام﴾

کلام عرب میں کوئی اسم اور فعل ان سات قسموں میں سے کسی قسم سے خالی نہیں ہوگا۔

(۱) صحیح (تندرست) : اسم وفعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں کوئی حرف علت، ہمزہ (ء) اور دو حروفِ صحیح ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے ضَرَبَ (حروف علت تین ہیں و، ا، ی)

(۲) مہموز (کبڑا) : مہموز اسم وفعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہمزہ (ء) ہو۔

مہموز کی اقسام : مہموز کی تین قسمیں ہیں۔

(الف) مہموز الفاء (ب) مہموز العین (ج) مہموز اللام

(الف) مہموز الفاء: وہ مہموز ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے أَمَرَ

(ب) مہموز العین: وہ مہموز ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے سَئَلَ

(ج) مہموز اللام: وہ مہموز ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے قَرَءَ

(۳) مثال (مشابہ ہونا): مثال اسم وفعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے ف کلمہ کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

مثال کی اقسام : مثال کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) مثال واوی (ب) مثال یائی

(الف) مثالِ واوی: وہ مثال ہے جس کے ف کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ''واؤ'' ہو، جیسے وَعَدَ

(ب) مثالِ یائی: وہ مثال ہے جس کے ف کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ''یاء'' ہو، جیسے یَسَرَ

تنبیہ : الف چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور کلمہ کی ابتدا کبھی ساکن حرف سے نہیں ہوتی اس وجہ سے مثالِ الفی نہیں ہے۔

(۴) اجوف (کھوکھلا) : اجوف اسم وفعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

اجوف کی اقسام : اجوف کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) اجوف واوی (ب) اجوف یائی

(الف) اجوف واوی: وہ اجوف ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف

علت ''واؤ'' ہو، جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔

(ب) اجوف یائی: وہ اجوف ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ''یاءٗ'' ہو، جیسے بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا۔

نوٹ: اجوف الفی میں عین کلمہ کے مقابلہ میں جو الف آتا ہے وہ اصل میں ''واؤ'' یا ''یاءٗ'' سے ہی بدلا ہوا ہوتا ہے۔

(۵) ناقص (ناتمام، ادھورا): ناقص اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

ناقص کی اقسام: ناقص کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) ناقص واوی (ب) ناقص یائی

(الف) ناقصِ واوی: وہ ناقص ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ''واؤ'' ہو، جیسے دَعْوٌ

(ب) ناقصِ یائی: وہ ناقص ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ''یاءٗ'' ہو، جیسے رَمْیٌ

(۶) مضاعف (دوگنا): مضاعف اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے عین اور لام کلموں کے مقابلے میں کوئی دو حروف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔

مضاعف کی اقسام: مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) مضاعفِ ثلاثی (ب) مضاعفِ رباعی

(الف) مضاعف ثلاثی: اس مضاعف کو کہا جاتا ہے جس کے عین (ع) اور لام (ل) کلموں کے مقابلے میں کوئی دو حروف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔ جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا بروزنِ فَعَلَ

تنبیہ : مضاعف ثلاثی کی یہ تعریف اکثر استعمال کے اعتبار سے ہے ورنہ جس کلمہ کے فاء، عین یا فاء، لام کے مقابلہ میں دوحرف صحیح ایک جنس سے آئیں، جیسے تَتَرَ اور سَلَسَ تو اس کو بھی مضاعف ثلاثی کہتے ہیں۔

(ب) مضاعفِ رباعی :اس مضاعف کو کہا جاتا ہے جس کے فاء، لامِ اول اور عین، لام ثانی کے مقابلے میں کوئی دوحروف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔ جیسے زَلْــزَلَ بروزن فَعْلَلَ

(۷) لفیف (لپٹا ہوا) : لفیف اسم وفعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں دوحرف علّت ہوں۔ (اگر تین حروف علّت بھی آجائیں تو بھی لفیف کہلائے گا)

لفیف کی اقسام : لفیف کی دواقسام ہیں۔

(الف) لفیف مقرون (ب) لفیف مفروق

(الف) لفیفِ مقرون (مِلا ہوا) : اس لفیف کو کہتے ہیں جس کے عین اور لام کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ جیسے طَوٰی

تنبیہ : لفیف مقرون کی یہ تعریف اکثر استعمال کے اعتبار سے ہے ورنہ اگر فاء، عین کلمہ کے مقابلہ میں دوحرف علت آجائیں، جیسے یَــوْمَ اسی طرح تینوں حروف اصلیہ کے مقابلہ میں حرف علت آجائیں تو اس کو بھی لفیف مقرون کہتے ہیں۔ جیسے وَایٌ

(ب) لفیفِ مفروق (جُدا) : اس لفیف کو کہتے ہیں جس کے فاء اور لام کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَقیٰ

﴿تعریفات افعال﴾

فعل ماضی : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانۂ گزشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے، جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک آدمی نے)

فعل مضارع : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانۂ حال یا استقبال میں واقع ہونا سمجھا جائے، جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)

فعل جحد : وہ فعل ہے جس سے ماضی منفی کے معنی سمجھے جائیں، جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے)

فعل نفی : (موکد بلن) وہ فعل ہے جس سے زمانۂ استقبال میں فعل کے نفی کی تاکید سمجھی جائے، جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد)

فعل امر : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم سمجھا جائے، جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

فعل نہی : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم سمجھا جائے، جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)

﴿تعریفاتِ اسماء﴾

اسم فاعل : وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)

اسم مفعول : وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہوا ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک مرد)

صفت مشبہ : وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے

جس میں مصدری معنی بطور ثبوت (یعنی پائیداری) کے پایا جاتا ہو، جیسے شَرِیْفٌ (شریف)

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفتِ مشبہ میں دائمی ہوتی ہے۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اس وقت کہلائے گا جب ضَرْبٌ کی صفت اس سے صادر ہو اور شریفٌ وہ شخص ہے جس میں صفت شرافت ہمیشہ پائی جائے۔

اسم تفضیل : وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت معنی مصدری کی زیادتی پائی جائے، جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

اسم مبالغہ : جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے گی تو وہ اسم مبالغہ کہلائے گا۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)

اسم مبالغہ اور تفضیل کا فرق: اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے جبکہ اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے، جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے)

اسم آلہ : وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتلائے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو، جیسے مِضْرَبٌ (مارنے کا آلہ)

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو، جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ)

فعل تعجب : وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے۔ جیسے مَا اَضْرَبَهٗ (کیا اچھا مارا اس نے)۔

﴿چند اہم اصطلاحات﴾

فعل معروف (معلوم) : وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

فعل مجہول : وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو اور فاعل معلوم نہ ہو، جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا)

فعل نفی : وہ فعل ہے جس سے کسی فعل کے نہ ہونے کے معنی سمجھے جائیں، جیسے مَاضَرَبَ (اس نے نہیں مارا)

فعل مثبت : وہ فعل ہے جس سے فعل کے ہونے کے معنی سمجھے جائیں، جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)

واحد : ایک کو کہتے ہیں۔

تثنیہ : دو کو کہتے ہیں۔

جمع : دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

غائب: جو موجود نہ ہو۔

حاضر : جو موجود ہو۔

متکلم : خود بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد تین وزن پر آتا ہے۔ فَعَلَ جیسے ضَرَبَ فَعِلَ جیسے سَمِعَ فَعُلَ جیسے کَرُمَ.

فَعَلَ (ماضی) کا مضارع تین وزن پر آتا ہے۔

اول : **فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ**

دوم : فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ

سوم : فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

فَعِلَ (ماضی) کا مضارع دو وزن پر آتا ہے۔

اول : فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ

دوم : فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

فَعُلَ (ماضی) کا مضارع ایک وزن پر آتا ہے۔ فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

فائدہ : ان چھ میں سے تین کو اصولِ ابواب اور تین کو فروعِ ابواب کہتے ہیں۔

اصولِ ابواب : اصولِ ابواب وہ ہیں جن کے مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہو۔

یہ تین ابواب ہیں : ضَرَبَ یَضْرِبُ ، نَصَرَ یَنْصُرُ، سَمِعَ یَسْمَعُ

فروعِ ابواب : فروعِ ابواب وہ ہیں جن کے مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے موافق ہو۔

یہ تین ابواب ہیں : فَتَحَ یَفْتَحُ ، حَسِبَ یَحْسِبُ ، کَرُمَ یَکْرُمَ

فائدہ : اصولِ ابواب کو اصولِ ابواب اس لئے کہتے ہیں، کہ ماضی کے معنی جس طرح مضارع کے معنی کے مخالف ہوتے ہیں اسی طرح ماضی کے عین کلمہ کی حرکت بھی مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہو۔ چونکہ یہ ابواب اپنی اصل پر ہوتے ہیں اسلئے ان کو اصول ابواب کہا جاتا ہے۔ اور فروعِ ابواب کو فروعِ ابواب اس لئے کہتے ہیں، کہ ماضی اور مضارع کی عین کلمہ کی حرکت ایک ہوتی ہے۔ اور یہ اصل کے خلاف ہے۔ تو گویا یہ تین ابواب اپنی اصل پر نہیں اسلئے ان کو فروعِ ابواب کہا جاتا ہے۔

﴿قوانین کی تفصیل﴾

قانون کی دو قسمیں ہیں : (۱) وجوبی (۲) جوازی

وجوبی قانون :ہر وہ قانون جو واجب ہو یعنی جس کا جاری کرنا لازم ہو، وجوبی کہلاتا ہے۔ جیسے ضربن نمبر۱، ضربن نمبر۲ کا قانون وغیرہ

وجوبی قانون کی پہچان :اس کی پہچان یہ ہے کہ قانون صیغے میں پہلے سے لگا ہوتا ہے۔

جوازی قانون : ہر وہ قانون جو جائز ہو یعنی جس کا جاری کرنا اختیاری ہو، جوازی کہلاتا ہے، جیسے نون خفیفہ کا قانون وغیرہ

جوازی قانون کی پہچان:اس کی پہچان یہ ہے کہ اکثر طور پر قانون صیغے میں پہلے سے لگا نہیں ہوتا

فائدہ : ہر قانون میں پانچ باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) قانون کا نام

(۲) حکم

(۳) شرطیں، پھر کبھی شرطیں وجودی ہونگی اور کبھی عدمی، اور کبھی کامل ہونگی اور کبھی ناقص

(۴)احترازی مثال

(۵)اتفاقی مثال

﴿شرائطِ وجودی/ عدمی اور شرائطِ ناقص/ کامل کی تفصیل﴾

وجودی شرط : وہ شرط ہے جس کا پایا جانا لازم ہو۔

عدمی شرط : وہ شرط ہے جس کا نہ پایا جانا لازم ہو۔

شرطِ وجودی کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''ہو'' آتا ہے۔

شرطِ عدمی کی پہچان: اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''نہ ہو'' آتا ہے۔

شرائطِ ناقص: جیسا کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں کے ناقص کے لغوی معنیٰ ''ناتمام، ادھورا'' کے ہیں۔ اصطلاح میں ناقص شرائط ان شرائط کو کہا جاتا ہے کہ جب تک تمام شرطیں نہ پائی جائیں قانون جاری نہ ہوگا، یعنی جب تک تمام شرائط مکمل طور پر پوری نہ ہوئی ہوں تب تک قانون جاری نہ ہوگا۔

شرائطِ ناقص کی پہچان: اس کی پہچان یہ ہے کہ ہر شرط کے ساتھ صرف احترازی مثال ہوتی ہے سوائے آخری شرط کے، کہ اس کے ساتھ احترازی اور اتفاقی مثال دونوں ہوتی ہیں۔

کامل شرائط : اصطلاح میں کامل شرائط وہ شرائط ہیں کہ جن میں سے کوئی ایک شرط کے پورا ہونے سے قانون جاری ہو۔

شرائطِ کامل کی پہچان: اس کی پہچان یہ ہے کہ ہر شرط کے ساتھ احترازی مثال اور اتفاقی مثال دونوں ہوتی ہیں۔

لفظِ قانون کی وضاحت : قانون کا لفظ عبرانی یا سریانی زبان کا ہے، لغت میں مسطر کتاب کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اس قاعدہ کلیہ کو کہتے ہیں جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق اور مشتمل ہو۔

مسطر کتاب: اس گتہ کو کہا جاتا ہے جس میں سوراخ کر کے اندازۂ سطور (جتنی سطور مطلوب ہوتیں ہیں) دھاگے ڈال دیتے تھے پھر سفید ورق کے نیچے رکھ کر ورق کو دباتے تھے جس سے ورق پر لکیروں کے نشانات لگ جاتے تھے مگر لکھنے کے تھوڑی دیر بعد لکیریں ختم ہو جاتی تھیں تو یہ باعث کمال ہوتا تھا کہ بغیر لکیروں کے ایسی سیدھی سطریں کیسے لکھی گئی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

قوانین ثلاثی مجرد صحیح

﴿......قانون نمبر ۱ ......﴾

اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتیکه از یك جنس باشد۔

تشریحِ قانون : اس قانون کا نام ضَــرَبْــنَ کا پہلا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے۔ فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے لئے شرط : دو علامت تانیث جمع ہوں چاہے وہ ایک جنس سے ہوں یا نہ ہوں۔

احترازی مثال : ضَرَبَتْ اتفاقی مثال : ضَرَبْنَ (جو اصل میں ضَرَبْتُنَ تھا، قانون جاری ہونے سے ضَرَبْنَ بن گیا)

اسم کے لئے شرط نمبر ۱ : دو علامت تانیث جمع ہوں۔ احترازی مثال: ضَارِبَةٌ

اسم کے لئے شرط نمبر ۲ : دونوں علامت تانیث ایک جنس کی ہوں۔ احترازی مثال : ضُرُبَیَاتٌ

اتفاقی مثال : ضَارِبَاتٌ (جو اصل میں ضَارِبَتَاتٌ تھا، قانون جاری ہونے سے ضَارِبَاتٌ بن گیا)

﴿فوائد قانون نمبر ۱﴾

فائدہ نمبر ۱ : علامات تانیث کل آٹھ ہیں:

(۱) تاء ساکنہ، جیسے ضَرَبَتْ (۲) تاء مکسورہ، جیسے ضَرَبْتِ

(۳) نون مفتوحہ، جیسے ضَرَبْنَ (۴) یاء ساکنہ، جیسے تَضْرِبِيْنَ

(۵) تاء متحرکہ جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے، جیسے ضَارِبَةٌ

(٦) تاء متحرکہ جو کہ بصورت ''ت'' لکھی جاتی ہے، جیسے ضَارِبَاتٌ

(۷) الف مقصورہ، جیسے ضُرْبیٰ (۸) الف ممدودہ، جیسے حَمْرَآءُ

تنبیہ : نویں قسم تاء مقدرہ بھی ہے جیسے: اَرْضٌ و شَمْسٌ میں بدلیلِ اُرَيْضَةٌ وَ شُمَيْسَةٌ اس لئے کہ تصغیر اسماء کو اپنی اصل کی طرف لے جاتی ہے۔

فائدہ نمبر۲ : تانیث کی علامت جو نمبر ۵ میں لکھی گئی ہے یعنی تاء متحرکہ جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے قرآن کریم میں بہت ساری جگہوں میں وہ لمبی تاء (ت) کی صورت میں لکھی گئی ہے جیسے اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ، وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللهِ، اَنَّ شِجَرَتَ الزَّقُّوْمِ وغیرہ۔

فائدہ نمبر۳ : فعل میں دو علامت تانیث جمع نہیں ہو سکتیں جنس متحد ہو یا مختلف، مختلف کی مثال، جیسے ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبْتُنَ تھا، متحد کی مثال فعل میں نہ پائی گئی اس لئے کہ واضع ممنوع چیز کو وضع نہیں کرتا۔

فائدہ نمبر۴ : تَضْرِبْنَ (جمع مؤنث مخاطبات) کے صیغہ میں بھی یہ قانون جاری ہے اس لئے کہ اس کا اصل تَضْرِبِيْنَ تھا، نون اعرابی کو حذف کر کے اس کی جگہ پر نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل لائے، یاء واحدہ علامت تانیث کو اجتماع دو علامت تانیث کے تحت حذف کر دیا۔

فائدہ نمبر۵: ارشاد الصرف کے بعض حواشی میں تَضْرِبِيْنَ پر اجتماع دو علامت تانیث کا اشکال کیا ہے، کہ یاء اور تاء جمع ہو گئیں اس کا جواب یہ ہے کہ تَضْرِبِيْنَ واحدہ

مؤنث مخاطبہ میں تاء تانیث کی علامت نہیں کیونکہ مذکر مخاطب کے صیغوں میں بھی آتی ہے۔

فائدہ نمبر۶ : ضَرَبْتُنَ میں تاء کو حذف کر کے نون کو باقی رکھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نون کو حذف کرتے تو وہ صیغہ ختم ہو جاتا جو ہمارا مقصود تھا۔

فائدہ نمبر۷ : بعض مواضع میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اِثْنَتَا عَشَرَۃ جو حکماً ایک کلمہ ہے اس میں ایک جنس کی دو علامت تانیث جمع ہیں مگر قانون جاری نہیں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تاء تانیث کی نہیں اس لئے کہ تاء تانیث کلمہ کے آخر میں آتی ہے درمیان میں نہیں آتی، یہاں اِثْنَتَانِ مکمل لفظ مؤنث کے لئے موضوع ہے۔

...... قانون نمبر۲ ......

اجتماع اربع حرکات متوالیات دریك کلمه و حکم وے ممنوع است۔

تشریحِ قانون : اس قانون کا نام ضَرَبْنَ کا دوسرا قانون ہے۔ اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ چار حرکات میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : چار حرکتیں پے در پے جمع ہوں۔ احترازی مثال : تَدَحْرَجَ

شرط نمبر۲ : چاروں حرکات ایک ہی کلمہ میں ہوں، خواہ کلمہ حقیقتاً ایک ہو یا حکماً۔

احترازی مثال: ضَرَبَکَ (ضَرَبَ الگ کلمہ ہے اور کَ الگ ہے)

اتفاقی مثال : ضَرَبْنَ (جو کہ پہلے ضَرَبَنَ تھا، قانون جاری ہونے سے باء کو ساکن کر دیا)

﴿فوائد قانون نمبر۲﴾

فائدہ نمبر۱ : ضَـرَبْنَ میں باء کی حرکت کو دوسرے حروف کی حرکتوں سے حذف کیلئے خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نون تو مبنی بر فتحہ ہے اس کو تو ساکن نہیں کر سکتے باقی میں سے پھر باء تھی کیوں کہ اجتماع اربع حرکات کا لزوم نون کی وجہ سے آیا ہے اور وہ اس باء کے ساتھ لاحق ہے۔

فائدہ نمبر۲ : اس قانون میں حرکات سے مراد حرکات اصلیہ ہیں، اگر چاروں میں سے ایک حرکت عارضیہ ہو تو اجتماع اربع حرکات جائز ہوگا جیسے ضَـرَبَتَـا میں تاء کی حرکت عارضی ہے الف کی وجہ سے آئی ہے کیونکہ الف ماقبل مفتوح چاہتا ہے اور ضَـرَبَةٌ میں تو ۃ ہی عارضی ہے تو اس کی حرکت بطریق اولیٰ عارضی ہوگی۔ علاوہ ازیں یہ حرکت بمنزلہ حذف ہے یعنی سقوط کے کنارے پر ہے اس لئے کہ حالت وقف میں یہ ''ہ'' بن جاتی ہے، تو اس کو ابھی سے محذوف متصوَّر کیا گیا لہٰذا ضَـرَبَتَـا، ضَرَبَةٌ پڑھنا جائز ہوگا۔

فائدہ نمبر۳ :

اشکال :اگر ضَرَبَتَا میں تاء کی حرکت بحکم سکون ہے تو یہاں دو ساکن جمع ہوگئے، اس میں اجتماع ساکنین کا قانون جاری کر کے ثانی حرف کو حرکت کسرہ کیوں نہیں دی؟

جواب :حرکت اس ساکن کو دی جاتی ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور حرکت کو قبول کرتا ہو، اور یہاں آخر میں ایسا حرف ہے جو حرکت کو قبول ہی نہیں کرتا، یعنی الف، اور چونکہ ساکنِ اول پر حرکت عارضیہ موجود ہے اس لئے پڑھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، جیسے قُلِ الْحَقَّ میں لام پر حرکت عارضیہ کی وجہ سے پڑھنے میں کوئی دشواری نہیں۔

اشکال : اگر کوئی کہے کہ ضَـرَبَتَامیں تاء کی حرکت اصلیہ ہے عارضیہ نہیں اس لئے

کہ دَعَاتَا رَمَاتَا غَزَاتَا بھی تو منقول ہے۔

جواب : لغت ضعیفہ غیر فصیحہ ہے، اسلئے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

فائدہ نمبر۴ : یہ قانون نمبر۲ یَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ، مَضْرِبُ، اُكْرَمَ میں بھی جاری ہے۔

اشکال : يَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، اُكْرِمْنَ وغیرہ میں ماقبل نون کیوں ساکن کیا گیا؟ جبکہ ان میں ''ضاد''، ''کاف'' سکون سے اجتماعیت اربع حرکات رفع ہو چکی ہے۔

جواب : ان سب کو ضَرَبْنَ ماضی کے تابع کرنے کیلئے ساکن کیا گیا، جیسے يُكْرِمُ، تُكْرِمُ مکمل باب کو اُكْرِمَ کے تابع کرنے کیلئے ہمزہ سے خالی کیا گیا۔

...... قانون نمبر۳ ......

ھر واویکہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش مضموم آن و اور احذف کنندو جوباً مگر واو هُوَ۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو آخر میں ہو۔ احترازی مثال : دُوْنَکَ (واو آخر میں نہیں ہے، درمیان میں ہے)

شرط نمبر۲ : واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : يَدْعُوْ (فعل ہے)

شرط نمبر۳ : اسم بھی غیر متمکن ہو۔ احترازی مثال : كُفُوًا (اسم متمکن ہے)

شرط نمبر۴ : واو کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال : ضَــــرَبْتَــوْ (واو کا ماقبل

مفتوح ہے)

شرط نمبر ۵ : کلمہ صالح بناء سے کم نہ ہو (کلمہ کم از کم تین حرفوں والا ہو)۔

احترازی مثال : هُوَ

اتفاقی مثال : اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ ،اصل میں اَنْتُمُوْ ضَرَبْتُمُوْ تھے،قانون جاری ہونے سے واو حذف ہوگئی۔

﴿فوائد قانون نمبر۳﴾

فائدہ نمبر۱ : اشکال : ضَرَبْتُمْ فعل میں یہ قانون کیسے جاری ہوا؟

جواب ۱ : اس میں ضَرَبَ فعل اور تُمْ ضمیر ہے اور ضمیر اسم غیر متمکن کی قسم ہے فعل نہیں، اور قانون اس میں جاری ہوا۔

جواب ۲ : یہاں اسمیت سے مراد عام ہے خواہ حقیقی ہو یا تنزیلی، تو ضَرَبْتُمْ تنزیلی اسم ہے کیونکہ میم جو اکثر اسماء میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے۔

فائدہ نمبر۲ : جب ایسے اسم غیر متمکن کے ساتھ کسی ضمیر منصوب کا اتصال ہو جائے تو ساقط شدہ واو واپس آ جائیگی اس لئے کہ اسم اور ضمیر منصوب متصل بمنزلہ ایک کلمہ بن کر واو آخر میں نہ رہی بلکہ درمیان میں آ گئی، جیسے قرآن میں ہے۔ قَدْ ، اَنُلْزِمُكُمُوْهَا، اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ ، اِذَا طَلَّقْتُمُوْهُنَّ وغیرہ

فائدہ نمبر۳ : اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ میں میم کو ساکن کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسے آخر میں رکھتے ہوئے مضموم پڑھنا ثقیل تھا، یہی وجہ ہے کہ ضمیر منصوب کے اتصال سے واو کے ساتھ میم کا ضمہ بھی واپس آئیگا اس لئے کہ سبب حذفیت زائل ہوگئی (یعنی میم کو آخر میں رکھتے ہوئے مضموم پڑھنا)۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بصورت ضمہ بے شمار مقامات میں مسلسل بہت سی حرکات جمع ہو جاتیں اور یہ مستکرہ ہے، جیسے ضَرَبَهُمْ ضَرَبَكُمْ۔

فائدہ نمبر۴ : قرآن میں یہ قانون روایت حفصؒ میں (غیر ھُوَ) میں وجوبی ہے دیگر روایات میں جوازی ہے، جیسے کُنْتُمُوْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ.

﴿...... قانون نمبر۴ ......﴾

در ہر ماضی مجہول حروف متحرکہ را حرکت ضمّہ وما قبل آخر را کسرا می دھندو جوباً و باقی رابرحال خود میدارند۔

تشریحِ قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا پہلا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ حروف متحرکہ کو ضمّہ دینا، ماقبل آخر کو کسرہ دینا اور سکنات کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ **احترازی مثال** : ضَرَبَ (کہ اس سے ماضی مجہول نہیں بناتے)

اتفاقی مثال : ضُرِبَ، اُنْصُرِفَ، تُصُرِّفَ

﴿فوائد قانون نمبر۴﴾

فائدہ نمبر۱ : مجہول بنانے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) مجہول کے ایک ایک صیغے کو معلوم کے ایک ایک صیغے سے بنایا جائے۔

(۲) مجہول کے چار صیغے واحد مذکر غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم کو معلوم کے انہی صیغوں سے بنایا جائے اور مجہول کے باقی صیغے پھر ان چار سے بنائے جائیں۔

(۳) مجہول کا صرف ایک صیغہ واحد مذکر غائب معلوم کے واحد مذکر غائب سے بنایا جائے، اور پھر مجہول کے باقی صیغے اسی واحد مذکر غائب مجہول سے بنائے جائیں۔

فائدہ نمبر۲ : ماضی مجہول کا یہ قانون کتاب ہذا یعنی ارشاد الصرف میں موجود نہیں، اور یہ قانون صرف کے بائیس کے بائیس بابوں کے لئے ہے۔

ثلاثی مجرد ثلاثی مزید فیہ رباعی مجرد رباعی مزید فیہ

۶ + ۱۲ + ۱ + ۳ = ۲۲ باب

اس کتاب میں ماضی مجہول کے لئے تین قوانین ہیں، پہلا دس بابوں کیلئے دوسرا تین بابوں کے لئے اور تیسرا نو بابوں کے لئے، ان میں سے ایک تو اسی موقع پر ارشاد الصرف میں مذکور ہے اور دو مزید فیہ کے قوانین میں صفحہ۴۶، ۴۷ پر ہیں ہم ذیل میں تینوں کو ذکر کرتے ہیں۔

...... قانون نمبر۵ ......

در ہر ماضی مجہول ثلاثی مجرد و رباعی مجرد در باب، افعال، تفعیل، مفاعلہ حرف اول را ضمہ و ماقبل آخر را کسرہ می دہند وجوباً بشرطیکہ قبل از آن کسرہ نباشد۔

تشریحِ قانون :اس کا نام ماضی مجہول کا دوسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول کو ضمہ دینا اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے، اگر پہلے سے نہ ہو۔

شرط نمبر۱ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔احترازی مثال : ضَرَبَ

شرط نمبر۲ : ان دس بابوں (یعنی چھ ثلاثی مجرد، ایک رباعی مجرد اور تین ثلاثی مزید فیہ افعال، تفعیل، مفاعلہ) میں سے کسی کی ماضی ہو۔ احترازی مثال : اُنْصُرِفَ

اتفاقی مثال : ضُرِبَ، اُکْرِمَ اصل میں ضَرَبَ، اَکْرَمَ تھے۔

﴿...... قانون نمبر۶ ......﴾

هر باب که در اول ماضی او تاء زائده مطرده باشد، در ماضی مجهول او حرف اول و ثانی را ضمه و ماقبل آخر را کسره می دهند وجوباً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا تیسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول وثانی کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱: ماضی میں تاء زائدہ مطردہ (قیاسیہ) ہو۔ احترازی مثال : صَرَّفَ

شرط نمبر۲ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : تَصَرَّفَ

اتفاقی مثال : تُصُرِّفَ، تُدُحْرِجَ، تُضُوْرِبَ (یہ قانون صرف تَفَعُّلٌ، تَفَاعُلٌ، تَفَعْلُلٌ تین بابوں کے لئے ہے)

﴿...... قانون نمبر۷ ......﴾

هر بابِ که در اول ماضی او همزه وصلی باشد، در ماضی مجهول او حرف اول و ثالث را ضمه و ماقبل آخر را کسره می دهند وجوباً۔

تشریحِ قانون :اس کا نام ماضی مجہول کا چوتھا قانون ہے،اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول وثالث کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : ماضی میں ہمزہ وصلی ہو۔ **احترازی مثال : تَصَرَّفَ**

شرط نمبر۲ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ **احترازی مثال : اِنْصَرَفَ**

اتفاقی مثال : اُنْصُرِفَ اصل میں اِنْصَرَفَ تھا

فائدہ: یہ قانون **اِفْتِعَالٌ (اِکْتِسَابٌ)، اِنْفِعَالٌ (اِنْصِرَافٌ)، اِسْتِفْعَالٌ (اِسْتِخْرَاجٌ)، اِفْعِلَالٌ (اِحْمِرَارٌ)، اِفْعِیْلَال (اِحْمِیْرَارٌ)، اِفْعِیْعَالٌ (اِحْدِیْدَابٌ)، اِفْعِوَّالٌ (اِجْلِوَّاذ)، اِفْعِنْلَالٌ (اِحْرِنْجَامٌ)، اِفْعِلَّالٌ (اِقْشِعْرَارٌ)** نو(۹) ابواب کے لئے ہے۔

...... قانون نمبر۸ ......

در هر مضارع مجهول حرفِ اول را ضمه وما قبل آخر را فتحه می دهندوجوباً ، بشرطیکه در مضارع معلوم ضمه و فتحه نباشد۔

تشریحِ قانون :اس کا نام مضارع مجہول کا قانون ہے،اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینا واجب ہے، بشرطیکہ پہلے سے ضمہ وفتحہ نہ ہو۔

شرط : مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : یَضْرِبُ (کہ اس سے مضارع مجہول نہیں بناتے)

اتفاقی مثال : یُضْرَبُ، اصل میں یَضْرِبُ تھا۔

فائدہ: مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک صیغے کو معلوم کے ایک ایک صیغے سے بنایا جائے (یعنی واحد کو واحد سے، مذکر کو مذکر سے، مونث کو مونث سے اور تثنیہ وجمع و متکلم کو تثنیہ وجمع ومتکلم سے بنایا جائے)

...... قانون نمبر۹ ......

ھر اسم فاعل از ثلاثی مجرد غالباً بروزنِ فَاعِلٌ می آید وجوباً واز غیر ثلاثی مجرد بروزنِ فعل مضارع معلوم آن باب می آید، میم مضمومه بجائے "حرفِ اتین" در آرند وکسره دادنِ ماقبل آخررااگرنباشد وتنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش در آرند

تشریحِ قانون: اس کا نام اسم فاعل کا قانون ہے اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال : مُکْرِمٌ یا مُدَحْرِجٌ کہ یہ غیر ثلاثی مجرد کے باب سے ہیں۔

اتفاقی مثال : ضَارِبٌ ،جو ضَرَبَ یَضْرِبُ ثلاثی مجرد کے باب کا اسم فاعل ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ اسم فاعل کو اپنے باب کے فعل مضارع معلوم کے وزن پر

پڑھنا واجب ہے مگر تھوڑی تبدیلی سے، کہ علامتِ مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ، ماقبل آخر کو کسرہ اگر پہلے سے نہ ہو اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسم لائی جائے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال: ضَارِبٌ

اتفاقی مثال : مُدَحْرِجٌ ،جو دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ غیر ثلاثی مجرد کے باب کا اسم فاعل ہے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۹﴾

فائدہ نمبر ۱: فَاعِلَانِ، فَاعِلُوْنَ (تثنیہ، جمع مذکر اسم فاعل) کے نون میں اختلاف ہے۔ زجاج اور بصریین رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک یہ دونوں مفرد کے ضمہ کے عوض لائے گئے ہیں، کسائی اور کوفیوں رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک دونوں مفرد کی تنوین کے عوض ہیں، اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک دونوں مفرد کے ضمہ اور تنوین دونوں کے عوض لائے گئے ہیں۔ ابن مالک رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ یہ دونوں کسی کے عوض نہیں لائے گئے۔

فائدہ نمبر ۲: فعل مضارع میں تثنیہ، جمع وغیرہ صیغوں میں جو نون آتا ہے وہ اعراب ہے اور اسم فاعل چونکہ اسم ظاہر ہے اور اسم ظاہر میں تثنیہ، جمع کا اعراب الف، واو سے ہوتا ہے اور نون فقط اسکی علامت ہوتی ہے اس وجہ سے اسم فاعل میں نون تثنیہ و جمع اعراب نہیں ہونگے، بلکہ علامت ہونگے۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۱۰﴾

فائدہ نمبر ۱ : حرف علت کی تین قسمیں ہیں:

(۱) علت تام (۲) لین (۳) مدّہ

علت تام : مطلق حرف علت کا نام ہے، خواہ متحرک ہو یا ساکن، اور ماقبل ساکن

ہو یا متحرک، موافق ہو یا مخالف۔ جیسے وَعَدَ، یُوْعَدُ، مِقْوَلٌ

لین : مطلق حرف علت ساکن کو کہتے ہیں خواہ ماقبل کی حرکت اسکے موافق ہو یا نہ ہو۔ جیسے خَوْفٌ، سَیْفٌ، مَضْرُوْبٌ

مَدَّہ : مَدَّہ اس حرف علت ساکن کو کہتے ہیں جس کے ماقبل کی حرکت اُس حرف علت کے موافق ہو۔ یعنی واو سے قبل ضمہ، الف سے قبل فتحہ اور یا سے قبل کسرہ ہو۔ جیسے اُوْتِیْنَا.

ان تینوں قسموں میں سے سب سے اعم علت تام ہے، پھر لین ہے اور مدہ سب سے اخص ہے۔

مَدَّہ زائدہ کی تعریف : مَدَّہ زائدہ اس مَدَّہ کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ کہ اس میں حرف علت الف مدہ ہے اور ف، ع، ل کلمہ کے مقابلہ میں بھی نہیں ہے، لہٰذا الف مدہ زائدہ ہوا۔

فائدہ نمبر۲ : جمع اقصیٰ : وہ جمع تکسیر ہے جس سے دوسری دفعہ جمع تکسیر نہ بنائی جاسکے۔

فوائد تعریف جمع اقصیٰ :

فائدہ نمبر۱ : اس سے اَقْوَالٌ خارج ہوا، اس لئے کہ اس کی دوبارہ جمع اقصیٰ آتی ہے جو اَقَاوِیْلُ ہے۔

فائدہ نمبر۲ : اس تعریف میں دوسری دفعہ جمع تکسیر کی نفی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جمع اقصیٰ کی جمع سالم آتی ہے جیسے صَوَاحِبُ کی جمع صَوَاحِبَاتٌ حدیث میں مذکور ہے۔

جمع سالم : وہ جمع ہے جس میں مفرد (واحد) کلمہ سالم آتا ہو۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ میں مفرد (مُسْلِمٌ) کی اصلی حالت برقرار رہی۔

جمع مکسر : وہ جمع ہے جس میں مفرد (واحد) کلمہ سالم نہ آتا ہو جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ میں مفرد (رَجُلٌ) کی اصلی حالت برقرار نہ رہی۔

تصغیر : تصغیر وہ اسم ہے جس میں کوئی زیادتی کی جائے محبت یا حقارت یا عظمت یا قلت کے معنی کے لئے، جیسے بُنَیٌّ (پیارا بیٹا) رُجَیْلٌ (حقیر آدمی) قُرَیْشٌ (بڑی مچھلی) ضُوَیْرِبٌ (کم مارنے والا)

جمع اقصیٰ بنانے کا طریقہ :

(۱) حرف اول وثانی کو فتحہ دینا (اگر پہلے سے نہ ہو)۔

(۲) تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لانا۔

(۳) الف کے بعد اگر ایک حرف رہ جائے تو مشدد ہوگا، جیسے دوابٌّ جمع ہے دَآبَّةٌ کی۔

اگر دو حروف رہ جائیں تو پہلا مکسور اور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے ضَوَارِبُ جمع ہے ضَارِبَةٌ کی، اور اگر تین حروف رہ جائیں تو پہلا مکسور، دوسری جگہ یاء ساکنہ اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے مَصَابِیْحُ جمع ہے مِصْبَاحٌ کی۔

تنبیہات :

تنبیہ ۱: اگر الف کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا، البتہ شاذ طور پر چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں، کہ وہ اس قاعدے کے خلاف آتے ہیں جیسے حَوَائِج جمع حَاجَة، حَلَائِبُ جمع حَلْبَة، اَرَاضِیُ جمع اَرْض، وجَاعِیُ جمع وَجَعٌ، ضَوَائِرُ جمع ضَرَّةٌ، اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، البتہ کبھی اس کو بجائے کسرہ کے اپنے حال پر چھوڑتے ہیں، جیسے فتاویٰ، دَعَاویٰ جمع فتویٰ، دَعویٰ و عَذاریٰ، صحاریٰ جمع عذرا، صحرا، اسی طرح فُعلیٰ صفتی کی جمع ہے جو فَعَالیٰ کے وزن پر

آتی ہے، جیسے خناثیٰ جمع خنثیٰ، حبالیٰ جمع حبلیٰ ،اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور ،دوسرا یاء ساکنہ اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا ،لیکن کبھی اس (مَفَاعِیْلُ) سے یاء کو حذف کرتے ہیں، جیسے عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ میں مَفَاتِحُ کا اصل مَفَاتِیْحُ ہے اور مِنْ اَسَاوِرَ جمع ہے اَسْوَارٌ کا، اصل میں اَسَاوِیْرُ ہے۔ اسی طرح مفاعل (یعنی جہاں الف کے بعد دو حرف ہوں) میں بھی یاء بڑھا دیتے ہیں، جیسے قرآن کریم میں ہے وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ، مَعَاذِیْرُ جمع ہے مَعْذِرَةٌ کی، جس کی جمع مَعَاذِرُ آتی ہے۔ اسی طرح دَانِقٌ کی جمع دَوَانِیْقُ ، دَوَانِقُ دونوں طرح آتی ہے، جبکہ قاعدے کے مطابق صرف دَوَانِقُ آنی چاہئے۔ اور خَاتِمٌ کی جمع بھی خَوَاتِیْمُ آتی ہے۔ حدیث میں بھی یہ جمع موجود ہے اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِیْنَکَ و اَمَانَتَکَ و خَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ، جبکہ قاعدے کے مطابق خَوَاتِمُ آنی چاہئے۔

تنبیہ۲ : بناء جمع اقصیٰ میں تاء کو ضدیت اور تنوین کو منع صرف کی وجہ سے حذف کرنا واجب ہے۔ مگر تاء چار (۴) مواضع میں آسکتی ہے :

(۱) یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مفرد اسم منسوب ہے، جیسے اَشَاعِرَةٌ، حَنَابِلَةٌ، بِغَادِدَةٌ جمع اَشْعَرِیٌّ، حَنْبَلِیٌّ، بَغْدَادِیٌّ.

(۲) یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مفرد مُعرّب ہے یعنی عجمی لفظ کو عربی بنایا گیا ہے، جیسے جَوَارِبَةٌ، مَوَازِجَةٌ، کَیَالِجَةٌ جمع جَوْرَبٌ، مَوْزَجٌ، کَیْلَجَةٌ.

(۳) یہ بتانے کے لئے کہ بوقت بناء جمع مفرد سے کوئی حرف حذف کر دیا گیا ہے جیسے زَنَادِقَةٌ، فَرَاعِنَةٌ، تَلَامِذَةٌ، اَسَاتِذَةٌ، کَشَامِرَةٌ، فَرَازِنَةٌ جمع زِنْدِیْقٌ، فِرْعَوْنٌ، تِلْمِیْذٌ، اُسْتَاذٌ، کَشْمِیْرٌ، فَرْزِیْنٌ.

(۴) تانیث جمع کی تاکید کے لئے، جیسے مَلَاحِدَةٌ، مَلَائِکَةٌ، صَیَاقِلَةٌ، جمع ہے مُلْحِدٌ،

مَلَکٌ، صَیْقَلٌ، یہاں ہر ایک جمع بتاویل جَمَاعَةٌ مؤنث ہے اور یہ تاء اس تانیث کی تاکید کرتی ہے۔

نوٹ : جن صورتوں میں جمع اقصیٰ پر تاء آسکتی ہے، ان میں یہ صیغہ منصرف ہوگا۔

تنبیہ۳ : جمع اقصیٰ کے کل چودہ اوزان ہیں :

(۱) مَفَاعِل	مَضَارِبُ	(۲) فَوَاعِلُ	ضَوَارِبُ
(۳) اَفَاعِلُ	اَسَاوِرُ	(۴) تَفَاعِلُ	تَرَاقِیُ
(۵) یَفَاعِلُ	یَنَابِعُ	(۶) فَیَاعِلُ	خَیَائِرُ
(۷) فَعَائِل	شَرَائِفُ	(۸) فَعَاوِل	اَدَاوِیُ
(۹) فَوَالِعُ	جَوَائِیُ	(۱۰) فَعَالَا	خَطَایَا
(۱۱) فَعَایَا	مَطَایَا	(۱۲) مَفَاعِیْلُ	مَفَاتِیْحُ
(۱۳) فَوَاعِیْلُ	سَوَابِیْع	(۱۴) اَفَاعِیْلُ	اَنَاعِیْمُ

جمع اقصیٰ کے پانچ مشہور اوزان :

(۱) فَوَاعِلُ　(۲) اَفَاعِلُ　(۳) اَفَاعِیْلُ

(۴) مَفَاعِلُ　(۵) مَفَاعِیْلُ

تنبیہ۴ : جمع اقصیٰ کی جمع تکسیر نہیں آتی، البتہ جمع سالم آتی ہے، جیسے صَوَاحِبُ کی جمع صَوَاحِبَاتٌ، اَفَاضِلُ کی جمع اَفَاضِلُوْنَ اور اَکَابِرُ کی جمع اَکَابِرُوْنَ آتی ہے۔

تنبیہ۵: ضَوَارِبُ سے ضَارِبَةٌ کی تاء کو حذف کرنے کی وجہ عام کتب صرف میں یہ لکھی ہے کہ یہ جمع ہے اور تاء وحدت کے لئے ہوتی ہے، مگر اس میں سرسری اشکال ہوتا ہے کہ ضَارِبَةٌ کی تاء وحدت کے لئے نہیں بلکہ تانیث کے لئے ہے، جیسا کہ (بناء ضَارِبَةٌ از ضَارِبٌ) سے واضح ہوتا ہے، علاوہ ازیں (ضَارِبَةٌ) سے حذفیت تاء کے

بعد وحدت پھر بھی باقی رہتی ہے اور اس کے آنے سے صرف تذکیر و تانیث میں فرق پڑتا ہے۔ اگر ضدیت کی بات ہوتی تو یہاں بھی اسے ذکر کیا جاتا اذلیس فلیس. پھر تثنیہ بھی تو واحد کے خلاف ہے بلکہ جمع تو کسی طرح بحکم واحد ہو جاتی ہے تثنیہ بحکم مفرد کبھی نہیں ہوتا، حالانکہ ضَارِبَتَانِ میں یہ تاء موجود ہے، رضی (کتاب) میں بھی اسے تاء تانیث قرار دیا ہے اور جمع اقصیٰ خود مؤنث ہوتی ہے، تاء سے تانیث کی تاکید ہو جاتی تو ضدیت کیسے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ضَارِبَةٌ کی تاء میں احتمال تانیث کے ساتھ وحدت کا احتمال بھی ہے، ضَارِبَةٌ کے معنی میں تانیث کے ساتھ وحدت بھی موجود ہے، دونوں کی رعایت کی گئی ہے، چونکہ یہ تاء تانیث کے لئے ہے اس لئے تثنیہ جمع سالم میں برقرار رہی لان التثنية والجمع السالم لا ينافي التانيث ،اور چونکہ وحدت کے لئے بھی ہے اس لئے جمع تکسیر میں اس کو حذف کر دیا گیا، لان الجمع ينافي الوحدة. اس کی مثال نون تثنیہ و جمع کا مشہور قاعدہ ہے کہ بوقت اضافت ساقط ہو جاتی ہے اس احتمال کی بناء پر کہ یہ مفرد کی تنوین کے عوض میں آیا ہے اور تنوین اضافت سے ساقط ہوتی ہے لہٰذا اس کا بدل اور عوض بھی ساقط ہوگا، اور بوقت دخول الف لام ساقط نہیں ہوتا اس احتمال کی بناء پر کہ یہ مفرد کے ضمہ کے عوض میں آیا ہے اور الف لام کے دخول سے ضمہ ساقط نہیں ہوتا تو اس کا عوض بھی ساقط نہیں ہوگا۔

دوسری بات جواب میں یہ بھی کہی جا سکتی ہے کہ تثنیہ و جمع سالم میں تاء نہیں گرتی اور جمع تکسیر مثل ضَوَارِبُ، ضُرَّبٌ میں گر جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تثنیہ و جمع سالم میں مفرد اپنی پوری ہیئت پر باقی رہتا ہے اگر تاء کو گرا دیا جائے تو نہ تثنیہ تثنیہ رہے گا اور نہ جمع جمع، اس لئے کہ ان دونوں کی بناء ہی وجود مفرد کے بعد ہوتی ہے بخلاف جمع مکسر کہ اس

میں مفرد کو توڑا جاتا ہے بعد میں جمع مکسر بنتی ہے، البتہ اِلْیَانٌ تثنیہ اِلْیَۃٌ اور خُصْیَانٌ تثنیہ خُصْیَۃٌ شاذ ہیں۔

باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ ضَارِبَۃٌ میں تاء وحدت کے لئے نہیں بایں وجہ کہ جب اس کو ہٹالیں تو وحدت برقرار رہتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ضَارِبَۃٌ میں وحدت انوثت ہے اور ضَارِبٌ میں وحدت ذکورت، تاء گرانے کے بعد انوثت کے ساتھ اس کی وحدت بھی ساقط ہوگئی، اس کے بعد جو وحدت ہے وہ وحدت ذکورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضَارِبٌ، واحد مذکر کا صیغہ ہے اور ضَارِبَۃٌ واحدہ مؤنثہ ہوگا۔

تنبیہ۶: جمع اقصیٰ کو ضرورۃ شعریہ اور تناسب کی وجہ سے منصرف پڑھنا جائز ہے۔

شعر کی مثال: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا ہے:

مَاذَا عَلَیَّ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ　　اَن لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا　　صُبَّتْ عَلَی الْاَیَامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

ان اشعار میں مَصَائِبٌ کو ضرورت شعریہ کی وجہ سے منصرف پڑھا ہے۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مناقبِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں فرمایا ہے:

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ　　ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ

اس میں نُعْمَانٍ کو منصرف پڑھا گیا ہے۔

اور تناسب کی مثال قرآن کریم کی اس آیت میں ہے، سَلَاسِلاً وَ اَغْلَالاً، یہاں اَغْلَالاً کی مناسبت سے سَلَاسِلاً کو منصرف پڑھا گیا ہے۔

تنبیہ۷: خماسی کی جمع اقصیٰ میں عام طور پر پانچواں حرف حذف کیا جاتا ہے، جیسے فَرَزْدَقٌ کی جمع فَرَازِدُ آتی ہے، جس میں پانچواں حرف (قاف) حذف ہوا ہے۔

تصغیر کی تعریف: تصغیر وہ اسم ہے جس میں کوئی زیادتی کی جائے محبت یا حقارت یا عظمت یا قلت کے معنی کے لئے۔ محبت کی مثال : **بُنَیَّ** حقارت کی مثال : **رُجَیْلٌ** (حقیر آدمی)، عظمت کی مثال : **قُرَیْشٌ** (معزز اور شان والا قبیلہ تمام مچھلیوں پر غالب آنے والی مچھلی)۔ قلت کی مثال: **ضُوَیْرِبٌ** (کم مارنے والا ایک مرد)۔

تصغیر بنانے کا طریقہ : حرف اول کو ضمہ اور ثانی کو فتحہ دیا جائے، تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائی جائے، یاء کے بعد اگر ایک حرف ہو تو عامل کے موافق ہوگا، جیسے **اُسَیْدٌ**، **حُضَیْرٌ** تصغیر **اَسَدٌ**، **حَضَرٌ**، اگر دو حرف ایک جنس کے ہوں تو اجتماع متجانسین کی وجہ سے اول کو ثانی میں مدغم کیا جائے گا، جیسے **دُوَیْبٌّ**، **خُوَیْصٌّ** تصغیر **دَابٌّ**، **خَاصٌّ** اگر دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے **ضُوَیْرِبٌ**، **مُضَیْرِبٌ** تصغیر **ضَارِبٌ**، **مَضْرِبٌ**، البتہ اگر دوسرا حرف الف یا تاء زائدہ ہو تو پہلا حرف مکسور نہ ہوگا بلکہ اپنے حال پر ہوگا جیسے **ضُرْبٰی**، **اَرْطٰی**، **ظُلْمَةٌ**، **لُقْمَةٌ** کی تصغیر **ضُرَیْبٰی**، **اُدَیْطٰی**، **ظُلَیْمَةٌ**، **لُقَیْمَةٌ** آتی ہے۔

اگر یاء علامت تصغیر کے بعد تین حروف ہوں تو اول مکسور ہوگا، دوسری جگہ یاء ساکنہ ہوگی اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے **مُضَیْرِیْبٌ** تصغیر ہے **مِضْرَابٌ**، **مَضْرُوْبٌ** کی، اس صورت میں بھی اگر دوسرا حرف الف جمع ہو یا الف ونون مزید تان ہو یا الف ممدودہ ہو تو حرف اول مکسور نہ ہوگا بلکہ اپنے حال پر ہوگا، جیسے **اُصَیْحَابٌ**، **سُلَیْمَانٌ**، **سُکَیْرَانٌ**، **حُمَیْرَاءُ** تصغیر ہے **اَصْحَابٌ**، **سَلْمَانٌ**، **سَکْرَانٌ**، **حَمْرَاءُ** کی، اور دوسرا حرف یاء ساکنہ اس وقت ہوگا کہ تیسرا حرف تاء زائدہ نہ ہو، اگر ہو تو دوسرا حرف مفتوح ہوگا، جیسے **مُضَیْرِبَةٌ** **ضُوَیْرِبَةٌ** تصغیر ہے **مِضْرِبَةٌ**، **ضَارِبَةٌ** کی۔

اگر یاء علامت تصغیر کے بعد الف ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے **غَزَالٌ**

سے غُزَيْلٌ، قَذَالٌ سے قُذَيْلٌ اور رِسَالَةٌ سے رُسَيْلَةٌ.

تنبیہات :

تنبیہ۱ : مکبر میں مقلوب حرف علت بوقت تصغیر واپس آ جائے گا، جیسے نُوَيْبٌ، بُوَيْبٌ، مُيَيْسِرٌ، مُوَيْزِيْنٌ تصغیر ہے نَابٌ، بَابٌ، مُوْسِرٌ، مِيْزَانٌ کی، اور دِيْنَارٌ کی تصغیر دُنَيْنِرٌ آتی ہے اس لئے کہ اس کا اصل دِنَّارٌ ہے۔

تنبیہ۲ : تصغير الاسم المحذوف منه:

(۱) اگر حذف کے بعد دو حروف بچیں تو بوقت تصغیر محذوف آ جائے گا، جیسے اُخَيٌّ، دُمَيٌّ تصغیر اَخٌ، دَمٌ کی۔

(۲) اگر محذوف کا عوض ہمزہ وصل آیا ہے تو بوقت تصغیر محذوف آ جائے گا اور اس کا عوض چلا جائے گا، جیسے اِبْنٌ سے بُنَيٌّ اِبْنٌ کا اصل بِنَوٌ ہے۔

(۳) اگر عوض محذوف تاء تانیث ہو تو محذوف آ جائے گا مگر عوض برقرار رہے گا، جیسے عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ اور زِنَةٌ سے وُزَيْنَةٌ ۔

تنبیہ۳ : تصغیر المثنیٰ و الجمع السالم :

یاء علامت تصغیر لانے کے بعد کچھ تصرف نہیں کیا جائے گا جیسے مُؤَيْمِنَاتٌ مُؤَيْمِنُوْنَ تصغیر ہے مُؤْمِنَاتٌ، مُؤْمِنُوْنَ کی۔

تنبیہ۴ : تصغیر جمع القلة :

اس کی تصغیر جمع سالم کی طرح آئے گی، جیسے اُرَيْغِفَةٌ تصغیر ہے اَرْغِفَةٌ کی۔

تنبیہ۵ : تصغیر جمع الکثرة :

اس کے مفرد کی تصغیر بنا کر اس کی جمع سالم بناتے ہیں، جیسے شُعَرَآءُ کو مفرد شَاعِرٌ کی طرف لے جائیں پھر شَاعِرٌ کی تصغیر شُوَيْعِرٌ کے آخر میں واو، نون بڑھا دیں گے تو

شُـوَیْعِرُوْنَ جمع کثرت کی تصغیر ہوجائے گی۔اسی طرح دُرَیْھِـمَاتٌ تصغیر دَرَاھِمٌ اور جُوَیْرِیَاتٌ تصغیر جَوَارِیْ.

تنبیہ۶ :تصغیر المرکب :

مرکب اضافی میں جزءاول کی تصغیر ہوگی، جیسے عُبَیْدُاللہِ تصغیر ہے عَبْدُاللہِ کی۔

مرکب بنائی (مزجی) کا بھی یہی حکم ہے، جیسے حُـضَیْرُ الْـمَـوْتِ، خُـمِیْسَةَ عَشَرَ تصغیر ہے حَضَرَ مَوْتَ، خَمْسَةَ عَشَرَ کی.

مرکب اسنادی کی تصغیر نہیں آتی، جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا ،اسکی تصغیر نہیں آتی۔

تنبیہ۷ :تصغیر الخماسی: خماسی کی تصغیر تین طریقوں سے آتی ہے:

(۱) بحذف حرف خامس، جیسے جَحْمَرِشٌ سے جُحَیْمِرٌ.

(۲) بحذف الزائد، جیسے جَحْمَرِشٌ سے جُحَیْرِشٌ.

(۳) بابقاء جمیع حروف۔جیسے سَفَرْجَلٌ کی تصغیر سُفَیْرِجَلٌ.

تنبیہ۸ : تصغیر المبنیات و ھذا شاذ :

اسماء موصولات کی تصغیر میں ماقبل آخر یاء کی زیادتی اور آخر میں الف کا اضافہ کرتے ہیں، جیسے اَلَّـذَیَّا اَلَّتَیَّا تصغیر ہے اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ کی ،و کـذافی الاشارات نحو،ذَیَّا فی ذَا.

﴿...... قانون نمبر۱۰ ......﴾

ھـرمـده زائـده کـه واقـع شـود در مـفرد و مکبر بدوم جا وقـت بـنـا کـر دن جـمع اقصیٰ و تصغیر آن را بو اومفتوحه بدل کنندوجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام ہے مدہ زائدہ کا قانون، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ مدہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال : سُوْءٌ، بَابٌ، بِیْرٌ

شرط نمبر۲ : مفرد میں ہو۔ احترازی مثال : ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ

شرط نمبر۳ : مفرد بھی مکبر ہو۔ احترازی مثال : ضَارَبَ، ضُوْرِبَ، حَاشَا، کہ یہ فعل اور حرف ہیں اور فعل، حرف میں مصغر، مکبر نہیں ہوتے۔ (اِلَّا شَاذاً فی فعل التعجب)

شرط نمبر۴ : مدہ زائدہ دوسری جگہ میں ہو۔ احترازی مثال : عصیٰ، ضُربیٰ، مصطفیٰ

شرط نمبر۵ : جمع اقصیٰ یا تصغیر بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : ضَارِبٌ، ضَارِبَۃ

اتفاقی مثال جمع اقصیٰ : طَوَامِیْرُ، ضَوَارِبُ

اتفاقی مثال تصغیر : طُوَیْمِیْرٌ، ضُوَیْرِبَۃٌ، اصل میں طُوْمَارٌ، ضَارِبَۃٌ تھے۔

...... قانون نمبر۱۱ ......

ھر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مفعول می آید و جوبًا و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجھول آں باب می آید بآوردن میم مضمومہ بجائے حروف اتین و تنوین تمکن در آخرش و جوبًا۔

تشریحِ قانون :اس کا نام اسم مفعول کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ اسم مفعول کو مَفْعُوْلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا ہو۔احترازی مثال : مُکْرَمٌ کہ یہ غیر ثلاثی مجرد کے باب سے ہے۔

اتفاقی مثال : مَضْرُوْبٌ، جو ضَرَبَ یَضْرِبُ (ثلاثی مجرد) کا اسم مفعول ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ اسم مفعول کو اپنے باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے لیکن تھوڑی تبدیلی سے، کہ شروع میں حروف اتین (علامت مضارع) کی جگہ پر میم مضمومہ اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسم لائی جائے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔احترازی مثال :مَضْرُوْبٌ

اتفاقی مثال : مُکْرَمٌ ،جو اَکْرَمَ یُکْرِمُ (ثلاثی مزید فیہ) کا اسم مفعول ہے۔

...... قانون نمبر۱۲ ......

ھر نون تنوین وقتِ دخولِ الف، لام و اضافت حذف کرده شود و نون تثنیه و جمع وقتِ اضافت حذف کرده شود وجوبًا۔

تشریحِ قانون :اس کا نام اضافت (نون تثنیہ وجمع) کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے، نون تنوین کیلئے دو شرطیں ہیں کامل، اور نون تثنیہ وجمع کیلئے ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ نون تنوین، نون تثنیہ وجمع کو حذف کرنا واجب ہے۔

نون تنوین کے لئے شرط نمبر۱ : جس کلمہ میں نون تنوین ہو اس پر الف لام

داخل ہو۔

احترازی مثال: ضَارِبٌ، اتفاقی مثال : اَلضَّارِبُ

شرط نمبر۲ : جس کلمہ میں نون تنوین ہو اسکی اضافت دوسرے کلمے کی طرف ہوئی ہو۔

احترازی مثال : ضَارِب، اتفاقی مثال : ضَارِبُ زَیْدٍ

شرطِ نون تثنیہ وجمع : جس کلمہ میں نون تثنیہ، جمع ہو اسکی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف کی ہو۔

احترازی مثال : ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ، اتفاقی مثال : ضَارِبَازَیْدٍ، ضَارِبُوْزَیْدٍ

فائدہ نمبر۱ : تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخر میں حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور اضافت دو کلموں کے درمیان ایسی نسبت کا نام ہے جس کی وجہ سے دوسرا کلمہ مجرور ہو جائے، اول کو مضاف، ثانی کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۲ : کبھی کبھار نون تثنیہ وجمع بلا اضافت تخفیفاً گر جاتا ہے۔ جیسے باری تعالیٰ کا قول ہے وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃَ .

...... قانون نمبر۱۳ ......

ھر کلمه که در آخرش نون تنوین باشد و ماقبل او مفتوح باشد آن نون تنوین را با الف بدل کردن کثیراست و ساقط کر دن قلیل است، اگر ماقبل آن مضموم یا مکسور باشد آں را بحرف علت بدل کردن قلیل است و حذف کردن اکثراست در حالت وقف.

تشریحِ قانون :اس کا نام نون تنوین کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہے اور ہر حکم کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ نون تنوین کو الف سے تبدیل کرنا کثیر ہے اور ساقط کرنا قلیل ہے۔

شرط نمبر۱ : نون تنوین کا ماقبل مفتوح ہو۔احترازی مثال:عَلِیْمٌ حَکِیْمٍ

شرط نمبر۲ : حالت وقف میں ہو۔احترازی مثال:حَکِیْمَنِ الَّذِیْ

اتفاقی مثال :عَلِیْمًا حَکِیْمًا سے عَلِیْمَا حَکِیْمَا پڑھنا کثیر ہے اور حذف کر کے عَلِیْم حَکِیْم پڑھنا قلیل ہے۔

حکم نمبر۲ : یہ ہے کہ نون تنوین کو حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور حذف کرنا کثیر ہے۔

شرط نمبر۱ : نون تنوین کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔

احترازی مثال: عَلِیْمًا حَکِیْمًا

شرط نمبر۲ :حالت وقف میں ہو۔احترازی مثال: عَلِیْمُنِ الَّذِیْ

اتفاقی مثال : عَلِیْمٌ حَکِیْمٍ سے عَلِیْم حَکِیْم پڑھنا کثیر ہے اور حرف علت سے تبدیل کر کے عَلِیْمُوْ حَکِیْمِیْ پڑھنا قلیل ہے۔

قانون نمبر۱۴

هر كلمه كه در آخرش نون خفيفه باشد آن رابوفق حركت ماقبل بحرف علت بدل كردن جائز است در حالت وقف۔

تشریحِ قانون:اس کا نام نون خفیفہ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط

ہے۔(جوازی قانون)

حکم : یہ ہے کےنون خفیفہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : حالت وقف میں ہو۔احترازی مثال : اِضْرِبَنِ الْقَوْم

اتفاقی مثال : اِضْـرِبَـنْ ، اِضْـرِبُـنْ، اِضْرِبِنْ سے اِضْـرِبَـا،اِضْـرِبُوْا اور اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے۔

تنبیہ : ارشادالصرف میں یہ دونوں قوانین ملا کر ایک بنائے گئے ہیں۔

...... قانون نمبر۱۵ ......

ہرنون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق نونِ ثقیلہ و خفیفہ و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوبًا۔

تشریحِ قانون :اس کا نام نون اعرابی کا قانون ہے،اس کا ایک حکم ہےاور پانچ شرطیں ہیں،کامل۔

حکم : یہ ہے کہ نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : جس کلمہ میں نون اعرابی ہو،اس پر کوئی جازم داخل ہو۔

احترازی مثال : یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، اتفاقی مثال : لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا

شرط نمبر۲ : جس کلمہ میں نون اعرابی ہو،اس پر کوئی ناصب داخل ہو۔

احترازی مثال : یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْن، اتفاقی مثال : لَن یَّضْرِبَا، لَن

یَّضْرِبُوْا

شرط نمبر۳ : اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو۔

احترازی مثال : یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ

اتفاقی مثال : لَیَضْرِبَانِّ، لَیَضْرِبُنَّ

شرط نمبر۴: اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال : یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ

اتفاقی مثال : لِیَضْرِبُنْ، لِتَضْرِبِنْ

شرط نمبر۵ : اس سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ کیا جائے۔

احترازی مثال : تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، اتفاقی مثال : اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا

فائدہ : کبھی نون اعرابی تخفیفاً گر جاتا ہے (بعض کی رائے یہ ہے کہ بعض لغاتِ عرب میں آخر مضارع کو حذف کر دیا جاتا ہے، حذف نونِ اعرابی بھی اسی قبیل سے ہے) جیسے درج ذیل مقامات میں حذف ہوا ہے۔

(۱) باری تعالیٰ کا قول ہے فَبِمَ تُبَشِّرُوْنِ، اس میں یہ مذکور نون، نون وقایہ ہے اور نون اعرابی محذوف ہے۔

(۲) قُلْ لِلَّذِیْنَ لِیُقِیْمُوْا الصَّلٰوةَ.

(۳) وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ.

...... قانون نمبر۱۶ ......

هرنون ساكن و تنوين در حروف يرملون ادغام مى كندوجوبًا متحرك را جوازاً، در حروف يمون بغنه و درلر

بغیر غنه.

تشریحِ قانون: اس کا نام حروف یرملون کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے دو دو شرطیں ہیں۔

حکم اول : یہ ہے کہ نون تنوین وساکن کا حروف یرملون میں ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : نون تنوین ساکن حروف یرملون سے پہلے ہو۔

احترازی مثال: جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

شرط نمبر ۲ : کلمہ ایک نہ ہو۔ احترازی مثال: دُنْیَا، سِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ، قِنْوَانٌ

اتفاقی مثال : لَن یَّضْرِبَ، مِنْ جُوْعٍ وَّا مَنَهُمْ.

حکم دوم : یہ ہے کہ نون متحرک کو حروف یرملون میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : نون متحرک حروف یرملون سے پہلے ہو۔

احترازی مثال: اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

شرط نمبر ۲ : کلمہ ایک نہ ہو۔ احترازی مثال :بُنَیَاتٌ، تَبَنُّوْ

اتفاقی مثال: اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ کو اِنَّ الَّذِی لَّا یَرْجُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ : یرملون میں سے یمون میں غُنَّہ ہوتا ہے اور لر میں نہیں ہوتا۔

...... قانون نمبر ۱۷ ......

هر نون ساکن و تنوین که واقع شود قبل باء مطلقاً آن رابمیم بدل می کنند و جوبًا، و قبل از حروف حلقی ظاهر خوانده می شود و جوبًا، و قبل از الف نمی آیند، و در باقی حروف اخفاء کرده آید.

تشریحِ قانون : اس کا نام یــنـبـغــی کا قانون ہے۔اس کے لیے تین حکم ہیں (ابدال،اظہار،اخفاء)اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول: ابدال: یعنی نون تنوین وساکن کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط : نون تنوین ساکن باء سے پہلے ہو۔**احترازی مثال** : مِنْ غَاسِقٍ

اتفاقی مثال : مِنْ بَعْدِ، يَنْبَغِيْ، لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْد

حکم دوم : **اظہار** : یعنی نون تنوین وساکن کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط: نون تنوین ساکن حروف حلقی سے پہلے ہو۔**احترازی مثال** : اِنْ كُنْتُمْ، جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اتفاقی مثال : مِنْ غَاسِقٍ، عَذَابٍ اَلِيْم

حکم سوم : **اخفاء:** یعنی نون تنوین وساکن میں اخفاء (غنّہ) کرنا واجب ہے۔

شرط: نون تنوین ساکن حروف اخفاء سے پہلے ہو۔**احترازی مثال** : مِــــنْ حَاسِدٍ، عَذَابٍ اَلِيْم

اتفاقی مثال : مِنْ شَرٍ، جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

...... قانون نمبر ۱۸ ......

هـر امـر حـاضـر مـعلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بـایـن طـور بـنـامـی کـنند که اگر بعد از حذف کردن حرف مـضـارعـت مـا بـعد ش ساکن ماند، همزه وصلی مضموم در اولش درآور دندوجوبًا بشرطیکه مضارع نیز مضموم العین باشـد، و گر نه مکسوره، واگر ما بعد ش متحرک مانده امر

همون شد بوقف آخر۔

تشریحِ قانون :اس کا نام امر حاضر کا قانون ہے،اس کے تین حکم ہیں، پہلے دو حکموں کے لئے دو دو شرطیں اور تیسرے حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول: یہ ہے کہ شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا :حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا ما بعد ساکن رہ جائے۔احترازی مثال:تُصَرِّفُ

شرط نمبر۲ : مضارع مضموم العین ہو۔احترازی مثال : تَفْتَحُ، تَضْرِبُ

اتفاقی مثال : تَنْصُرُ، تَشْرُفُ سے امر اُنْصُرْ، اُشْرُفْ پڑھنا واجب ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا: حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا مابعد ساکن رہ جائے۔

احترازی مثال: تُصَرِّفُ

شرط نمبر۲: مضارع مضموم العین نہ ہو۔(یعنی مفتوح العین یا مکسور العین ہو)

احترازی مثال : تَنْصُرُ

اتفاقی مثال : تَفْتَحُ ، تَضْرِبُ سے امر اِفْتَحْ، اِضْرِبْ پڑھنا واجب ہے۔

حکم سوم : یہ ہے کہ آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط : حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا مابعد متحرک رہ جائے۔

احترازی مثال : تَنْصُرُ

اتفاقی مثال : تُصَرِّفُ سے امر صَرِّفْ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ : امر حاضر بناتے وقت حرف مضارعت کے حذف کے بعد اگر اس کا مابعد متحرک نہ ہو تو ہمزہ وصلیہ لایا جائے گا بشرطیکہ ہمزہ قطعیہ محذوف نہ ہو، ورنہ اسے ہی لایا

جائے گا، جیسے اُکْرِمْ کو تُکْرِمُ سے بنایا، تُکْرِمُ کو اصل تُؤَکْرِمُ کی طرف لے گئے پھر اس سے اُکْرِمْ امر بنایا۔

سوال: اس سے معلوم ہوا کہ بوقت بناء امر اصل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ لہٰذا اِعِدْ (امر) کی بناء تَوْعِدُ سے ہونی چاہئے حالانکہ عِدْ کو تَعِدُ سے بنایا ہے؟

جواب: مضارع سے بناء امر بعد الاعلال ہوتی ہے اور تُکْرِمُ کا ہمزہ اعلال کی وجہ سے حذف نہیں ہوا بلکہ یہ حذف خلاف الاعلال والقیاس ہوا ہے، اس وجہ سے یہاں ہمزہ کا اعادہ کیا گیا۔

سوال: اگر بناء بعد اعلال کو مانا جائے تو دَعَا سے دَعْوَتْ کی بجائے دَعَاتْ اور تَرْضٰی سے تَرْضَیَانِ کی بجائے تَرْضَانِ ہونا چاہئے۔

جواب: ماضی اور مضارع کی بناء قبل الاعلال ہوتی ہے اور باقی میں بعد الاعلال۔

سوال: اگر ماضی میں بناء قبل الاعلال ہوتی ہے تو دَعَتْ سے دَعَتَا کی بجائے دَعَاتَا ہوتا اس لئے کہ دَعَتْ کا اصل دَعَوَتْ ہے۔

جواب: اسے دَعَوَتْ ہی سے بنایا گیا ہے دَعَتْ سے نہیں اور دَعَاتَا میں الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اس لئے کہ یہاں الف حقیقۃً ساکن ہے اور تاء حکماً ساکن ہے اس وجہ سے اس کی حرکت عارضی ہے، اصلی نہیں۔

سوال: اگر دَعَتَا میں تاء حکماً ساکن ہے اور بعد کا الف حقیقتاً ساکن ہے، تو اس میں التقائے ساکنین کا قانون جاری ہونا چاہئے اور دوسرے ساکن کو حرکت دینا چاہئے حالانکہ یہاں جاری نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حرکت اس ساکن کو دی جاتی ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو، اور یہاں کلمہ کے آخر میں ایسا حرف آیا ہے جو حرکت کو قبول ہی نہیں کرتا (یعنی الف) اور ساکن اول پر

چونکہ حرکت عارضیہ موجود ہے اس لئے ساکنین پڑھنے میں بحالت وصل کوئی مضائقہ نہیں ،جیسے قُلِ الْحق وغیرہ میں۔

سوال : دَعَاتَا، رَمَاتَا، غَزَاتَا بھی تو منقول ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاء کی حرکت اصلیہ ہے۔

جواب: یہ لغت ضعیفہ، غیر فصیحہ ہے۔

...... قانون نمبر ۱۹ ......

چون نونِ تاکید ثقیله بانون ضمیری متصل شود، الف فاصله میاں ایشان در آرندوجوبًا۔

تشریحِ قانون :اس کا نام اِضر بنانِّ کا قانون ہے،اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ الف فاصلہ لانا واجب ہے۔

شرط : نونِ جمع مونث (جو ضمیر ہے) کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہو جائے۔

احترازی مثال : اِضْرِبْنَ

اتفاقی مثال : اِضْرِبْنَانِّ جو اصل میں اِضْرِبْنَنَّ تھا۔

فائدہ : نون تاکید ثقیلہ، خفیفہ دونوں حروف غیر عاملہ ہیں، اور تاکیدِ فعل کے لئے آتے ہیں، ثقیلہ میں خفیفہ سے تاکید زیادہ ہوتی ہے، باقی نون ثقیلہ و خفیفہ مضارع منفی بلا، ما میں قلیل آتے ہیں اور جحد میں اس سے بھی قلیل، اور اسماء میں کبھی کبھار ضرورت شعری کے لئے آتے ہیں۔

﴿...... قانون نمبر۲۰ ......﴾

ظرف یفعِل و مثال مطلقًا بروزن مفعِل می آید واز غیر یفعِل و ناقص و لفیف و مضاعف بروزن مفعَل می آید وجوبًا و ما سوای ایشاں شاذاند، واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آیدوجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اسم ظرف کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں اور پہلے دو حکموں کے لئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص اور تیسرے کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب ہو۔

احترازی مثال : مُکْرَمٌ (کہ یہ ثلاثی مزید فیہ سے ہے)

شرط نمبر۲ : ہفت اقسام میں صحیح، مہموز، اجوف از باب یَـفْـعِـلُ (مضارع مکسور العین) یا مثال ہو مطلقًا (جو بھی باب ہو یعنی مضارع مکسور العین، مفتوح العین، مضموم العین) احترازی مثال : مَنْصَرٌ، مَرْمَیٌ

اتفاقی مثال : صحیح کے لئے مَضْرِبٌ، اجوف کے لئے مَطِیْحٌ (اصل میں مَطْوِحٌ تھا)، مہموز کے لئے مَأْنِثٌ، مثال کے لئے مَوْعِدٌ (مضارع مکسور العین کی مثال)، مَوْضِعٌ (مضارع مفتوح العین کی مثال)، مَوْسِمٌ (مضارع مضموم العین کی مثال).

حکم دوم : یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب ہو۔ احترازی مثال : مُکْرَمٌ

شرط نمبر۲ : ہفت اقسام میں صحیح، مہموز، اجوف از باب غیر یَفْعِلُ (مضارع مکسور العین نہ ہو) اور ناقص، لفیف، مضاعف ہو مطلقًا (جس باب سے بھی ہو یعنی مضارع مکسور العین، مفتوح العین، مضموم العین)۔ احترازی مثال : مَضْرِبٌ مَانِتٌ.

اتفاقی مثال : صحیح کے لئے مَنْصَرٌ، مَفْتَحٌ اجوف کے لئے مَقَالٌ (اصل میں مَقْوَلٌ تھا) مہموز کے لئے مَأْمَرٌ ناقص کے لئے مَدْعَیٌ (اصل میں مَدْعَوٌ تھا) لفیف کے لئے مَوْقًی (اصل میں مَوْقَیٌ تھا) مضاعف کے لئے مَمَدٌّ (اصل میں مَمْدَدٌ تھا)

حکم سوم : یہ ہے کہ اسم ظرف کو اپنے باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط : یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال : مَضْرِبٌ، مَنْصَرٌ

اتفاقی مثال : مُکْرَمٌ

فائدہ : جب ظرف ان دو احکام کے خلاف آئے گا تو شاذ ہوگا، جیسے مَسْجِدٌ، مَغْرِبٌ، مَشْرِقٌ کل بارہ کلمات ہیں اسکا مضارع بروزنِ یَفْعُلُ ہے اور پھر بھی مَفْعِلٌ کے وزن میں ہے۔ حالانکہ قانون کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہئے۔ سیبویہ کی رائے یہ ہے کہ اسماء جامدہ بمعنی ظرف ہیں کیونکہ جو ظرف مضارع سے مشتق ہوتا ہے وہ کسی مکان معین کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا مثلاً مَضْرِبٌ بمعنی جائے ضرب بخلاف مَسْجِدٌ کہ جائے سجود کو نہیں کہتے۔

...... قانون نمبر۲۱ ......

ہر الف کہ حرکت ما قبلش مخالفش شود، آں را بو فق

حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کانام ضورب، مضاریب کا قانون ہے، اس کاایک حکم اورایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ الف کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط : یہ ہے کہ الف کے ماقبل کی حرکت اسکے مخالف ہو۔ احترازی مثال : قَالَ بَاعَ

اتفاقی مثال : ضُوْرِبَ، مَضَارِیْبُ

فائدہ : اگرالف یاءِ تصغیر کے بعد واقع ہو جائے تو اسے بھی یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے قَذَالٌ کی تصغیر قُذَیْلٌ، غَذَالٌ کی غُذَیْلٌ اور رِسَالَۃٌ کی رُسَیْلَۃٌ .

﴿فوائد قبل ازتشریح قانون نمبر۲۲﴾

الف مقصورہ کی تعریف : الف مقصورہ وہ الف ہے، جواسم کے آخر میں ہو، لازم ہو، اسکے بعد ہمزہ نہ ہواوردوسری جگہ پر بھی نہ ہو، جیسے عَصَا، ضُرْبٰی، زَیْدَا میں الف وقف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے لہٰذا یہ عارضی ہے، الف مقصورہ نہیں اور'' مَا ''میں اس لئے نہیں ہے کہ الف دوسری جگہ ہے۔

الفِ مقصورہ کی اقسام : الفِ مقصورہ کی کل تین قسمیں ہیں۔

(الف) الفِ مقصورہ تیسری جگہ واقع ہو۔

(ب) الفِ مقصورہ چوتھی جگہ واقع ہو۔

(ج) الفِ مقصورہ پانچویں جگہ واقع ہو۔

الف مقصورہ جوتیسری جگہ واقع ہواسکی چارقسمیں ہیں:

(۱) واو سے بدلا ہو، حقیقتاً۔ جیسے عَصیٰ، اصل میں عَصَوٌ تھا۔

(۲) واو سے بدلا ہو، حکمًا۔ جیسے اِلیٰ، اصل میں اِلَوٌ تھا (اس کو اصلی بھی کہتے ہیں)۔

(۳) یاء سے بدلا ہو، حقیقتاً۔ جیسے فَتیٰ، اصل میں فَتَیٌ تھا۔

(۴) یاء سے بدلا ہو، حکمًا۔ جیسے بَلـیٰ، اصل میں بَلَـیٌ تھا (اس کو بھی اصلی کہتے ہیں)۔

حقیقتاً بدلا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس الف کے اصل کی ہم کو خبر واطلاع ہے جیسے عَصیٰ، کہ اس کا اصل عَصَوٌ تھا، قال باع کے قانون سے عَصیٰ بن گیا۔

حکمًا بدلا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس الف کے اصل کی ہم کو خبر واطلاع نہ ہو، لیکن حکمی طور پر اس الف کو واوء یا یاء سے بدلا ہوا کہتے ہیں اور اس کو حقیقت پر قیاس کرتے ہیں۔

الف مقصورہ جو چوتھی جگہ یا پانچویں واقع ہو، اسکی تین قسمیں ہیں:

(۱) واو سے بدلا ہو۔ جیسے مُعْلیٰ، اصل میں مُعْلَوٌ تھا، اور مُصْطَفیٰ اصل میں مُصْطَفَوٌ تھا۔

(۲) یاء سے بدلا ہو۔ جیسے مُھْـدیٰ، اصل میں مُھْـدَیٌ تھا، اور مُـجْتَبـیٰ اصل میں مُجْتَبَیٌ تھا۔

(۳) واوء یا یاء سے بدلا ہوا نہ ہو (اصلی ہو) جیسے ضُرْبیٰ.

الف ممدودہ کی تعریف : الف ممدودہ وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو، جیسے قُرَّاءٌ، حَمْرَآءُ

الف ممدودہ کی قسمیں : الف ممدودہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) اصلی : اصلی وہ الف ممدودہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور کسی شئی سے

بدلا نہ ہو، جیسے قُرَّاءٌ

(۲) تانیثی : تانیثی وہ الف ممدودہ ہے جو مونث کی علامت ہو، جیسے حَمْرَآءُ

(۳) غیر اصلی : غیر اصلی وہ الف ممدودہ ہے جو واو یا یاء سے بدلا ہو، جیسے کِسَآءٌ اصل میں کِسَاءٌ تھا اور رِدَآءٌ اصل میں رِدَایٌ تھا۔

(۴) الصاقی یا الحاقی : الحاقی وہ الف ممدودہ ہے جو ایک چھوٹے کلمے کو بڑے کلمے کے وزن پر کرنے کے لئے زیادہ کیا جائے جیسے عِلْبَآءٌ اصل میں عِلْبٌ تھا، قِرْطَاسٌ کے وزن پر کرنے کے لئے الف ممدودہ بڑھایا گیا۔

اما لہ کی تعریف : الف کو یآء اور فتحہ کو کسرہ کی بُو دے کر پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں، جیسے کِتَابٌ کو کِتِیْب

امالہ فعل اور اسم متمکن کی خصوصیت ہے، اسم غیر متمکن اور حرف میں نو (۹) کلمات کے سوا کہیں امالہ نہیں ہوتا۔ ان میں پانچ اسم اور چار حرف ہیں۔

اسم کے وہ کلمات جن میں امالہ ہوتا ہے: حرف کے وہ کلمات جن میں امالہ ہوتا ہے:

(۱) اَنّٰی بوقت امالہ اَنّے (۲) بلیٰ بوقت امالہ بلے

(۳) مَتٰی بوقت امالہ متے (۴) ما بوقت امالہ مے

(۵) ذَا بوقت امالہ ذے (۶) لا بوقت امالہ لے

(۷) ھاء ضمیر، جیسے مَرَرْتُ بِھَا بوقت امالہ ھے

(۸) یا بوقت امالہ یے ، یا جو حرف ندا ہے

(۹) نا ضمیر، جیسے مَرَّبِنَا بوقت امالہ نے

﴿...... قانون نمبر۲۲ ......﴾

هر الف مقصوره، سیوم جا بدل از واو یا اصلی که اماله کرده نه شود وقت بنا کردن تثنیه وجمع مؤنث سالم آن رابود او مفتوحه بدل کنند و جوبًا و غیرش رابیاء و ممدوده اصلی را ثابت دارند،وتانیثی را بواو بدل کنند و جوبًا ،و درغیر ایشاں هر دو وجه خواندن جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام الف مقصورہ، ممدودہ کا قانون ہے،اس کے پانچ حکم ہیں،دوالف مقصورہ اورتین الف ممدودہ کے لئے۔

حکم اول کے لئے دوشرطیں،کامل اور باقی چار کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول: الف مقصورہ کوتثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت واومفتوحہ سے تبدیل کرناواجب ہے۔

شرط نمبر۱:الف مقصورہ تیسری جگہ میں واو سے بدلا ہواہوحقیقۃ۔

احترازی مثال : فَتیٰ کہ یاء سے بدلاہے۔اتفاقی مثال: عَصیٰ کہ اسکی تثنیہ، جمع مؤنث سالم، عَصَوَانِ، عَصَوَاتٌ پڑھناواجب ہے۔

شرط نمبر۲ : الف مقصورہ اصلی ہواوراس میں امالہ جائز نہ ہو۔(یعنی لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو،کسی سے حقیقتاً بدلا نہ ہو)۔احترازی مثال : بَلیٰ، عَصیٰ اتفاقی مثال:اِلیٰ کہ اس کی تثنیہ وجمع مؤنث سالم، اِلَوَانِ، اِلَوَاتٌ پڑھناواجب ہے۔

حکم نمبر۲ : الف مقصورہ کوتثنیہ،جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: حکم اول کی شرطیں مفقود ہوں یعنی تیسری جگہ میں واو سے بدلا ہوا نہ ہو اور اصلی نہ ہو اور امالہ جائز ہو۔

احترازی مثال : اِلیٰ، عَصیٰ اتفاقی مثال : جیسے فَتٰی سے فَتَیَانِ فَتَیَاتٌ، ضُرْبیٰ سے ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ اور مُصْطَفیٰ سے مُصْطَفَیَانِ، مُصْطَفَیَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۳: (الف ممدودہ) الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت باقی رکھنا واجب ہے۔

شرط :الف ممدودہ اصلی ہو (کسی حرف سے بدلا نہ ہو)۔ احترازی مثال : کِسَآءٌ کہ یہاں واو سے بدلا ہے۔

اتفاقی مثال : قُرَآءُ سے قُرَاءَ انِ، قُرَآءَ اتٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۴: الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط :الف ممدودہ تانیثی ہو۔ احترازی مثال : قُرَآءٌ

اتفاقی مثال : حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ، حَمْرَاوَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۵ : حکم نمبر ۳، ۴ دونوں جائز ہیں (یعنی الف ممدودہ کو واو سے تبدیل کرنا اور باقی رکھنا دونوں وجہیں جائز ہیں)

شرط: حکم نمبر ۳، ۴ کی شرطیں مفقود ہوں۔ (یعنی الف ممدودہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیثی ہو)

احترازی مثال : قُرَآءٌ، حَمْرَآءُ اتفاقی مثال : جیسے کِسَاءٌ، عِلْبَآءٌ سے کِسَآءَ آنِ، کِسَآءَ اتٌ، عِلْبَآءَ آنِ، عِلْبَاءَ آتٌ اور کِسَاوَانِ، کِسَاوَاتٌ، عِلْبَاوَانِ، عِلْبَاوَاتٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿...... قانون نمبر ۲۳ ......﴾

هر کلمه حلقی العین که بروزن فَعِلَ باشد، سوائے اصل در آں سه وجه خواندن جائز اند، چنانچه در شَهِدَ شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ و در فَخِذٌ فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ خواندن جائز است، و اگر حلقی العین نباشد، در فعل سوائے اصل یك وجه و در اسم سوائے اصل دو وجه خواندن جائز اند چنانچه در عَلِمَ عَلْمَ ودر کَتِفٌ کَتْفٌ کِتْفٌ جائز است، و دروزنِ فَعُلٌ و فِعِلٌ و فُعُلٌ و فُعُلٌ فَعْلٌ، فِعْلٌ فُعْلٌ فُعْلٌ خواندن جائز است.

تشریحِ قانون : اس کا نام حلقی العین کا قانون ہے،اس کے تین حکم ہیں، پہلے دو حکموں کیلئے دودوشرطیں ہیں، ناقص اور تیسرے کیلئے ایک شرط ہے۔

حکم اول :کلمہ کوسوائے اصل تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱:کلمہ حلقی العین ہو(یعنی عین کلمہ میں حروف حلقی ہوں)۔

احترازی مثال : عَلِمَ

شرط نمبر۲ : فَعِلٌ (بکسرالعین)کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال : ذَهَبَ، بَأسَ

اتفاقی مثال : شَهِدَ، فَخِذٌ میں شَهْدَ، شِهْدَ،شِهِدَ اور فَخْذٌ،فِخْذٌ،فِخِذٌ پڑھنا جائز ہے۔

حکم نمبر۲ : فعل میں سوائے اصل کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل کے دو وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱: کلمہ حلقی العین نہ ہو (یعنی عین کلمہ میں حروف حلقی نہ ہوں)۔
احترازی مثال: شَهِدَ فَخِذٌ
شرط نمبر۲ : فَعِلٌ (بکسر العین) کے وزن پر ہو۔
احترازی مثال : ضَرَبَ ، ضَرُبٌ
اتفاقی مثال : عَلِمَ کو عَلْمَ پڑھنا اور کَتِفٌ کو کَتْفٌ کِتْفٌ پڑھنا جائز ہے۔
حکم نمبر۳ : کلمہ کو سوائے اصل کے ایک وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔
شرط : ان چار اوزان میں سے (فَعُلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فُعَلٌ) کوئی وزن ہو۔
احترازی مثال : کَتِفٌ بروزن فَعِلٌ
اتفاقی مثال : عَضُدٌ میں عَضْدٌ، اِبِلٌ میں اِبْلٌ، عُنُقٌ میں عُنْقٌ اور قُفُلٌ میں قُفْلٌ پڑھنا جائز ہے۔

﴿فوائد قانون نمبر۲۳﴾

فائدہ نمبر۱ : یہ قانون لَيْسَ میں وجوبی ہے، لَيِسَ پڑھنا جائز نہیں۔
فائدہ نمبر۲ : نِعْمَ ، بِئْسَ، نِعِمَّا هِيَ میں بھی یہ قانون جاری ہے۔
فائدہ نمبر۳ : اگر فَعِلَ کی صورت درمیان میں ہو تو بھی فَعْلَ پڑھنا جائز ہے، جیسے يَكْتَسِبُوْنَ کو يَكْتَسْبُوْن پڑھنا جائز ہے اور اگر آخر میں یہ صورت ہو تو بھی جائز ہے، جیسے وَيَتَّقْهِ پڑھنا جائز ہے، یہ اصل میں يَتَّقِهِ تھا، تَقِهِ فَعِلُ کی صورت بن گئی اور اس قانون کی وجہ سے يَتَّقْهِ پڑھا گیا۔

فائدہ نمبر۴ : اس طرح فِعِلُ کی صورت درمیان یا آخر میں بن جائے تو وہاں فِعْلَ پڑھنا جائز ہے، جیسے اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ ،اصل میں جِهِ وَ تھا، فِعِلُ کی صورت بن گئی، بعد میں ''ہ'' کو ساکن کر دیا تو جِهْوَ بنا، اسی طرح فَأَلْقِهْ اِلَيْهِمْ میں قِهِ اِ ، فِعِلَ کی

صورت بن گئی، پھر اس قانون کی وجہ سے ''ہ'' کو ساکن کیا۔

تنبیہ : وَلِيَضْرِبْ کو وَلْيَضْرِبْ، پڑھنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہاں ابتداء میں وَلِيَ سے فَعِلَ کی صورت بن گئی تو اس کو فَعْل پڑھ کر وَلْيَضْرِبْ پڑھا گیا۔

...... قانون نمبر ۲۴ ......

ھر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین یا دراول ماضی او ھمزہ اصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد، در مضارع معلوم او غیر اھل حجاز حرف اتین را بغیر یاء حرکتِ کسرہ می دھندجوازاً و در مضارع معلوم ابی یابی یاء را نیز.

تشریحِ قانون : اس کا نام تِعلَمُ اِعْلَمُ نِعْلَمُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں وجودی کامل۔

حکم : یہ ہے کہ علماء غیر اہل حجاز کے نزدیک مضارع معلوم میں حروف مضارعت کو سوائے یاء کے حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔

احترازی مثال : ضَرَبَ يَضْرِبُ

اتفاقی مثال : تَعلَمُ، اَعْلَمُ، نَعْلَمُ کو تِعلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۲ : ماضی میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال : اَكْرَمَ يُكْرِمُ

اتفاقی مثال : تَكْتَسِبُ اَكْتَسِبُ نَكْتَسِبُ کو تِكْتَسِبُ اِكْتَسِبُ نِكْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر۳ : ماضی کی شروع میں تائے زائدہ مطردہ (قیاسیہ) ہو۔
احترازی مثال : اُكْتُسِبُ
اتفاقی مثال : تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ کو تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ، نِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

تنبیہ : یہاں یہ قانون اَبٰی یَأبٰی میں دو شاذوں کے ساتھ جاری ہے۔ ایک شاذ یہ ہے کہ شرائط کے نہ ہوتے ہوئے قانون کا حکم جاری ہے اور دوسرا شاذ یہ ہے کہ یاء میں بھی یہ حکم جاری ہے۔

فائدہ : اہل حجاز کے نزدیک یہ قانون یاء میں بھی جاری ہے لہٰذا ان کے نزدیک يَعْلَمُ، يَكْتَسِبُ، يَتَصَرَّفُ کو يِعْلَمُ، يِكْتَسِبُ، يِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

...... قانون نمبر۲۵ ......

ھر حرف علت کہ واقع شد بعد از الف مفاعل آں را بہ ھمزہ بدل کنند و جوبًا، زائدہ را مطلقًا و اصلی را بشرطِ تقدم حرف علت بر الف مفاعل۔

تشریحِ قانون : اس کا نام شرائف کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور حرف علت زائدہ کے لئے ایک شرط اور اصلی کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط برائے حرف علت زائدہ :

شرط : حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال : بَايِعُ، قَاوِلُ
اتفاقی مثال : شَرَائِفُ، یہ شَرِيْفَةٌ کی جمع ہے، اصل میں شَرَايِفُ تھا۔

شرائط برائے حرف علت اصلی :

شرط نمبر۱: حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔

احترازی مثال : وَاوِزُ، وَایِلُ

شرط نمبر۲ : الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو۔

احترازی مثال : مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ

اتفاقی مثال : قَوَائِلُ، بَوَائِعُ اصل میں قَوَاوِلُ، بَوَایِعُ تھے،اور یہ جمع ہے، قَائِلَۃٌ، بَائِعَۃٌ کی۔

فائدہ نمبر۱ : یہاں مَفَاعِلُ سے وزن صوری مراد ہے۔

فائدہ نمبر۲ : سؤال : شَرَائِفُ کاوزن فَعَائِلُ نکالنا چاہئے،مَفَاعِلُ وزن متعین کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب :وزن کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) صرفی (۲) صوری (۳) عروضی

(۱) وزن صرفی : وزن صرفی وہ وزن ہے جس میں چار شرطیں پائی جائیں:

(۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔

(۲) جو حرکت موزون میں جہاں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں وہاں لائی جائے۔

(۳) جو سکون موزون میں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں لایا جائے۔

(۴) جو حروف موزون میں جہاں زائد ہوں، وزن میں بھی وہاں زائد لائے جائیں۔ جیسے نَاصِرٌ بروزن فَاعِلٌ.

(۲) وزن صوری : وزن صوری وہ وزن ہے جس میں تین شرطیں پائی جائیں:

(۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔

(۲) جو حرکت موزون میں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں لائی جائے۔

(۳) جوسکون موزون میں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں ہو۔ البتہ یہاں حروف اصلیہ ،زائدہ میں مقابلہ ضروری نہیں، جیسے شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ۔

(۳) وزن عروضی : وزن عروضی وہ وزن ہے جس میں دو شرطیں پائی جائیں:

(۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔

(۲) جوحرکات وسکنات موزون میں ہو،وزن میں بھی لائے جائیں۔ البتہ مقام وجگہ میں ہو، جیسے شَرِيْفٌ کاوزن عروضی فُعُوْلٌ ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہاں وزن سے مراد وزن صوری ہے،صرفی نہیں، لہٰذا کوئی اشکال نہیں۔

فائدہ نمبر۳ : حروف اصلی وزائدہ کا (جمع میں) مفرد سے پتہ چلتا ہے، جوحرف مفرد میں اصلی ہوگا جمع میں بھی اصلی ہوگا، جومفرد میں زائد ہوگا جمع میں بھی زائد ہوگا۔

☆☆ ختم شد قوانین ثلاثی مجرد ☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

قوانین ثلاثی مزید فیہ صحیح

﴿...... قانون نمبرا ......﴾

هرهمزه زائده كه واقع شود در اول كلمه و صلی باشد یا قطعی، حكم وصلی ایں كه درج كلام ومتحرك شدن مابعدبیفتد و حكم قطعی عكس ایں است۔

تشریحِ قانون :اس کا نام ہمزہ وصلی قطعی کا قانون ہے،اس کے دوحکم ہیں، پہلے کے لئے دوشرطیں کامل اوردوسرے کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول : برائے ہمزہ وصلی یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کوساقط کرناواجب ہے۔

شرط نمبرا : ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع ہوجائے۔

احترازی مثال : اِضْرِبْ اتفاقی مثال : وَاضْرِبْ

شرط نمبر۲ : جب ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہوجائے۔

احترازی مثال :اِضْرِبْ

اتفاقی مثال : خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا، خَصَّمَ کَظَّمَ کےقانون سے خَاء متحرک ہوکرہمزہ وصلی ساقط ہوا۔

حکم دوم : برائے ہمزہ قطعی یہ ہے کے ہمزہ قطعی کو ہمیشہ کے لئے ثابت رکھنا واجب ہے،کسی حال میں ساقط کرنا جائز نہیں۔

شرط:ہمزہ وصلی نہ ہو۔احترازی مثال : وَانْصَرَفَ

اتفاقی مثال : اَکْرَمَ

﴿فوائد قانون نمبر ا﴾

فائدہ نمبر ا : ہمزہ قطعیہ کی تعداد ارشاد الصرف میں آٹھ ہے، اسکی کل تعداد تیرہ (۱۳) ہے۔

(۱) باب افعال کا ہمزہ جیسے اَکْرَمَ

(۲) واحد متکلم کا ہمزہ جیسے لَمْ اَضْرِبْ

(۳) اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَضْرَبُ

(۴) اعلام (ناموں) کا ہمزہ جیسے اِبْرٰاهِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ

(۵) بناء کا ہمزہ جیسے اِنَّ اَنَّ، اَنْتَ

(۶) فعل تعجب کا ہمزہ جیسے مَا اَضْرَبَهٗ، مَا اَبْصَرَهٗ

(۷) جمع کا ہمزہ جیسے اَقْوَالٌ

(۸) استفہام کا ہمزہ جیسے اَکَفَرْتَ.

(۹) نداء کا ہمزہ جیسے اَعَبْدَاللہ

(۱۰) اسمآء کا ہمزہ جیسے اِبْرِیْقٌ، اِسْتَبْرَقٌ

(۱۱) صفت مشبہ کا ہمزہ جیسے اَحْوَلُ، اَسْوَدُ، اَحْمَدُ

(۱۲) اَلْبَتَه کا ہمزہ

(۱۳) لفظ اللہ کا ہمزہ جب اس پر حرف نداء داخل ہو جائے جیسے یَااَللہ

فائدہ نمبر ۲ ہمزہ وصلی کی کتابت کے اصول:

ہمزہ وصلی قراءت میں ساقط ہوتا ہے اور کتابت میں ثابت رہتا ہے البتہ درجہ ذیل مواضع میں قراءت کے ساتھ کتابت میں بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

(۱) جب ہمزہ وصلی لام جارہ کے بعد واقع ہو، جیسے لِلْخَیْرِ اصل میں لِ

اَلْخَیْرِ ہے۔

(۲) جب ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصل مکسور ہو، جیسے اَصْطَفَی الْبَنَاتِ، اَطَّلَعَ الْغَیْبَ، اَتَّخَذْنَاهُمْ، اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ، اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِباً

(۳) جب ہمزہ وصلی پر فاء داخل ہو اور بعد کوئی اور ہمزہ ہو جیسے فَائْتِنَا ،اصل میں اِءْ تِنَا تھا، البتہ جہاں دوسرے صیغے سے التباس آتا ہو وہاں لکھا جائے گا۔

(۴) جب ہمزہ وصل پر واو داخل ہو، اور اس کے بعد کوئی ہمزہ ہو جیسے وَأْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ ،اصل میں اِءْ تَمِرُوْ ا تھا۔

(۵) جب ہمزہ کی قراءت مابعد کے متحرک ہونے سے ساقط ہو جیسے سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ اصل میں اِسْئَلُوْنِیْ تھا۔

(۶) کسی ایسے حرف کے داخل ہونے سے درج میں آئے جو آئندہ کلمے کا بمنزلہ جزء بن جائے، جیسے اِكْتَسَبَ سے یَكْتَسِبُ

(۷) جب ہمزہ ایسے کلمہ میں واقع ہو جس کی کتابت کثرت سے ہوتی ہو جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم، بسم اللّٰہِ مَجْرٖهَا

(۸) جب لام تاکید ہمزہ وصلی پر داخل ہو تو اسم میں کتابت سے ساقط ہوگا، فعل میں ساقط نہ ہوگا جیسے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ، لَلْهُدٰی اور فعل میں کتابت سے ساقط نہ ہوگا جیسے لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

(۹) لفظ ابن کا ہمزہ بھی کتابت سے گر جاتا ہے بشرطیکہ علمین متناسلین کے درمیان واقع ہو اور پہلے کے لئے صفت اور دوسرے کے لئے مضاف بنتا ہو۔ جیسے: محمد بن اسمعیل ،لیکن اس صورت میں ابن شروع سطر میں آئے تو ہمزہ لکھا جائے گا، پڑھا نہیں جائے گا جیسے محمدابن اسمعیل بن ابراھیم.

تنبیہ : قرآن کریم میں کئی مواقع میں کتابت کوقراءت پر قیاس کر کے ہمزہ وصل کو کتابت سے بھی ساقط کیا ہے جیسے فَسْئَلُوهُمْ وَسْئَلْهُمْ عَنَ الْقَرْيَةِ.

...... قانون نمبر۲ ......

هرباب که ماضی او چار حرفی باشد، در مضارع معلوم او حرف اتین را حرکتِ ضمه می دهندوجوبًا.

تشریحِ قانون : اس کا نام يُكْرِمُ يُصَرِّفُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم کے حروف اتین کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی چار حرفی ہو۔ احترازی مثال : يَضْرِبُ يَنْصَرِفُ کہ ان کی ماضی ضَرَبَ اِنْصَرَفَ ہے، جو چار حرفی نہیں۔

اتفاقی مثال : يُكْرِمُ يُصَرِّفُ، جن کی ماضی اَكْرَمَ صَرَّفَ ہے، جو کہ چار حرفی ہے۔

...... قانون نمبر۳ ......

هرباب که در اولِ ماضی او تائے زائده مطرده باشد، در مضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حالِ خود می دارند وجوبًا و اگر تائے زائده مطرده نباشد، کسره می دهند، سوائے ابواب ثلاثی مجرد.

تشریحِ قانون :اس کا نام يُكْرِمُ يَتَصَرَّفُ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی میں تائے زائدہ مطردہ (قیاسیہ) ہو۔ احترازی مثال : یُصَرِّفُ کہ اس کی ماضی صَرَّفَ ہے (تائے زائدہ مطردہ نہیں ہے)۔

اتفاقی مثال : یَتَصَرَّفُ اس کی ماضی تَصَرَّفَ ہے (تائے زائدہ مطردہ ہے)۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے سوا دوسرے ابواب کے مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی میں تائے زائدہ مطردہ نہ ہو۔ احترازی مثال : یَتَصَرَّفُ کہ اس کی ماضی تَصَرَّفَ ہے۔

اتفاقی مثال : یُکْرِمُ اس کی ماضی اَکْرَمَ ہے (تائے زائدہ مطردہ نہیں ہے)

﴿فوائد قانون نمبر۳﴾

فائدہ نمبر۱ : تَابَعَ، تَارَکَ میں چونکہ تاء زائدہ نہیں اس لئے قانون جاری نہ ہوگا۔

فائدہ نمبر۲ : تاء زائدہ مطردہ وہ تاء ہے جو حروفِ اصلیہ کے مقابلہ میں نہ ہو اور باب کے ہر صیغہ میں موجود ہو۔

﴿...... قانون نمبر۴ ......﴾

ھر تاء مضارعت کہ داخل شود بر تاء تَفَعُّل یا تَفَاعُلْ یا تَفَعْلُلْ در مضارع معلومِ او حذف یکے جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں دو تاء میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔

شرط: تاء مضارعت تاء تَفَعُّلْ یا تاء تَفَاعُلْ یا تاء تَفَعْلُلْ پر داخل ہو جائے۔

احترازی مثال : تُصَرِّفُ اتفاقی مثال : تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ کو تَصَرَّفُ، تَضَارَبُ، تَدَحْرَجُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿...... قانون نمبر۵ ......﴾

ھر واو، یائے غیر بدل از ھمزہ کہ واقع شود، مقابلہ فاء کلمہ باب اِفْتِعَالٌ یا تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ آں را تاء کردہ، در تاء ادغام می کنند وجوبًا بر اکثر لغت اھل حجاز در افتعال و بر بعضی لغتِ اھل حجاز در تفعل و تفاعل مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اِتَّعَدَ اِتَّسَرَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ فاء اِفْتِعَالٌ، تَفَاعُلٌ، تَفَعُّلٌ کو تاء کر کے تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے (نزد غیر اہل حجاز اکثراً و بعضاً)

شرط نمبر۱ : فاء اِفْتِعَالٌ یا تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کے مقابلہ میں واو یا یاء ہو۔ احترازی مثال :اِکْتَسَبَ، اَوْجَبَ، اَوْتَرَ، وَتَرَ.

شرط نمبر۲ : واو، یاء ہمزہ سے بدلے ہوئے نہ ہوں، اصلی ہوں۔

احترازی مثال : اِیْتَمَنَ، یہاں یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لئے کہ اصل میں اِءْتَمَنَ تھا، اٰمَنَ یُؤْمِنُ ایمانًا کے قانون سے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا تو اِیْتَمَنَ بن گیا۔

اتفاقی مثال : اِتَّعَدَ اِتَّسَرَ، اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ، اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ، اصل میں اِوْتَعَدَ

اِیْتَسَرَ، تَوَعَّدَ تَیَسَّرَ، تَوَاعَدَ تَیَاسَرَ، تھے، اس قانون کی وجہ سے اِتَّعَدَ اِتَّسَرَ .. الخ بن گئے۔

﴿فوائد قانون نمبر۵﴾

فائدہ نمبر۱ : اِتَّخَذَ اس لئے شاذ ہے کہ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا، مہموز کے قانون سے ہمزہ کو یاء سے، اِیْتَخَذَ ہوا پھر یاء کو تاء سے خلاف قیاس بدلا۔

فائدہ نمبر۲ : (اقوال مختلفه فی اِتَّخَذَ)

(۱) یہ تَخِذَ سے ہے، اَخَذَ سے نہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن میں لَتَخِذْتَ کو لَتَخِذْتَ پڑھا گیا ہے۔

(۲) یہ وَخَذَ سے ہے اور اَخَذَ مجرد اصل میں وَخَذَ تھا۔ واو کو ہمزہ سے خلاف قیاس بدل دیا جیسے وَحَد کو اَحَدَ، وَنَاۃ کو اَنَاۃ (بمعنی سست عورت) وَكَّدَ کو اَكَّدَ، وَجَمَ کو اَجَمَ پڑھا گیا ہے۔

(۳) یہ اَخَذَ سے ہے جیسے متن میں مذکور ہے، کثرت استعمال کی وجہ سے اس میں قانون جاری ہوا۔

﴿...... قانون نمبر۶ ......﴾

اگر یکے از سین، شین واقع شود مقابله فاء کلمه باب افتعال تائے وے را جنس فاء کلمه کرده جوازاً، جنس را جنس ادغام می کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ تاء افتعال کو فاء کلمہ کا جنس کرنا جائز ہے، اور پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں سین یا شین ہو۔ احترازی مثال : اِکْتَسَبَ
اتفاقی مثال : اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ ، اصل میں اِسْتَمَعَ اِشْتَبَهَ تھے۔

﴿...... قانون نمبر ۷ ......﴾

اگر یکے از صاد، ضاد، طاء، ظا واقع شود در مقابله فاء کلمه افتعال، تاء وے را طا کنند وجوبًا پس اگر مقابله فاء کلمه طا است ادغام واجب است، و اگر ظا است اظهار یك طرفه و ادغام دو طرفه یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است، و اگر صاد، ضاد باشد اظهار و ادغام یك طرفه یعنی طا را صاد، ضاد کردن جائز است و نه عکس او.

تشریحِ قانون : اس کا نام اِطَّلَمَ اِظَّلَمَ کا قانون ہے، اس کے چار حکم ہیں، ایک عام اور تین خاص اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم نمبر ۱ : (عام) یہ ہے کہ تاء افتعال کو طاء کرنا واجب ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں صاد، ضاد، طا، ظا (ان چار حروف) میں سے کوئی حرف ہو۔

احترازی مثال : اِکْتَسَبَ اتفاقی مثال : اِصْطَبَرَ، اِضْطَبَرَ، اِطْطَلَمَ، اِظْطَلَمَ ، اصل میں اِصْتَبَرَ، اِضْتَبَرَ، اِطْتَلَمَ، اِظْتَلَمَ تھے۔

حکم نمبر ۲ : یہ ہے کہ طاء کا طاء میں ادغام واجب ہے۔

شرط : فاءافتعال کے مقابلہ میں طاء ہو۔احترازی مثال :اِصْطَبَرَ
اتفاقی مثال : اِطَّلَمَ ،اصل میں اِطْطَلَمَ تھا۔
حکم نمبر۳ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔
شرط : فاءافتعال کے مقابلہ میں ظاء ہو۔احترازی مثال :اِصْطَبَرَ
اتفاقی مثال : اِظْطَلَمَ کو اِظَّلَمَ، اِطَّلَمَ اور اِظْطَلَمَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔
حکم نمبر۴ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔
شرط :فاءافتعال کے مقابلہ میں صاد یا ضاد ہو۔احترازی مثال : اِظْطَلَمَ
اتفاقی مثال : اِصْطَبَرَ، اِضْطَبَرَ کو اِصَّبَرَ، اِضَّبَرَ اور اِصْطَبَرَ، اِضْطَبَرَ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر۸

اگر یکے از دال، ذال، زا واقع شود مقابله فاء کلمه باب افتعال تائے وے را دال کرده وجوبًا در دال ادغام می کنند وجوبًا و ذال مثل ظاء و زاء مثل صاد ضاد است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اِدَّکَرَ اِذَّکَرَ اِزَّجَرَ کا قانون ہے،اس کے چار حکم ہیں،ایک عام اور تین خاص اور ہر ایک کے لئے ایک ایک شرط ہے۔
حکم نمبر۱ : (عام) یہ ہے کہ تاءافتعال کو دال کرنا واجب ہے۔
شرط : فاءافتعال کے مقابلہ میں دال یا ذال یا زاء میں سے کوئی ایک حرف ہو۔
احترازی مثال : اِکْتَسَبَ
اتفاقی مثال : اِدْ دَکَرَ، اِذْدَکَرَ، اِزْدَجَرَ ،اصل میں اِدْتَکَرَ، اِذْتَکَرَ،

اِزْتَجَرَ تھے۔

حکم نمبر۲ : یہ ہے کہ دال کا دال میں ادغام واجب ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں دال ہو۔ **احترازی مثال :** اِذْدَکَرَ

اتفاقی مثال : اِدَّکَرَ ، اصل میں اِدْدَکَرَ تھا۔

حکم نمبر۳ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں ذال ہو۔ **احترازی مثال :** اِزْدَجَرَ

اتفاقی مثال : اِذْدَکَرَ کو اِذَّکَرَ، اِدَّکَرَ اور اِذْدَکَرَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

حکم نمبر۴ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔

شرط: فاء افتعال کے مقابلہ میں زاء ہو۔ **احترازی مثال :** اِذْدَکَرَ

اتفاقی مثال : اِزْدَجَرَ کو اِزَّجَرَ، اِزْدَجَرَ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

...... قانون نمبر۹ ......

اگر ثاء واقع شود مقابله فاء کلمه باب افتعال اظهار یك طرفه و ادغام دو طرفه جائز است، مگر تاء را ثاء کردن اولی است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اِثَّبَتَ اِتَّبَتَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں ثاء ہو۔ **احترازی مثال :** اِکْتَسَبَ

اتفاقی مثال : اِثْتَبَتَ کو اِثَّبَتَ، اِتَّبَتَ اور اِثْتَبَتَ تینوں طرح پڑھنا جائز

ہے۔البتہ اِثَّبَتَ (یعنی تاء کو ثاء کر کے ادغام کرنا اولیٰ ہے)۔

...... قانون نمبر۱۰ ......

اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال، تاء وے را جنس عین کلمہ کردہ وجوازاً ادغام می کنند وجوباًواگر تاء واقع شود ادغام جائز است، اگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب تفعل یا تفاعل تائے آنہا را جنس فاء کلمہ کردہ جوازاً ادغام می کنند وجوباً، و اگر تاء باشد ادغام جائز است.

تشریحِ قانون : اس کا نام خَصَّمَ کَظَّمَ کا قانون ہے،اس کے چار حکم ہیں دو باب افتعال اور دو باب تفعل، تفاعل کے ساتھ خاص ہیں،اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم نمبر۱ : یہ ہے کہ تاء افتعال کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز اور پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط : افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ان دس حروف میں سے کوئی حرف ہو (سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، دال، ذال، زاء، ثاء)

احترازی مثال : اِجْتَنَبَ

اتفاقی مثال : كِسَّبَ، بِشَّرَ، خِصَّمَ، خِضَّرَ، خِطَّاَ، كِظَّمَ، قِدَّرَ، حِذَّرَ، مِزَّجَ، نِشَّرَ اصل میں اِكْتَسَبَ ، اِبْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِخْتَضَرَ، اِخْتِطَأَ، اِكْتَظَمَ، اِقْتَدَرَ، اِحْتَذَرَ، اِمْتَزَجَ، اِنْتَشَرَ تھے۔

حکم نمبر۲ : یہ ہے کہ تاء افتعال کو عین کلمہ میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط : عین افتعال کے مقابلہ میں تاء ہو۔ احترازی مثال : اِكْتَسَبَ

اتفاقی مثال : اِقْتَتَلَ کو قَتَّلَ، قِتَّلَ اور اِقْتَتَلَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے (تاء اول کی حرکت حذف کرنے سے التقائے ساکنین ہوا تو ق ساکن کو حرکت کسرہ دیا تو قِتَّلَ ہوگیا)

حکم نمبر۳ : یہ ہے کہ تاء تفعل، تفاعل کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز، پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط : فاء تفعل یا تفاعل کے مقابلہ میں مذکورہ دس حروف میں سے کوئی حرف ہو۔

احترازی مثال : تَجَنَّبَ، تَجَانَبَ.

اتفاقی مثال : اِسَّبَّبَ، اِسَّابَّ، اِشَّبَّهَ، اِشَّابَهَ، اِصَّبَّرَ، اِصَّابَرَ، اِضَّبَّرَ، اِضَّابَرَ، اِطَّلَمَ، اِطَّالَمَ، اِظَّلَّمَ، اِظَّالَمَ، اِدَّرَّكَ، اِدَّارَكَ، اِذَّلَّلَ، اِذَّالَلَ، اِزَّجَّهَ، اِزَّاجَهَ، اِثَّبَّبَ، اِثَّابَبَ اصل میں تَسَبَّبَ تَسَابَبَ ... الخ تھے۔

حکم نمبر۴ : یہ ہے کہ تاء تفعل، تفاعل کو فاء کلمہ میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط : فاء تفعل یا تفاعل کے مقابلہ میں تاء ہو۔ احترازی مثال : تَكَسَّبَ تَكَاسَبَ

اتفاقی مثال :تَتَرَّكَ، تَتَارَكَ کو اِتَّرَّكَ، اِتَّارَكَ ، تَتَرَّكَ، تَتَارَكَ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿فائدہ قانون نمبر۱۰﴾ ادغام دو طریقوں سے جائز ہے۔

(۱) نقلِ حرکت : جیسے مُعَذِّرُوْنَ، اصل میں مُعْتَذِرُوْنَ تھا، پھر اس قانون نمبر۱۰ کی وجہ سے مُعَذْذِرُوْنَ ہوا، پھر ذال کی حرکت ماقبل (عین) کو دی، مُعَذِرُوْن

ہوا۔ پھر ادغام ہوا مُعَذِّرُوْنَ بنا۔ اور قَتَّلَ اصل میں اِقْتَتَلَ تھا، تاء کی حرکت ماقبل (قاف) کو دی، اِقْتَتَلَ ہوا، پھر ادغام کر کے اِقَتَّلَ بنا، اور ہمزہ وصلیہ مابعد کے متحرک ہونے سے ساقط ہو گیا، قَتَّلَ ہو گیا۔

(۲) حذفِ حرکت : جیسے قِتَّلَ اصل میں اِقْتَتَلَ تھا، تاء کی حرکت حذف کی اِقْتْتَلَ ہوا، دوساکن جمع ہوئے اول کو حرکتِ کسرہ دی لان الساکن اذا حُرِّکَ حُرِّکَ بالکسر، اِقِتْتَلَ بنا، پھر ادغام ہوا اِقِتَّلَ ہو گیا، ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط ہو گیا، قِتَّلَ بنا۔

...... قانون نمبر ۱۱ ......

اگر یکے از دہ حروف مذکورہ، را، نون، بعد از لام تعریف واقع شود، لام را جنس ایشاں کردہ وجوباً ادغام می کنند وجوباً، و اگر یکے از ایشاں بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشاں کردہ جوازاً، ادغام می کنند وجوباً، سوائے را، چرا کہ در ایں جا واجب است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام حروف شمسیہ قمریہ کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں پہلے دو کے لئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص اور آخری کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ لام کو مابعد کی جنس کرنا، پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا دونوں واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : لام مذکورہ گیارہ، را، نون (حروف شمسیہ) میں سے کسی ایک سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : اَلْحَمْدُ، یہاں لام حاء حرف قمری سے پہلے ہے۔

شرط نمبر۲ : یہ لام، لام تعریفی ہو (لام ساکن نہ ہو)۔

احترازی مثال: بَلْ سَوَّلَتْ یہاں لام ساکن ہے تعریفی نہیں۔

اتفاقی مثال : اَلذَّکَرَ اَلظَّآء، اَلطَّآء

حکم دوم : یہ ہے کہ لام کو مابعد کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے، سوائے را کے، کہ اس میں دونوں کام واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : لام ان تیرہ حروف شمسیہ میں سے کسی ایک سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : قُلْ هُوَ ، یہاں ھاء سے پہلے ہے جو قمری حرف ہے۔

شرط نمبر۲ : یہ لام، لام تعریفی نہ ہو (لام ساکن ہو)۔

احترازی مثال : اَلذَّکَرَ ، یہاں لام تعریفی ہے۔

اتفاقی مثال : بَلْ سَوَّلَتْ کو بَل سَّوَّلَتْ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿فوائد قانون نمبر۱۱﴾

فائدہ نمبر۱ : لام کے سوا کل حروفِ ہجاء اٹھائیس ہیں، ان میں تیرہ شمسیہ ہیں اور پندرہ قمریہ ہیں، حروف شمسیہ س، ش، ص، ض، ط، ظ، د، ذ، ز، ث، ت، ر، ن ہیں اور ان کے سوا باقی پندرہ قمریہ ہیں۔

فائدہ نمبر۲ : لام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تعریفی (۲) غیر تعریفی

تعریفی : وہ لام ہے جو کسی شئ کے متعین کرنے کے لئے آتا ہو۔ جیسے اَلرَّجُل (معین آدمی) میں لام، لامِ تعریفی ہے۔

غیر تعریفی : وہ لام ہے جو تعین شئ کے لئے نہ آتا ہو۔ جیسے هَـل، بَـل کے اندر لام اور اس کو لام ساکن بھی کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۳ : حروف شمسیہ، قمریہ کی وجہ تسمیہ: حروف شمسیہ کو شمسیہ اس لئے کہتے ہیں کہ جس طرح سورج کے نکلنے سے ستارے چھپ جاتے ہیں اس طرح ان کے آنے کے بعد لام تعریف مدغم ہوکر مابعد میں چھپ جاتا ہے، باعتبار قراءت جیسے اَلسَّمِیْعُ میں اور قمریہ کو قمریہ اس لئے کہتے ہیں کہ جس طرح چاند کے بعد ستارے نہیں چھپتے بلکہ چاند کے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی طرح حروفِ قمریہ کے آنے کے بعد لام تعریف مابعد میں نہیں چھپتا بلکہ ظاہر رہ کر نظر آتا ہے جیسے اَلْبَقَرَۃ میں۔

فائدہ نمبر۴: **اشکال**: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکم نمبر۲ میں را کی صورت میں ہم جنس کرنا اور ادغام دونوں واجب ہیں جیسے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا، اور بَلْ رَّفَعَهُ اللہ میں حالانکہ بَلْ رَانَ میں ادغام واجب نہیں۔

جواب : یہاں عدم وجوب کی وجہ یہ ہے کہ بعض قرآء کے نزدیک بَل پر سکتہ فرض ہے، اور فرض کا درجہ واجب سے اونچا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہاں فرض پر عمل کرتے ہوئے سکتہ کیا جاتا ہے اور واجب کو چھوڑ کر ادغام نہیں کیا جاتا (بہر حال یہاں سکتہ بھی درست ہے اور ادغام بھی)

...... قانون نمبر۱۲ ......

هر مضارع مشدد الاخر وقت دُخولِ جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم دراں سه وجه خواندن جائز است بشرطیکه مضموم العین نباشد ورنه دراں چهاروجه خواندن جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَحْمَرَّ کا قانون ہے، اس کے دو حکم

ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، دو شرطیں دونوں میں مشترک ہیں ایک میں اختلاف ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ مضارع کو تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احترازی مثال : لَمْ يَضْرِبْ

شرط نمبر۲ : کلمہ مجزوم ہو۔ (خواہ دخول حرف جازم کی وجہ سے یا امر حاضر معلوم بنانے کی وجہ سے) احترازی مثال : يَفِرُّ

شرط نمبر۳ : مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال : لَمْ يَمُدِّ

اتفاقی مثال : لَمْ يَفِرَّ کو لَمْ يَفِرَّ، لَمْ يَفِرِّ اور لَمْ يَفْرِرْ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ مضارع کو چار وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احترازی مثال : لَمْ يَنْصُرْ

شرط نمبر۲ : کلمہ مجزوم ہو۔ احترازی مثال : يَمُدُّ

شرط نمبر۳: مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو۔ احترازی مثال : لَمْ يَفِرَّ

اتفاقی مثال : لَمْ يَمُدَّ کو لَمْ يَمُدَّ ، لَمْ يَمُدِّ ، لَمْ يَمُدُّ ، لَمْ يَمْدُدْ چاروں طرح پڑھنا جائز ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

قوانین مثال

﴿...... قانون نمبر ۱......﴾

هرواو که واقع شود مقابله فاء کلمه مصدر یکه بروزن فِعۡلٌ یا فِعۡلَةٌ باشد، بشرطیکه مضارع معلومش نیز معلل باشد، کسره اش رانقل کرده بمابعد داده، آن را حذف کرده، عوضش تائے متحرکه در آخرش در آوردند وجوباً (بکلیه اقامة)

تشریحِ قانون : اس کا نام عِدَةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار شرطیں ہیں وجودی ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو بعد نقل حرکت بمابعد یا مع الحرکۃ عند المحققین حذف کرکے اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' لانا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : لِوَنٌ

شرط نمبر۲ : واو مصدر میں ہو۔

احترازی مثال: وِتۡرٌ، وِزۡرٌ کہ یہ دونوں اسم جامد ہیں۔

شرط نمبر۳ : مصدر بروزن فِعۡلٌ یا فِعۡلَةٌ ہو۔

احترازی مثال :وَصۡلٌ، وِصَالٌ

شرط نمبر۴ : اس کے مضارع معلوم میں بھی تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : وِسۡمٌ ،اس کا مضارع معلوم یَوۡسُمُ بغیر تعلیل کے ہے۔

اتفاقی مثال : عِدَةٌ ،اصل میں وِعْدٌ تھا۔

فائدہ : بعض کہتے ہیں کہ یہ قانون فِعْلَةٌ پر جاری ہوتا ہے جوازاً جیسے وِجْهَةٌ کو جِهَةٌ پڑھنا، لیکن محققین اس کے منکر ہیں اور جِهَةٌ کو اسم جامد قرار دیتے ہیں۔

﴿...... قانون نمبر۲ ......﴾

در مصدر، حرف یکه بجز التقائے تنوین بیقتد، عوضش تاء متحرکه در آخرش درآرند وجوباً، مگر لُغَةٌ و مِاَئَةٌ شاذاند۔

تشریحِ قانون: اس کا نام اِقَامَةٌ وَ اِسْتِقَامَةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف محذوف کے عوض کلمہ کے آخر میں تاء زائدہ لانا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : حرف محذوف مصدر میں ہو۔ احترازی مثال : دَمٌ، یَدٌ، قُلْ

شرط نمبر۲ : یہ حذف التقائے تنوین کی وجہ سے نہ ہو۔ احترازی مثال : هُدًى

اتفاقی مثال : اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ، اصل میں اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ تھے، واو کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے تبدیل کیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو حذف کیا اور اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی، لہٰذا اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ بنے۔

﴿فوائدِ قانون نمبر۲﴾

فائدہ نمبر۱ : اشکال : اس قانون کی شرط ثانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون لُغَةٌ، مِائَةٌ میں جاری نہ ہوگا اس لئے کہ اس میں حرف محذوف التقائے تنوین کی وجہ سے ہے، بایں طور کہ اصل میں لُغَوٌ، مِاءَیٌ تھے، قال باع کے قانون سے واو، یاء کو الف سے بدل

دیا پھر الف اور تنوین میں التقائے ساکنین ہوا، جس کی وجہ سے الف کو حذف کر کے لُغاً، مِئاً ہوا، پھر آخر میں اس حرفِ محذوف کے بدلے تاء لائی، تو لُغَةٌ، مِائَةٌ بنے۔

جواب : اس کا یہ ہے کہ یہ شاذ ہے۔

فائدہ نمبر۲ : یہ قانون تَجْرِبَةٌ ،تَسْمِيَةٌ،تَسْئَلَةٌ،تَرْمِيَةٌ،تَعْزِيَةٌ وغیرہ میں بھی جاری ہے، یہ اصل میں تَجْرِيْبٌ،تَسْمِيْيٌ،تَسْئِيْلٌ،تَرْمِيْيٌ،تَعْزِيْيٌ تھے یاء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی۔

﴿...... قانون نمبر۳ ......﴾

هر واو ساکن مظهر غیر واقع مقابله فاء کلمه بابِ افتعال ما قبلش مکسور، آں و اور ابیا بدل کنند وجوباً بشرطیکه باعث تحریکش موجود نبا شد.

تشریحِ قانون : اس کا نام مِيْعَادٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو ساکن ہو۔ احترازی مثال : عِوَضٌ، حِوَلٌ

شرط نمبر۲ : واو مظہر ہو۔ (یعنی مشدد نہ ہو)

احترازی مثال : اِجْلِوَّاذٌ (کہ یہاں مدغم ہے)

شرط نمبر۳ : واو کا ما قبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ

شرط نمبر۴ : واو فاء افتعال کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : اِوْتَقَدَ

شرط نمبر۵ : واو کی حرکت کے لئے کوئی سبب نہ ہو۔

احترازی مثال : اِوُزَزَةٌ (کہ یہاں دو زاء ہیں متجانسین کے قانون سے جب اس میں ادغام کیا تو واو کو متحرک کریں گے لہٰذا اس واو کو یاء سے تبدیل نہیں کیا جائے گا)۔

اتفاقی مثال : مِیْعَادٌ ، اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔

﴿...... قانون نمبر۴ ......﴾

ہر دالِ ساکن کہ ما بعدش تاء متحرکہ غیر تائے افتعال باشد، آں را تاء کردہ، در تاء ادغام می کنند وجوباً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام وَعَدتُّ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ دال کو تاء کرکے تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : دال ساکن ہو۔ احترازی مثال : وَعَدَتَا

شرط نمبر۲ : دال کے بعد تاء متحرکہ ہو۔ احترازی مثال : وَعَدْنَ

شرط نمبر۳ : یہ تاء، تاء افتعال نہ ہو۔ احترازی مثال : اِدْتَغَمَ

اتفاقی مثال : وَعَدتُّ، اصل میں وَعَدْتَ تھا۔

﴿...... قانون نمبر۵ ......﴾

ہر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ و ما بعدش دیگر واو متحرکہ نباشد، یا مضموم مخفف بحرکۃ لازمی کہ مقابلہ عین کلمہ سوائے مضارع باشد، ہمزہ می شود جوازاً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام أُعِدَ اِشَاحٌ اور قُؤُلَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور شرطوں کی دو جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کی تین اور دوسری کی پانچ شرطیں ہیں ،ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں :

شرط نمبر۱ :واو مضموم یا مکسور ہو۔احترازی مثال :وَعَدَ

شرط نمبر۲ : اول کلمہ میں ہو۔احترازی مثال :قُوِلَ، دَلُوٌ

شرط نمبر۳ :واو کے بعد دوسری واو متحرک نہ ہو۔احترازی مثال :وُوِرَ، وُوَيْعِدٌ

اتفاقی مثال : أُعِدَ، اِشَاحٌ اصل میں وُعِدَ وِشَاحٌ تھے۔

دوسری جماعت کی شرطیں :

شرط نمبر۱ : واو مضموم ہو۔احترازی مثال : قُوِلَ

شرط نمبر۲ : واو مضموم مخفف ہو (یعنی مشدد نہ ہو)۔احترازی مثال : تَقَوُّلاً

شرط نمبر۳ : مضموم بحرکت لازمی ہو۔احترازی مثال :رَاوُوْنَ(اصل میں رَاوِيُوْنَ تھا)

شرط نمبر۴ : عین کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال :دَلُوٌ، وُعِدَ

شرط نمبر۵ : مضارع میں نہ ہو۔احترازی مثال : يَقُوْلُ

اتفاقی مثال : قَؤُلَ،اصل میں قَوُلَ تھا۔(فعل تعجب کا صیغہ ہے)

﴿فوائدِ قانون نمبر۵﴾

فائدہ نمبر۱ : اَحَدٌ، اَنَاةٌ جو اصل میں وَحَدٌ، وَنَاةٌ ہے،اس قانون کا جاری ہونا شاذ ہے۔

فائدہ نمبر۲ : أُولیٰ، جو اصل میں وُولیٰ تھا، اس میں یہ قانون وجوبی طور پر جاری ہے، باقی میں جوازی ہے، شافیہ میں لکھا ہے کہ وجوب کی وجہ یہ ہے کہ اس کو أُوَلُ (جو کہ أُولیٰ کی جمع ہے) پر حمل کیا گیا ہے، لیکن اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ أُولیٰ مفرد ہے اور أُوَلُ جمع ہے اور مفرد، جمع کے اعتبار سے اصل ہوتا ہے، لہٰذا اس سے حمل الاصل علی الفرع لازم آیا جو درست نہیں۔

جواب : أُولیٰ میں الف مقصورہ علامت تانیث ہے، اور أُوَلُ اس سے خالی ہے، لہٰذا یہاں مؤنث کا حمل ہوا مذکر پر، اور مذکر اصل ہے مؤنث کے لئے۔

فائدہ نمبر۳ : أُقِّتَتْ جو قرآن میں ہے۔ اصل میں وُقِّتَتْ تھا، اس میں بھی یہی قانون جاری ہے۔

فائدہ نمبر۴ : تُجَاهٌ، تُرَاثٌ، تُقَاةٌ، تَقْوٰی اصل میں وُجَاهٌ، وُرَاثٌ، وَقَاةٌ، وَقْيیٰ تھے۔ ان میں واو بجائے ہمزہ خلافِ قیاس تاء سے بدل دیا ہے۔

تنبیہ : یہ قانون ارشاد الصرف میں ناقص ہے۔

﴿...... قانون نمبر ٦ ......﴾

هر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ يا كه ماضی اونه يافته شده باشد، يا مضارع معلومش بروزنِ يَفْعِلُ باشد، درمضارع معلوم اوفاء كلمه راحذف كنند وجوباً، وازباب فَعِلَ يَفْعَلُ دردوباب وَسِعَ يَسَعُ و وَطِئَ يَطَئُ نيز۔

تشریحِ قانون : اس کا نام یَعِدُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : باب مثال واوی ہو۔ احترازی مثال : یَیْسِرُ (مثال یائی ہے)

شرط نمبر۲ : ان تینوں چیزوں میں سے کوئی ایک ہو، یعنی یا تو یہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے باب سے ہو یا اس کی ماضی مستعمل نہ ہو یا مستعمل ہو تو کثیر نہ ہو یا اس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال : یَوْجَلُ، یَوْسُمُ

اتفاقی مثال : یَضَعُ، یَذَرُ، یَدَعُ، یَعِدُ اصل میں یَوْضَعُ، یَوْذَرُ، یَوْدَعُ، یَوْعِدُ تھے۔

تنبیہ۱ : یَوْذَرُ، یَوْدَعُ دونوں کی ماضی وَذِرَ، وَدِعَ بہت کم ملتی ہے۔

تنبیہ۲ : عَلِمَ یَعْلَمُ کے صرف دو بابوں (یعنی یَسَعُ، یَطَأُ) میں یہ قانون جاری ہے، انکے سوا دوسروں میں جاری نہیں۔

تنبیہ۳ : علم الصیغہ میں شرط نمبر۲ یہ ہے کہ علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ یا ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو۔

﴿...... قانون نمبر۷ ......﴾

دو واو متحرك جمع شوند در اول كلمه، واو اولیٰ را به همزه بدل كنند وجوباً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اَوَاعِدُ، اُوَیْعِدُ، اُوَیْعِدَةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو اول کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : دونوں واو متحرک ہوں۔ احترازی مثال : وُوْعِدَ

شرط نمبر۲ : دونوں اول کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : قَوِوَ

اتفاقی مثال : اَوَاعِدُ، اُوَيْعِدٌ، اُوَيْعِدَةٌ اصل میں وَوَاعِدُ، وُوَيْعِدٌ، وُوَيْعِدَةٌ تھے۔

فائدہ : اُوَلٌ جو اصل میں وُوَلٌ تھا، اس میں یہ قانون جاری ہے، اور بعض نے کہا کہ اُولٰی، جو اصل میں وُولٰی تھا اس میں بھی یہ قانون جاری ہے، اس وجہ سے کہ جب واو ثانی ساکن غیر منقلب ہو تو اس میں بھی یہ قانون جاری ہوتا ہے، اور جو یہ قانون جاری نہیں فرماتے وہ واو کو حملاً عَلَی الْاُوَلِ کی وجہ سے وجوبی طور پر ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں (کما ذکر)

﴿...... قانون نمبر۸ ......﴾

ھر باب مثال واوی ازباب عَلِمَ يَعْلَمُ كه غير محذوف الفاء باشد، در مضارع معلوم او سوائے اصل سه وجه خواندن جائز اند، چنانچه در يَوْجَلُ، يَاجَلُ يَيْجَلُ يِيْجَلُ خواندن جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام يَاجَلُ يَيْجَلُ يِيْجَلُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہیں پڑھنا جائز ہیں۔

شرط نمبر۱ : باب مثال واوی ہو۔ احترازی مثال : يَيْبَسُ

شرط نمبر۲ : باب عَلِمَ يَعْلَمُ سے ہو۔ احترازی مثال : يَوْسُمُ، يَعِدُ

شرط نمبر۳ : اس کا فاءِ کلمہ محذوف بھی نہ ہو۔ احترازی مثال : یَسَعُ، یَطَئُ

اتفاقی مثال : یَوْجَلُ کو یَاجَلُ یِیْجَلُ اور یِیْجَلُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر۹﴾

فائدہ نمبر۱ : جو اسم اَفْعَلُ کے وزن پر ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اَفْعَلُ اِسْمِیٌ (۲) اَفْعَلُ تَفْضِیْلِیٌ (۳) اَفْعَلُ صِفَتِیٌ

(۱) اَفْعَلُ اِسْمِیٌ : وہ اَفْعَلُ ہے، جو صرف ذات پر دلالت کرتا ہو، یعنی ہمیشہ کسی کا نام ہو جیسے

اَحْمَدُ، اَحْسَنُ، اَجْمَلُ وغیرہ جب کسی کے نام ہوں۔

(۲) اَفْعَلُ تَفْضِیْلِیٌ : وہ اَفْعَلُ ہے، جو دوسرے کے مقابلہ میں ذات کے اندر مصدری معنی کی زیادتی بتاتا ہو جیسے اَضْرَبُ (وہ ذات جس میں ضَرْب (مارنا) دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہو)

(۳) اَفْعَلُ صِفَتِیٌ : وہ اَفْعَلُ ہے، جو ذات کے ساتھ ساتھ صفت کے معنی میں بھی دلالت کرتا ہو جیسے اَحْمَرُ (سرخ آدمی)۔

فائدہ نمبر۲ : اَفْعَلُ تفضیلی کی مؤنث فُعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَضْرَبُ کی مؤنث ضُرْبیٰ ہے اَفْعَلُ صفتی کی مؤنث فَعْلَآءُ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَحْمَرُ کی مؤنث حَمْرَآءُ ہے۔

فائدہ نمبر۳ : ہر اسم جو فُعْلیٰ کے وزن پر ہو، اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فُعْلیٰ اِسْمِیٌ (۲) فُعْلیٰ تَفْضِیْلِیٌ (۳) فُعْلیٰ صِفَتِیٌ

(۱) فُعْلیٰ اِسْمِیٌ : جیسے دُنْیا

(۲) فُعْلیٰ تَفْضِیْلِیٌ : جو اَفْعَلُ تفضیلی کی مؤنث ہے جیسے ضُرْبیٰ

(۳) فُعْلیٰ صِفَتِیْ : جیسے حُبْلیٰ ، طُوْبیٰ

فائدہ نمبر۴ : جو اسم فَعْلَآءُ کے وزن پر ہو، اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) فَعْلَآءُ اِسْمِیْ : جیسے صَحْرَآءُ

(۲) فَعْلَآءُ صِفَتِیْ: جیسے حَمْرَآءُ (سرخ عورت)

﴿...... قانون نمبر۹ ......﴾

ھر یائے ساکن مظھر غیر واقع مقابله فاء کلمه باب افتعال ما قبلش مضموم، آں را بواو بدل کنند وجوباً بشرطیکه در جمع اَفْعَلُ، فَعْلَآءُ صفتی و فُعْلیٰ صفتی نباشد، و در اسمِ مفعول ثلاثی مجرد اجوفِ یایی هم نباشد و اگر باشد ضمه ماقبلش را بکسره بدل کنند وجوباً.

تشریحِ قانون : اس کا نام یُوْسَرُ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، حکم اول کے لئے سات شرطیں ہیں، ناقص اور حکم دوم کے لئے تین شرطیں ہیں، کامل۔

حکم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : یاء ساکنہ ہو۔ احترازی مثال :مُیَسِّرٌ، بُیِعَ

شرط نمبر۲ : مظہر ہو (یعنی مشدد نہ ہو)۔ احترازی مثال : زُیِّنَ، مُیِّزَ

شرط نمبر۳ : یاء کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال : بَیْعٌ ، بِیْعٌ

شرط نمبر۴ : یاء فاء افتعال کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : اُیْتُسِرَ

شرط نمبر۵ : یاء اَفْعَلُ فَعْلَآءُ صفتی کی جمع میں نہ ہو۔

احترازی مثال : بُیْضٌ کہ یہ اَبْیَضُ بَیْضَآءُ کی جمع ہے۔

شرط نمبر۶ : یاء فُعْلیٰ صفتی میں نہ ہو۔ احترازی مثال : حُیْکیٰ

شرط نمبر۷ : یہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔

احترازی مثال : مَبْیُوْعٌ

اتفاقی مثال : یُوْسَرُ، اصل میں یُیْسَرُ تھا۔

حکم نمبر۲ : یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : یاء اَفْعَلُ فَعْلَآءُ صفتی کی جمع میں ہو۔ احترازی مثال : یُیْسَرُ

اتفاقی مثال : بِیْضٌ، اصل میں بُیْضٌ تھا۔

شرط نمبر۲ : یاء فُعْلیٰ صفتی میں ہو۔ احترازی مثال : یُیْسَرُ

اتفاقی مثال : حِیْکیٰ، اصل میں حُیْکیٰ تھا۔

شرط نمبر۳ : یاء اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں ہو۔

احترازی مثال : یُیْسَرُ

اتفاقی مثال : مَبِیْعٌ ، اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ (ضِیْزیٰ، حِیْکیٰ کی طرح ہے)

☆☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قوانینِ اجوف

﴿...... قانون نمبرا......﴾

ھر واو، یا متحرك بحرکت لازمی که ماقبلش مفتوح باشد، از آں یك کلمه بالف مبدل شود وجوبًا، بشرطیکه آن واو، یاء مقابله فاء کلمه و عین کلمه ناقص و در حکم عین ناقص نه باشد، و مابعدش مده زائده که لازم بود تحقق و سکون او سوائے مفید برائے معنیٰ و حرف تثنیه و الف جمع مؤنث سالم، یائی نسبت و نون تاکید نه باشد، و آں کلمه بروزن فَعَلَانٌ و فَعَلیٰ و بمعنی آں کلمه که در آں تعلیل نیست نه باشد و مقابله عین کله بدل از حرف صحیح نباشد و مقابله عین ملحق نباشد و مقابله عین در فعل غیر متصرف نباشد۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قَالَ بَاعَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور اٹھارہ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا : واو، یاء متحرک ہوں۔ **احترازی مثال :** قَوۡلَ، بَیۡعَ

شرط نمبر۲ : واو، یاء کی حرکت لازمی ہو۔

احترازی مثال : لَوِ اسۡتَطَعۡنَا یہاں واو کی حرکت عارضی ہے۔

شرط نمبر۳ : ماقبل اس کا مفتوح ہو۔ احترازی مثال : قُوِلَ، بُیِعَ

شرط نمبر۴ : ماقبل مفتوح اور واو، یاء ایک کلمہ میں ہوں۔

احترازی مثال : سَیَقُوْلُ، یہاں سین الگ کلمہ ہے اور یَقُوْلُ الگ ہے، عَبَسَ وَتَوَلّٰی میں عَبَسَ الگ ہے اور وَ تَوَلّٰی الگ ہے۔

شرط نمبر۵ : فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : تَوَاعَدَ، تَیَسَّرَ

شرط نمبر۶ : ناقص کے عین حقیقی کے مقابلہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوِوَ، حَیِیَ

شرط نمبر۷ : ناقص کے عین حکمی کے مقابلہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : اِرْعَوَوَ بروزن اِفْعَلَلَ

اس میں لام اول حقیقت میں لام کلمہ ہے اور لام ثانی زائد ہے، لیکن اس لام اول کو حکماً عین کلمہ بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس کے بعد دوسرا لام موجود ہے جسکی وجہ سے لام اول مثل عین درمیان میں واقع ہوا۔

شرط نمبر۸ : واو، یاء کے بعد مدہ زائدہ لازم السکون والثبوت بغیر فائدہ کے نہ ہو۔

احترازی مثال : بَیَاضٌ، سَوَادٌ، طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ اگر فائدہ کے لئے ہے تو حکم جاری ہوگا، جیسے دَعَوْا، اصل میں دَعَوُوْا تھا، یہاں مدہ جمع کے لئے لائی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مدہ زائدہ نہ ہو تو بھی حکم جاری ہوگا، لیکن اس کی مثال نہیں پائی گئی۔

شرط نمبر۹ : واو، یاء کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوَانِ، عَصَوَیْنِ، رَحَیَانِ، رَحَیَیْنِ

شرط نمبر۱۰ : واو، یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوَاتٌ، رَحَیَاتٌ

شرط نمبر ۱۱ : واو، یاء کے بعد یائے نسبت بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوِیٌّ، رَحَیِیٌّ

شرط نمبر ۱۲ : واو، یاء کے بعد نون تاکید بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : اِخْشَیَنَّ، لِتُدْعَوُنَّ

شرط نمبر ۱۳ : جس کلمہ میں واو، یاء ہو وہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال : حَیَوَانٌ

شرط نمبر ۱۴ : یہ کلمہ بروزن فَعَلیٰ بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : حَیَدیٰ، صَوَریٰ

شرط نمبر ۱۵ : یہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوئی ہو۔

احترازی مثال: عَوِرَ، صَیِدَ یہ بمعنی اِعْوَرَّ اور اِصْیَدَّ ہیں۔

شرط نمبر ۱۶ : یہ واو، یاء عین کلمہ صحیح سے نہ بدلا ہو۔

احترازی مثال : شَیَرَ اصل میں شَجَرَ تھا، یاء جیم سے بدلی ہوئی ہے۔

شرط نمبر ۱۷ : یہ واو، یاء عین کلمہ ملحق کے مقابلہ میں بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوَلُوْلٌ، بَیَعُوْعٌ، ان کو قَرَبُوْسٌ (گوشہ زین) کے ساتھ ملحق کیا ہے۔

شرط نمبر ۱۸ : یہ واو، یاء فعل تعجب (غیر متصرف) کے عین کے مقابلہ میں بھی نہ ہو۔

احترازی مثال: قَوَّلَ

اتفاقی مثال : افعال میں قَالَ بَاعَ، اصل میں قَوَلَ، بَیَعَ تھے، اور اسماء میں اٰبٌ، نَابٌ اصل میں اَوَبٌ، نَیَبٌ تھے۔

﴿فوائدِ قانون نمبر۱﴾

فائدہ نمبر۱ : نوادرالاصول کی تحریر کے مطابق عارضی حرکت تین وجہ سے آتی ہے:

(۱) اجتماع ساکنین کی وجہ سے جیسے لَوِا سْتَطَعْنَا میں واو کی حرکت۔

(۲) ادغام کی وجہ سے جیسے خِصَّمَ میں خاء کی حرکت۔

(۳) متابعت کی وجہ سے جیسے بَیَضَاتٍ تابع تَمَرَات ہوکر یاء کو حرکت دی۔

عارضی حرکت کی ایک چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کو دوسرے حروف سے منتقل کیا جائے۔ جیسے حَوَبَ، جَیَلَ اصل میں حَوْأَبَ، جَیْئَلَ تھے، ہمزہ کی حرکت واو، یاء کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا بقانون یَسَلُ۔

فائدہ نمبر۲ : ہر وہ اسم جو فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو، جب اس کا الف تاء کے ساتھ جمع ہو تو اس کے عین کو فتحہ دیا جاتا ہے جیسے تَمْرَةٌ کی جمع تَمَرَاتٌ، نَخْلَةٌ کی جمع نَخَلَاتٌ، رَكْعَةٌ کی جمع رَكَعَاتٌ اور سَجْدَةٌ کی جمع سَجَدَاتٌ۔ البتہ جو اسم اس وزن میں آکر صفت یا مضاعف یا اجوف ہو تو اس کا سکون باقی رہتا ہے۔ جیسے عَبْلَةٌ کی جمع عَبْلَاتٌ، ضَخْمَةٌ کی جمع ضَخْمَاتٌ، جَدَّةٌ کی جمع جَدَّاتٌ، بَيْضَةٌ کی جمع بَيْضَاتٌ، جَوْزَةٌ کی جمع جَوْزَاتٌ.

لیکن اشمونی میں معتل العین کی دو قسمیں بتائی ہیں:

(۱) ایک وہ کہ ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو جیسے تَارَةٌ، دُوْلَةٌ، دِيْمَةٌ ان میں عین کلمہ اپنے حال پر رہے گا، ان کی جمع تَارَاتٌ، دُوْلَاتٌ، دِيْمَاتٌ آئیں گے۔

(۲) دوسری وہ کہ ماقبل مفتوح ہو، جیسے جَوْزَةٌ، بَيْضَةٌ

اس قسم میں دو لغتیں ہیں :

(۱) لغت ہذیل یہ ہے کہ ماقبل کا تابع ہوگا، یعنی عین پر فتحہ پڑھا جائے گا۔

(۲) لغت غیر ہذیل کے نزدیک سکون باقی رہے گا۔

اور المنجد میں ہے کہ جب مفرد فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ کے وزن میں ہو تو اس میں تین طریقے جائز ہیں: (۱) ماقبل کا تابع کرنا (۲) فتحہ پڑھنا (۳) ساکن رکھنا لہٰذا کِسْرَةٌ کی جمع کِسِرَاتٌ، کِسَرَاتٌ، کِسْرَاتٌ اور حُجْرَةٌ کی جمع حُجُرَاتٌ، حُجَرَاتٌ، حُجْرَاتٌ تینوں طرح پڑھنا درست ہے۔

تنبیہ: بعض کے نزدیک مثل تَمَرَاتٌ میں بھی سکون عین تخفیفاً جائز ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے بھی۔

فائدہ نمبر۳ : بعض نے کہا ہے کہ یاء میں تحرک شرط نہیں، بلکہ ہر یاء (ساکنہ ہو یا متحرکہ) ماقبل مفتوح الف سے بدلی جائے گی، اگرچہ یہ یاء تثنیہ کی کیوں نہ ہو۔ اس وجہ سے محققین کے نزدیک اِنَّ ھٰذَانِ لَسٰحِرَانِ، اس قبیل سے ہے کہ ھٰذَانِ اصل میں ھٰذَیْنِ تھا، یاء ماقبل مفتوح، یہ الف سے تبدیل ہو کر ھٰذَانِ بنا۔

فائدہ نمبر۴ : ناقص کے عین پر قانون نہ لگنے کی وجہ عام طور پر یہ بتائی جاتی ہے کہ اگر جاری ہو تو اس میں دو اعلال جمع ہو جائیں گے، اور اجتماع اعلالین جائز نہیں۔

اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ قُلْنَ، دَاعٍ میں تو تین اعلال جمع ہیں، لہٰذا عدم جواز کا کیا مطلب؟ جواب اس کا یہ ہے کہ اجتماع اعلالین اس وقت ممنوع ہے جبکہ دو حروف اصلیہ میں ہو اور پے در پے ہو، اگر ایک حرف اصلی میں ہے یا زائد میں ہے یا دو حروف میں ہے ایک اصلی ہے دوسرا زائد، تو یہ اجتماع جائز ہے، قُلْنَ دَاعٍ میں اس طرح اجتماع ہے اس لئے جائز ہے۔

فائدہ نمبر۵ : یہ قانون اس فعل کے مصدر پر بھی نہیں لگتا، جس کا فاعل اَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔ جیسے حَوِلَ، اس کا فاعل اَحْوَلُ بروزن اَفْعَلُ ہے۔ اس قسم کے چونکہ

(۵۴) افعال میں سے دس (۱۰) ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) سَوِلَ (۲) عَوِرَ (۳) عَيِنَ (۴) حَوِلَ

(۵) سَوِدَ (۶) حَوِصَ (۷) خَوِفَ (۸) خَيِفَ

(۹) خَيِصَ (۱۰) خَيِفَ عین کلمہ پر فتحہ بھی لگا دیا تاکہ مصدر بھی ظاہر ہو جائے

فائدہ نمبر ۶ : شرط نمبر ۱۵ حقیقت میں واوی کے لئے ہے، یائی میں قانون جاری ہوتا ہے جیسے اِبْتَاعُوْا، اِسْتَافُوْ، اِمْتَازُوْا بمعنی تَبَايَعُوْا، تَسَاوَفُوْا، تَمَايَزُوْا ہے۔

فائدہ نمبر ۷ : شرط نمبر ۱۶ میں اگر لام مبدل ہو تو قانون جاری ہوگا جیسے دَسّٰهَا، اصل میں دَسَّسَ تھا، سین ثالث کو حرف علت سے تبدیل کر کے اس کو الف سے بدل دیا، دَسّٰهَا بنا۔ اس طرح اَمْلٰى، تَلَظّٰى، يَتَمَطّٰى، تَصَدّٰى بھی ہیں ان کے اصل اَمْلَلَ، تَلَظَّظَ، يَتَمَطَّطَ، تَصَدَّدَ ہیں۔ اسی طرح شاعر کے درج ذیل شعر میں، رَبَّا اصل میں رَبَّبَ ہے۔

فَمُوْسَى الَّذِىْ رَبَّاهُ جِبْرِيْلُ كَافِرٌ
وَمُوْسَى الَّذِىْ رَبَّاهُ فِرْعَوْنُ مُرْسَلٌ

فائدہ نمبر ۸ : اس قانون سے بہت سے کلمات مستثنیٰ ہیں یعنی ان میں شرائط قانون کے وجود کے ہوتے ہوئے قانون جاری نہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ حَوَكَةٌ، خَوَنَةٌ، جَوَرَةٌ، زَوَقَةٌ، رَوَحٌ، غَيَبٌ، عَفَوٌ، هَبَوَةٌ، قَوَوَةٌ، رَوَشٌ، زَيَلٌ، حَيَرَ.

فائدہ نمبر ۹ : اگر واو، یاء، لام ملحق ہے تو قانون جاری ہوگا۔ جیسے قَلْسٰى ملحق بَدَحْرَجَ، اصل میں قَلْسَوَ تھا۔

اسی طرح فعل غیر متصرف کے لام میں بھی قانون جاری ہوگا جیسے مَا آرْمَاهُ، مَا اَدْعَاهُ، اصل میں اَرْمَيَهُ، اَدْعَوَهُ تھے۔

فائدہ نمبر ۱۰ : عَوِرَ بمعنی کور چشم (بھینگا) صَیِدَ بمعنی کج گردن (ٹیڑھی گردن والا) یہاں یہ اشکال ہے کہ عَوِرَ اور صَیِدَ میں قانون اس وجہ سے جاری نہیں کہ اِعْوَرَّ، اِصْیَدَّ مزید فیہ کے معنی میں ہیں، اور چونکہ یہاں تعلیل نہیں تو انکی اتباع میں وہاں بھی تعلیل نہ ہوگی، حاصل یہ کہ یہاں مجرد کو مزید فیہ کا تابع بنایا گیا ہے۔ حالانکہ مزید فیہ کو تابع بنانا چاہئے، اس لئے کہ مجرد اصل ہے اور مزید فیہ فرع، اور فرع ہمیشہ اصل کے تابع ہوتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ الوان وعیوب اکثر باب افعلال، افعیلال کا خاصہ ہیں، اس معنی کے اعتبار سے گویا یہ اصل ہیں اور دوسرے ابواب خواہ مجرد کے کیوں نہ ہوں فرع ہیں لہٰذا اصل کا فرع کے تابع ہونا لازم نہیں آیا۔

فائدہ نمبر ۱۱ : فعل غیر متصرف، فعل تعجب اور ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کی ماضی تو کلام عرب میں مستعمل ہو، باقی گردانیں موجود ہی نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، قَوْلَ، نِیْعَ

اتقان میں لکھا ہے کہ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ، میں لات، اصل میں لَیْسَ ہے، یاء کو حرکت دے کر الف سے تبدیل کیا اور سین کو تاء سے بدل دیا، لَاتَ بنا۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۲﴾

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ

(۱) علی حدہ : وہ التقائے ساکنین ہے جس میں تین شرطیں پائی جاتی ہوں:

(۱) پہلا ساکن مدہ یا یاء تصغیر ہو۔

(۲) دوسرا ساکن مدغم ہو۔

(۳) وحدت کلمہ ہو، جیسے اِحْمَآرَّ، اُحْمُوْرٌ، حُوَیْصَّةٌ

(۲) علی غیر حدہ : وہ التقائے ساکنین ہے جس میں یہ شرطیں کُلًّا یا بعضاً

نہ ہوں اس اعتبار سے اس کی سات قسمیں بنتی ہیں:

(۱) جو مدہ نہ ہو، یعنی شرط اول مفقود ہو، جیسے یَـخِـصِّـمُـوْنَ ، اصل میں یَـخْتَـصِـمُوْنَ تھا، تاء کو صاد کر کے صاد میں مدغم کیا پھر خاء کو کسرہ دیا، تو یہاں ساکن اول یعنی خاء مدہ نہیں۔

(۲) ثانی مدغم نہ ہو، یعنی شرط ثانی مفقود ہو، جیسے قَالَنْ یہاں ثانی مدغم نہیں۔

(۳) وحدت کلمہ نہ ہو، یعنی شرط ثالث مفقود ہو، جیسے اِضْـرِبُـنَّ ، اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا۔ یہاں اِضْرِبُوْا الگ کلمہ ہے اور نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے۔

(۴) پہلی دونوں شرطیں مفقود ہوں، نہ اول مدہ ہو اور نہ ثانی مدغم ہو جیسے لَـمْ یَمُدُّ، لَمْ یَحْمَرَّ اصل میں یَمُدُّ، یَحْمَرُّ تھے۔ جب اس میں لَمْ جازمہ داخل ہوئی تو دوسری را بھی ساکن ہوئی، تو یہاں اجتماع ساکنین ہے لیکن پہلا ساکن (دال) مدہ نہیں، اور دوسرا ساکن (دال) مدغم نہیں۔ ہاں وحدۃ کلمہ ہے۔

(۵) شرط اول و ثالث مفقود ہوں، یعنی اول ساکن مدہ نہ ہو اور وحدت کلمہ بھی نہ ہو جیسے لِتُدْعَوُنَّ، اصل میں لِتُدْعَوُنَّ تھا۔

(۶) شرط ثانی و ثالث مفقود ہوں، یعنی ثانی مدغم نہ ہو اور وحدت کلمہ بھی نہ ہو جیسے اِضْرِبُو الْقَوْمَ.

(۷) تینوں شرطیں مفقود ہوں، یعنی اول ساکن مدہ نہ ہو، ثانی مدغم نہ ہو، وحدت کلمہ نہ ہو جیسے قُلِ الْحَقُّ حاصل یہ کہ علی حدہ کی ایک قسم ہے اور علی غیر حدہ کی سات قسمیں ہیں۔

التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہ و غیر حدہ، علی

حده آن که ساکن اول مده، یا یائے تصغیر و ساکنِ ثانی مدغم و وحدت کلمه باشد، و ما سوائے او علی غیر حده است و حکم علی حده خواندن ساکنین است مطلقاً و حکم علی غیر حده خواندن ساکنین است در حالت وقف، و نه خواندن ساکنین در حالت غیر وقف، پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مده یا نون خفیفه باشد حذف کرده می شود اتفاقاً، سوائے سه جادر اجوف یعنی مصدر باب افعال و استفعال و اسم مفعول چراکه دریں جا اختلاف است، بعض صرفیاں اولیٰ را حذف می کنند، و بعض ثانی را، و اگر ساکن اول مده یا نون خفیفه نه باشد، حرکت داده شود ساکنے که در آخر کلمه است، و اگر در آخر نباشد اول را کسره در تحریك ساکن اصل است و غیر او بسبب عارضی۔

تشریحِ قانون : اس کا نام التقائے ساکنین کا قانون ہے، اس کے کل پانچ حکم ہیں، پہلا حکم علی حده کے لئے اور باقی چار علی غیر حده کے لئے، حکم اول کے لئے ایک شرط ہے، دوسرے کے لئے دو شرطیں، تیسرے کے لئے تین شرطیں، چوتھے اور پانچویں کے لئے چار چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہر حال میں ساکنین کا پڑھنا واجب ہے، خواہ حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی۔

شرط : التقائے ساکنین علی حده ہو۔ احترازی مثال : اِضْرِبُوا الْقَوْمَ

اتفاقی مثال : اِحْمَآرَّ، اُحْمُوْرَّ، خُوَيْصَّةٌ

حکم دوم : یہ ہے کہ حالت وقف میں دونوں کا پڑھنا واجب ہے، اور غیر وقف میں نہیں۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمَارٌ، ضَالٌّ.

شرط نمبر ۲ : دوسرا ساکن وقف کی وجہ سے ہو۔

احترازی مثال : لَمْ یَقُلْ ، اصل میں لَمْ یَقُوْلُ تھا، دوسرا ساکن لَمْ جازمہ کی وجہ سے آیا۔

اتفاقی مثال : عَلِیْم، حَکِیْم، نَسْتَعِیْنُ حالت وقف میں۔

حکم سوم : یہ ہے کہ ساکن اول کو حذف کرنا واجب ہے اتفاقاً، مگر تین جگہوں میں حذف اول میں اتفاق نہیں، بعض اول کو حذف مانتے ہیں اور بعض ثانی کو۔ وہ تین جگہیں یہ ہیں:

(۱) مصدر باب اِفْعَال جیسے اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا۔

(۲) مصدر باب اِسْتِفْعَال جیسے اِسْتِقَامَۃٌ، اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔

(۳) اسم مفعول اجوف جیسے مَقُوْلٌ، بروزن مَفُعْلٌ یا مَفُوْلٌ، اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔

جو حضرات علامت مصدر یا مفعول کو ترجیح دیتے ہیں وہ اصلی کلمہ کے حرف علت کو حذف کر دیتے ہیں، اور جو حرف اصلی کو علامت پر ترجیح دیتے ہیں وہ علامت کو حذف کر دیتے ہیں۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمآرٌّ، ضَالٌّ.

شرط نمبر ۲ : ثانی ساکن وقف کی وجہ سے نہ ہو۔

احترازی مثال : عَلِیْم، حَکِیْم

شرط نمبر۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو۔

احترازی مثال : يَخِصِّمُوْنَ، قُلِ الحَقُّ

اتفاقی مثال : قُلُنَ ،اصل میں قَالُنَ تھا،ساکن اول کو حذف کیا تو قَلُنَ بنا پھر قُلُنَ کے قانون سے قُلُنَ بنا اور لَاَ تُهِيْنَ الفَقِيْرَ ،اصل میں لاَ تُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْرَ تھا۔

حکم چہارم : یہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے جو کلمہ کے آخر میں ہو اس کو مطلق حرکت دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : علی غیر حدہ ہو۔احترازی مثال : اِحُمآرَّ، ضَالٌّ

شرط نمبر۲ : ثانی ساکن وقف کی وجہ سے نہ ہو۔

احترازی مثال : عَلِيْم، حَكِيْم

شرط نمبر۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔

احترازی مثال : قُلُنَ، لا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ

شرط نمبر۴ : کوئی ایک ساکن کلمہ کے آخر میں ہو۔

احترازی مثال : يَخِصِّمُوْنَ ،یہاں دونوں ساکن درمیان میں ہیں۔

اتفاقی مثال : پہلا ساکن آخر میں ہو، جیسے لَوِ سْتَطَعْنَا، قُلِ الْحَقُّ یا دوسرا ساکن آخر میں ہو جیسے لَمْ يَحْمَرَّ

حکم پنجم : یہ ہے کہ پہلے ساکن کو صرف کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : علی غیر حدہ ہو۔احترازی مثال : اِحُمآرَّ، ضَآلٌّ

شرط نمبر۲ : ثانی ساکن وقف سے نہ آیا ہو۔احترازی مثال : عَلِيْم، حَكِيْم

شرط نمبر۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔

احترازی مثال : قُلُنَ، لَاتُهِيْنَ الْفَقِيْرَ

شرط نمبر۴ : کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو۔

احترازی مثال: قُلِ الْحق، لَمْ یَحْمَرَّ

اتفاقی مثال : یَخِصِّمُوْنَ، اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا، یہاں خاء میں کسرہ پڑھنا واجب ہے، لیکن یہ وجوب اس وقت ہے جبکہ تاء کی حرکت کو خاء کی طرف منتقل نہ کیا جائے، ورنہ واجب نہیں۔

﴿فوائد قانون نمبر۲﴾

فائدہ نمبر۱: اس قانون کا حکم سوم کہ ساکن اول کا حذف واجب ہے، پانچ مقامات کے سوا ہر جگہ جاری ہوگا، ان پانچ مواضع میں کسی مانع اور عارضہ کی وجہ سے جاری نہیں ہوتا، وہ مواضع یہ ہیں:

(۱) اِضْـرِبـآنِّ، تثنیہ امر حاضر معلوم مؤکد بنون تاکید ثقیلہ، یہاں واحد مذکر کے ساتھ التباس سے بچنے کے لئے جاری نہیں ہوا۔ اسی طرح اِضْرِبْنَآنِّ بھی ہے، تاکہ اجتماع نونات جس سے بچنے کے لئے الف لایا ہے اس میں واقع نہ ہو جائے۔

(۲) جب ہمزہ وصلی مفتوح پر ہمزہ استفہام داخل ہو جائے جیسے آلْـحَسَـنُ قَـائِـمٌ، آلْاٰنَ جِئْتَ، عارضہ یہ ہے کہ اگر الف کو حذف کیا جائے تو اشتباہ ہوگا کہ جملہ استفہامیہ یا غیر استفہامیہ، اس اشتباہ سے بچنے کی وجہ سے ثقل کو برداشت کر کے الف کو باقی رکھا۔

(۳) وَاللّٰہِ میں واو قسم کے عوض ہے جب ھا تنبیہ لائی جائے اور وَاللّٰہِ کی جگہ ھَا اللّٰہِ پڑھا جائے، تو یہاں الف کو حذف نہیں کیا جائے گا۔ اس عارضہ کی وجہ سے کہ ھا، واو قسم کے عوض ہے اگر الف کو حذف کر دیا جائے تو معوض منہ، عوض دونوں کا حذف لازم آئے گا اور یہ ناجائز ہے۔

(۴) وَاللہِ میں جب واو کے مقابلہ حرف ایجاب اِی لایا جائے مثلاً کہا جائے اِی اللہِ، یہاں یاء کا حذف جائز نہیں، اس عارضہ کی وجہ سے کہ اگر یاء کو حذف کر کے اِاللہ پڑھا جائے، تو پتہ نہیں چلے گا کہ یہاں حرف ایجاب اِی کی یاء حذف ہے یا متکلم غلطی سے لفظ اللہ کے ہمزہ کو مکسور پڑھ رہا ہے۔

(۵) اِلْتَقَتْ حَلْقَا الْبُطَانِ میں بھی الف کا حذف جائز نہیں بوجہ اس عارضہ کہ یہ جملہ شدت حرب کے وقت بولا جاتا ہے اور اس کے ساتھ آواز کو طویل کر کے بتانا یہ مقصود ہوتا ہے کہ اب جنگ اتنی گرم ہوئی کہ سواریاں لاغر ہو کر انکے کڑے اور حلقے آپس میں مل گئے۔

ان پانچ مواضع کے علاوہ دو جگہیں اور بھی ہیں جہاں یہ قانون جاری نہیں ہوا:

(۱) اعلام کی گنتی کے وقت جیسے جَمِیْلْ، خَلِیْلْ، عَظِیْمْ، صَبُوْرْ، جَلَالْ (بدون وقف کے آخر پر سکون پڑھا جاتا ہے مگر پہلا ساکن حذف نہیں ہوتا)۔

(۲) حروف مقطعات میں جیسے الٓمّٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ

فائدہ نمبر۲ : ''وغیراو بسبب عارضہ'' کا مطلب یہ ہے کہ کبھی حکم پنجم کے خلاف کسرہ کی جگہ ضمہ یا فتحہ کسی عارض کی وجہ سے آجاتا ہے۔ جیسے یَمُدُّ میں میم پر ضمہ مضموم العین بتلانے کی وجہ سے آیا ہے اور یَعَضُّ میں فتحہ بھی اسی فرق کے عارض سے آیا ہے، ورنہ قانون کے مطابق یَمِدُّ ، یَعِضُّ پڑھنا چاہئے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ اصل تو کسرہ ہے، اس لئے کہ الساکن اِذا حرک حرک بالکسر ، لیکن کبھی تخفیف کے لئے فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے مِنَ الَّذِیْنَ میں، اور کبھی حَمْلُ الْاَقَلِّ عَلَی الْاَکْثَرِ کی وجہ سے ضمہ دیا جاتا ہے، جیسے دَعَوُ اللہَ اور مِنْهُمُ الَّذِیْنَ پھر بعض جگہوں میں ضمہ، فتحہ واجب ہوتا ہے اور بعض میں صرف جائز، وجوب

الضمہ جیسے جمع کی میم میں، جبکہ یہ میم ایسی ہاء کے بعد نہ ہو جو ہاء، یاء یا کسرہ کے بعد ہو جیسے لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ اور جب یاء یاءِ کسرہ کے بعد ہو تو کسرہ اور ضمہ دونوں پڑھا گیا ہے جیسے بِهِمُ الْيَوْمَ، عَلَيْهِمُ الْيَوْمَ، وجوب الفتح جیسے مِنْ کے نون میں، جبکہ یہ لام کے ساتھ آئے جیسے مِنَ الَّذِيْنَ، جوازِ اختیارِ فتح جیسے الٓمٓ اللّٰهُ میں (میم پر فتح اختیار کرنا جوازاً ہے)۔

فائدہ نمبر۳ : اگر التقائے ساکنین کی وجہ سے کوئی حرف درمیان سے گرے، تو وہ کتابت میں بھی گرے گا، جیسے قُلْ، اور اگر آخر سے گرے تو لکھنے میں نہیں گرے گا جیسے اِذْقَالُوا اللّٰهُمَّ میں واو، مگر نون خفیفہ لکھنے میں گرے گا جیسے لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ

...... قانون نمبر۳ ......

ھر واو غیر مکسور، کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ، بیفتد فاء کلمہ اورا حرکتِ ضمہ می دھند وجوباً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قُلْنَ کا قانون ہے اس کا ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ اجوف واوی کے فاء کلمہ پر ضمہ پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو مکسور نہ ہو بلکہ مفتوح یا مضموم ہو۔

احترازی مثال : خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔

شرط نمبر۲ : یہ واو باب ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں ہو۔

احترازی مثال : اَقَمْنَ اصل میں اَقْوَمْنَ تھا۔

شرط نمبر۳ : واو الف سے بدل کر حذف ہوا ہو۔ احترازی مثال : قَالَ

اتفاقی مثال : قُلْنَ، طُلْنَ اصل میں قَوُلْنَ، طَوُلْنَ تھے۔ اس قانون کی وجہ سے قُلْنَ، طُلْنَ بنے۔

...... قانون نمبر۴ ......

ھر واو مکسور و یائے مطلقاً، که در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شده بیفتد فاء کلمه وے را حرکتِ کسره می دهند وجوباً۔

تشریحِ قانون : اس کا نام خِفْنَ بِعْنَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ اجوف کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو مکسور ہو اور یاء مطلقاً ہو، خواہ مکسور ہو یا مضموم ہو یا مفتوح ہو۔

احترازی مثال : قُلْنَ اصل میں قَوُلْنَ تھا۔

شرط نمبر۲ : یہ واو یاء ماضی معلوم میں ہو۔

احترازی مثال : خِفْنَ، بِعْنَ اصل میں خُوِفْنَ، بُیِعْنَ تھے۔

شرط نمبر۳ : باب ثلاثی مجرد کا ہو۔

احترازی مثال : اَبَعْنَ اصل میں اَبْیَعْنَ تھا۔

شرط نمبر۴ : واو یاء الف ہو کر حذف بھی ہوا ہو۔

احترازی مثال : بَاعَ، خَافَ

اتفاقی مثال : خِفْنَ، بِعْنَ اصل میں خَوِفْنَ، بَیَعْنَ تھے۔

فائدہ : لَسْتَ، اصل میں لَیِسْتَ تھا، یاء کوخلافِ قیاس حذف کر دیا۔ یہاں لام کوکسرہ نہیں دیا جائے گا، کیوں کہ یہ یاء الف ہو کر نہیں گری۔

...... قانون نمبر۵ ......

هر واو، یاء مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط، که در اصل سلامت نمانده شد، و در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً، در فعل متصرف باشد یا در متعلقات وے بجز فُعِلَ حقیقی یا حکمی ازاجوف و تَفْعُلِیْنَ از ناقص حرکت آں واو یاء نقل کرده بماقبل می دهند وجوباً، بشرطے که آں واو، یاء بدل از همز، و ضمه و کسره آنها منقول از همزه و ماقبل آنها مفتوح و الف نباشد۔

تشریحِ قانون : اس کا نام یَقُوْلُ یَبِیْعُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دس شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو، یاء مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال : یُقَوِّلُ یُبَیِّعُ

شرط نمبر۲ : واو، یاء کلمہ کے درمیان میں ہو حقیقۃً یا حکماً۔ احترازی مثال : یَدْعُوْ یَرْمِیْ (حکماً کا مطلب یہ ہے کہ حقیقۃً تو لام کلمہ ہو البتہ آخر میں ضمیر یا علامتِ تثنیہ، جمع وغیرہ کے پیوست ہونے کی وجہ سے درمیان میں آ کر اس کو بحکم عین کلمہ سمجھا گیا ہو جیسے دَاعُوْنَ اصل میں دَاعِوُوْنَ تھا، واو جمع مذکر کے آنے کی وجہ سے لام کلمہ درمیان میں آ کر حکماً عین کلمہ قرار دے کر اس میں حکم جاری کیا گیا)

شرط نمبر۳ : اصل یعنی ثلاثی مجرد ماضی میں معلل ہو یہ شرط نمبر۳ اجوف کے لئے ہے، ناقص کے لئے نہیں۔

احترازی مثال : يَعْوِرُ، يَصْيِدُ

شرط نمبر۴ : یہ واو، یاء فعل متصرف یا اس کے متعلقات اسم فاعل وغیرہ میں ہو۔

احترازی مثال : اَقْوِلْ بِهٖ ، اَبْيِعْ بِهٖ

شرط نمبر۵ : واو، یاء جس کلمہ میں ہوں وہ کلمہ اجوف سے فُعِلَ حقیقی یا حکمی کے وزن میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قُوِلَ، بُيِعَ، اُنْقُوِدَ، اُخْتُيِرَ فُعِلَ حکمی وہ ہے کہ شروع کے دو حرف حذف کرکے باقی فُعِلَ کے وزن پر رہے، جیسے اُنْقُوِدَ سے الف، نون کو حذف کرکے باقی قُوِدَ بروزن فُعِلَ رہا اور فعل حقیقی کی تعریف واضح ہے۔

شرط نمبر۶ : واو، یاء ناقص کے صیغہ واحدہ مؤنثہ تَفْعُلِيْنَ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : تَدْعُوِيْنَ، تَنْهَيِيْنَ.

شرط نمبر۷: واو، یاء ہمزہ سے جوازی طور پر بدلے ہوئے نہ ہوں۔

احترازی مثال : يَسْتَهْزِيُوْنَ، سُوِلَ اصل میں يَسْتَهْزِئُوْنَ، سُئِلَ تھے۔

تنبیہ : اگر ابدال وجوبی ہو تو قانون کا حکم جاری ہوگا، جیسے جَآئُوْنَ، اصل میں جَآيِئُوْنَ تھا، الف فاعل کے بعد یا کو ہمزہ سے تبدیل کیا تو جَآءِءُ وْنَ بنا، دو ہمزے جمع ہوئے، ثانی کو وجوبی طور پر یاء سے تبدیل کیا، جَآئِيُوْنَ بنا، پھر اس قانون کی وجہ سے یاء کے ضمہ کو ہمزہ کی طرف نقل کرکے یا کو واو سے تبدیل کیا بقانون يُـوْسَــرُ، پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کیا جَآئُوْنَ بنا۔

شرط نمبر۸ : واو، یاء کا ضمہ کسرہ، ہمزہ سے منقول نہ ہو۔

احترازی مثال :یَسُوْ، یَجِیُ ،اصل میں یَسُوءُ، یَجِیءُ تھے۔
شرط نمبر۹ : واو، یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔
احترازی مثال : قَوِیَ، طَوُلَ، حَیِیَ
شرط نمبر۱۰ : واو، یاء کا ماقبل الف نہ ہو۔احترازی مثال : مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ
اتفاقی مثال : فعل متصرف کی جیسے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ ، یَبْیِعُ تھے۔
متعلقات فعل متصرف کی مثال دَاعِوْنَ، رَامُوْنَ اصل میں دَاعِوُوْنَ، رَامِیُوْنَ تھے۔
تَفْعُلِیْنَ از اجوف کی مثال تَقُوْلِیْنَ اصل میں تَقْوُلِیْنَ تھا۔

...... قانون نمبر۶ ......

در فُعِلَ از اجوف نقل حرکت و حذف و اشمام، و در تَفْعُلِیْنَ از ناقص نقل حرکت و اثبات وے جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قِیْلَ بِیْعَ قُوْلَ بُوْعَ کا قانون،اس کے دو حکم ہیں، پہلے کے لئے تین شرطیں ہیں اور دوسرے کے لئے ایک شرط ہے۔
حکم اول : یہ ہے کہ کلمہ کو تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔(نقل حرکت، حذف حرکت، اشمام)
شرط نمبر۱ : کلمہ بروزن فُعِلَ حقیقی یا حکمی ہو۔احترازی مثال : یَقُوْلَ، یَبِیْعُ
شرط نمبر۲ : کلمہ اجوف ہو۔ احترازی مثال : دُعِیَ، رُمِیَ
شرط نمبر۳: مثل قانون نمبر۵ واو، یاء ماضی معلوم میں معلل ہو۔
احترازی مثال : عُوِرَ، صُیِدَ
اتفاقی مثال : فُعِلَ حقیقی کی قُوِلَ، بُیِعَ ان کو قِیْلَ، بِیْعَ، قُوْلَ، بُوْعَ اور اشمام

تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔(اشمام کہتے ہیں ضمہ کو کسرہ کی بو دینا۔ قُوْلَ، بُیْعَ)

فُعِلَ حکمی کی مثال اُنقُوِدَ، اُخْتُیِرَ، ان کو اُنقِیدَ، اُخْتِیرَ، اُنْقُوْدَ، اُخْتُوْرَ اور اشمام تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ کلمہ کو دو وجہ پر پڑھنا جائز ہے(نقل حرکت، ابقاء حرکت)

شرط : ناقص سے تَفْعُلِیْنَ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال :تَقُوْلِیْنَ اصل میں تَقْوُلِیْنَ تھا، یہ اجوف سے ہے ناقص سے نہیں، لہٰذا اس میں قانون نمبر۵ جاری ہوگا۔

اتفاقی مثال:تَدْعُوِیْنَ کو تَدْعِیْنَ (نقل حرکت کے ساتھ) اور تَدْعُوِیْنَ (اثبات حرکت کے ساتھ) دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا، واو کی حرکت نقل کر کے عین کو دی، پھر میعاد کے قانون سے واو کو یاء کر دیا، پھر اجتماع ساکنین حکم نمبر۳ کی وجہ سے ایک یاء کو حذف کیا تو تَدْعِیْنَ بنا۔

...... قانون نمبر۷ ......

هر واو ، یاء متوسط مفتوح که دراصل سلامت نمانده باشد، در فعل متصرف یا متعلقاتِ وے سوائے کلمه اسم که بروزن اَفْعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظهر باشد، فتحش را نقل کرده بما قبل داده، آں را بالف بدل کنند وجوبًا بشرطیکه آں کلمه کلمه ملحق و بمعنی لون، عیب صیغه آله نباشد نیز بعد التعلیل بفعل مشهور ملتبس نباشد۔

تشریحِ قانون : اس کا نام یُقَالُ ، یُبَاعُ کا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے اور تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کر کے اس واو، یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء متوسط ہو۔ **احترازی مثال** : دَعْوَةٌ، رَمْيَةٌ ، اَلْوَعْدُ، اَلْيُسْرُ

شرط نمبر ۲ : واو، یاء مفتوح ہو۔ **احترازی مثال** : يَقُوْلُ، يَبِيْعُ

شرط نمبر ۳ : فعل متصرف یا اسکے متعلقات میں ہو۔

احترازی مثال : مَااَقْوَلَهٗ، مَا اَبْيَعَهٗ

شرط نمبر ۴ : اس سے پہلے حرف صحیح ہو (یعنی قابل حرکت ہو)۔

احترازی مثال : قَاوَلَ، بَايَعَ

شرط نمبر ۵ : اس سے پہلے حرف ساکن ہو۔ **احترازی مثال** : قَوَلَ، بَيَعَ

شرط نمبر ۶ : وہ ساکن مظہر ہو، مدغم نہ ہو۔ **احترازی مثال** : قَوَّلَ، بَيَّعَ

شرط نمبر ۷ : واو، یاء اصل میں سلامت نہ ہوں۔

احترازی مثال : يُعْوَرُ، يُصْيَدُ

شرط نمبر ۸ : جس کلمہ میں واو، یاء ہوں اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال: اَقْوَلُ، اَبْيَعُ

شرط نمبر ۹ : یہ کلمہ ملحق بھی نہ ہو۔ **احترازی مثال** : جَهْوَرَ، شَرْيَفَ اصل میں جَهَرَ، شَرَفَ تھے، یہ دونوں دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہیں۔

شرط نمبر ۱۰ : یہ کلمہ لون کے معنی میں بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : اِسْوَدَّ، اِبْيَضَّ

شرط نمبر ۱۱ : یہ عیب کے معنی میں بھی نہ ہو۔ احترازی مثال :اِعْوَرَّ، اِعْيَنَّ

شرط نمبر ۱۲ : یہ اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوَالٌ

شرط نمبر ۱۳ : یہ کلمہ قانون کے جاری ہونے کے بعد کسی فعل مشہور سے ملتبس نہ ہوتا ہو۔

احترازی مثال :اَقْوَالٌ کہ یہ قانون جاری ہونے کے بعد اَخَافُ کے ساتھ ملتبس ہوتا ہے۔

اتفاقی مثال : يُقَالُ، يُبَاعُ اصل میں يُقْوَلُ، يُبْيَعُ تھے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۷﴾

فائدہ نمبر ۱ : تَمْيِيزٌ، تَصْوِيرٌ، تَحْوِيلٌ وغیرہ میں یہ قانون اس لئے جاری نہیں کہ یہاں واو، یاء مفتوح نہیں اور نمبر ۵ اس لئے جاری نہیں کہ اصل میں معلل نہیں۔

فائدہ نمبر ۲ : مَقْوَدَةٌ، مَصْيَدَةٌ، مَشْوَرَةٌ میں قانون جاری نہ ہونا شاذ ہے، اسی طرح يَغُوثُ، يَعُوقُ، يَزِيدُ یہ اسماء منقولہ عن الافعال بعد اعلال ہے۔ اِسْتَصْوَبَ، اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَنْوَقَ،اِسْتَوْجَبَ، اِسْتَحْوَسَ، اِسْتَجْوَشَ،اِسْتَخْوَضَ وغیرہ شاذ ہیں۔

علامہ جوہری رحمہ اللہ جوہری کہتے ہیں کہ افتعال، استفعال میں یہ قانون جوازی ہے، اس لئے کہ بغیر تعلیل کے بہت سے مصادر آئے ہیں۔

﴿...... قانون نمبر ۸ ......﴾

هر واو ، ياء كه واقع شود از الف فاعل، و در اصل سلامت

نماندہ باشد یا اصل او نباشد آں واو، یاء را ھمزا بدل کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قَــائِلٌ بَــائِعٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا : واو، یاء الف فاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال : مَقَاوِلُ، مَبَايِعُ

شرط نمبر۲ : اصل یعنی ثلاثی مجرد ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : عَاوِرٌ، صَايِدٌ ان کی اصل عَوِرَ، صَيِدَ ہے۔

اتفاقی مثال : قَائِلٌ، بَائِعٌ اصل میں قَاوِلٌ بَايِعٌ تھے۔

قانون نمبر۹

ھر واو ، یاء کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع و در فعل و واحد سلامت نماندہ باشد، یا در واحد ساکن و در جمع قبل ازالف باشد ماقبلش مکسور، آں واو را بیا بدل کر دند وجوبًا، بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نباشد۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قِيَــامٌ، قِيَــالٌ، حِيَــاضٌ، رِيَــاضٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے، اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں، پہلی اور دوسری کے لئے چار چار شرطیں ہیں اور تیسری جماعت کے لئے چھ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اولیٰ کی شرائط :

شرط نمبر۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال :اِوْتِعَادٌ

شرط نمبر۲ : مصدر میں ہو۔

احترازی مثال : قِوَالٌ، حِوَضٌ، عِوَضٌ (یہ مصدر نہیں ہے)

شرط نمبر۳ : اس کی اصل یعنی فعل میں تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : قِوَامٌ، جب یہ قَاوَمَ یُقَاوِمُ باب مفاعلة کا مصدر ہو۔

شرط نمبر۴ : واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ

اتفاقی مثال : قِیَامٌ، اصل میں قِوَامٌ تھا، یہ قِوَامٌ قَامَ یَقُوْمُ ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب مفاعلة کا نہیں۔

جماعت ثانیہ کی شرائط :

شرط نمبر۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

احترازی مثال : دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِیُ تھا

شرط نمبر۲ : جمع میں ہو۔ احترازی مثال : قِوَامٌ، عِوَضٌ (یہ جمع نہیں ہے)

شرط نمبر۳ : اس کا واحد تعلیل سے محفوظ نہ ہو۔

احترازی مثال : عِوَارٌ (یہ عَاوِرٌ کی جمع ہے)

شرط نمبر۴ : ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلَةٌ

اتفاقی مثال : قِیَالٌ، اصل میں قِوَالٌ تھا۔

جماعت ثالثہ کی شرائط :

شرط نمبر۱ : واو عین کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : وِعَارٌ (یہ شرط اتفاقی ہے)

شرط نمبر۲ : جمع میں ہو۔ احترازی مثال : عِوَضٌ، حِوَلٌ، حِوَضٌ

شرط نمبر ۳ : مفرد میں ساکن ہو۔

احترازی مثال : طِوَالٌ ، یہ طَوِیْلٌ کی جمع ہے

شرط نمبر ۴ : یہ واو الف جمع سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : عِوَدَةٌ، یہ عِوَدٌ کی جمع ہے

شرط نمبر ۵ : ماقبل مکسور ہو۔

احترازی مثال : دُوَامٌ، دُوَارٌ، قُوَال (یہ شرط اتفاقی ہے)

شرط نمبر ۶ : اس کا لام کلمہ معلل نہ ہو۔

احترازی مثال : رِوَآءٌ، یہ رَیَّانٌ کی جمع ہے، اصل میں رِوَآیٌ تھا، یاء کو ہمزہ سے تبدیل کر کے رِوَآءٌ بنا۔

اتفاقی مثال : رِیَاضٌ، حِیَاضٌ اصل میں رِوَاضٌ، حِوَاضٌ تھے، یہ رَوْضٌ، حَوْضٌ کی جمع ہے۔

حاصل یہ کہ دو شرطیں یعنی واو کا عین کلمہ کے مقابلہ میں ہونا اور ماقبل مکسور ہونا، تینوں جماعتوں میں مشترک ہے۔

...... قانون نمبر ۱۰ ......

هر واو و یا که جمع شود در یك کلمه یا حکمِ وے، سوائے کلمه اسم اَفْعَلُ، اول ایشاں ساکن لازم غیر مبدل باشد، آن واو را یاء کرده دریا ادغام می کنند وجوبًا، سوائے واو عین کلمه بعد ازیاء تصغیر که در مکبر متحرك باشد، چراکه آں واو، بیاء بدل کرده شود جوازًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَۃٌ مُقَیِّلٌ مُقَیِّلَۃٌ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، پہلے کے لئے چھ شرطیں ہیں اور دوسرے کے لئے تین شرطیں ہیں ، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واو کو یاء کر کے یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دونوں ایک کلمہ میں جمع ہو مطلقاً۔ (خواہ حقیقی ہو یا حکمی ہو)

احترازی مثال : اَبُوْ یُوْسُفَ، اَبُوْ یَعْقُوْبَ (کلمہ الگ ہے)

شرط نمبر ۲ : پہلا ساکن ہو۔ **احترازی مثال** : قُوَیْلِیْ، طَوِیْلٌ (پہلا متحرک ہے)

شرط نمبر ۳ : سکون بھی لازم ہو۔

احترازی مثال : قَوْیَ ، یہاں واو کا سکون حلقی العین کے جوازی قانون سے آیا۔

شرط نمبر ۴ : جس کلمہ میں اس طرح واو، یاء جمع ہوں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال :اَیْوَمُ

شرط نمبر ۵ : واو، یاء میں سے جو پہلے ہو وہ غیر سے بدلا ہوا نہ ہو۔

احترازی مثال : بُوْیِعَ، مَدَاعِیُوْ، کہ یہاں واو، یاء الف سے ضورب، مضاریب کے قانون کی وجہ سے بدلے ہوئے ہیں۔

شرط نمبر ۶ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ایسی یاء تصغیر کے بعد نہ ہو، جس کے مکبر میں یہ واو سالم اور متحرک ہو۔

احترازی مثال : مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ ان کا مکبر مِقْوَلٌ، مِقْوَلَۃٌ اسم آلہ صغری، وسطی ہے جس میں واو متحرک اور سالم ہے۔

اتفاقی مثال :کلمہ واحد حقیقی : جیسے قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَۃٌ اصل میں قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَۃٌ تھے۔

کلمہ واحد حکمی : جیسے مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا، یاء متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوا، مُسْلِمُوْیَ بنا، پھر واو کو یاء کرکے یاء میں ادغام کیا، مُسْلِمُیَّ بنا، پھر یاء کی مناسبت سے ضمہ میم کو کسرہ سے تبدیل کیا مُسْلِمِیَّ بنا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ واو کو یاء کرکے یاء میں ادغام جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

احترازی مثال : اُضَیْوٰی بروزن فُعَیْلٰی

شرط نمبر۲ : واو، یاء تصغیر کے بعد ہو۔

احترازی مثال : سَیْوِدٌ (تصغیر نہیں)

شرط نمبر۳ : مکبر میں سالم اور متحرک ہو۔

احترازی مثال : قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَۃٌ

اتفاقی مثال : مُقَیِّلٌ، مُقَیِّلَۃٌ اصل میں مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ تھے ان میں ادغام، عدم ادغام دونوں جائز ہیں، یہ دونوں اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ کی تصغیر کے صیغے ہیں۔

...... قانون نمبر ۱۱ ......

ھر حرف علت کہ بباعثے بیفتد، بوقت دور شدن آں باز آید وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام قُوْلَنَّ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت محذوف کو واپس لوٹانا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : حرف علت حذف ہوا ہو کسی سبب اور باعث سے۔

احترازی مثال : قَالَ، یہاں حذف نہیں ہوا۔

شرط نمبر۲ : وہ سبب اور باعث زائل بھی ہو جائے۔

احترازی مثال : قُلْ، قُلْنَ ، یہاں سببِ حذف، جو التقائے ساکنین ہے، اب بھی موجود ہے۔

اتفاقی مثال : قُوْلَنَّ، قُوْلَا، لَمْ يَخَافَا، لَمْ يَخَافُوْا، خَافَا، خَافُوْا، لَا تَخَافَا، لَا تَخَافُوْا.

قُوْلَنَّ جب قُلْ کے آخر میں نون ثقیلہ پیوست ہوا تو اس کا ماقبل (لام) مبنی بر فتح ہوا، اب التقائے ساکنین باقی نہ رہا، اس لئے واو محذوف واپس آکر قُوْلَنَّ بنا۔

﴿فائدہ قانون نمبر۱۱﴾

سؤال ۱ : قُلِ الْحَقُّ میں لام کے متحرک ہونے سے گرا ہوا "واو" واپس کیوں نہیں آیا؟ ایسے ہی لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ اور اِشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ میں الف واو کے سکون سے گرا تھا، وہ واپس کیوں نہیں آیا؟

جواب : لام اور واو کی حرکت دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہے اگر دوسرا کلمہ نہ ہو تو یہاں پھر سکون ہوگا، لہٰذا یہ حرکت اصلیہ نہیں بلکہ عارضی ہے اور عارضی حرکت بحکم سکون ہوتی ہے۔

سؤال ۲ : قُوْلَنَّ میں بھی تو حرکت دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہے، کیونکہ نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے اگر یہ نہ ہو تو لام پر پھر سکون آجائے گا؟

جواب : یہاں نون ثقلیہ اور قُلْ مل کر ایک کلمہ بن گئے ہیں لہٰذا حرکت اصلیہ ہے۔

سؤال۳: لِتَدْعُوْنَّ، لِتَدْعِيْنَّ میں نون ثقیلہ لِتَدْعُوْ وغیرہ کا جزء کیوں نہیں بنا؟

جواب : اصول یہ ہے کہ نون ثقیلہ، خفیفہ جب ایسے صیغہ میں آئے جس میں ضمیر

مستتر ہوتو وہاں نون کلمہ کا جزء بن جاتا ہے اور اگر ضمیر بارز ہوتو وہاں الگ ہی شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا لَتُدْعَوُنَّ میں الف واپس نہیں آئے گا۔

سؤال ۴: اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ ایک کلمہ کی حرکت اصلیہ ہوتی ہے اور اگر دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہوتو عارضی، پھر دَعَتَا جو اصل میں دَعَاتَا تھا، الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا، اس الف کو واپس لوٹانا چاہئے جب کہ تاء کی حرکت اصلیہ ہے کیونکہ کلمہ ایک ہے۔

جواب: ایک کلمہ میں حرکت اصلیہ جب ہوتی ہے کہ حرف متحرک حقیقۃ ساکن نہ ہو، بلکہ کسی عارضی سبب اور باعث کی وجہ سے ساکن ہوا ہو۔ دَعَتَا میں تاء حقیقۃ ساکن ہے، اس پر حرکت خلافِ حقیقت ہے، لہٰذا یہ حرکت عارضی ہے، کیونکہ اصل میں دَعَوَتْ تھا الف کی وجہ سے تاء متحرک ہوئی۔

سؤال ۵: خَفْ امر سے خَافَا، خَافُوْا، خَافِیْ وغیرہ میں فاء ساکن تھی، الف کی وجہ سے متحرک ہوئی، اس کا کیوں اعتبار کیا گیا؟

جواب: خَفْ میں فاء بوجہ امر ساکن ہوئی، حقیقت میں متحرک ہے جیسے خَافَ، خِیْفَ، یَخَافُ وغیرہ

سؤال ۶: اگر دَعَتَا میں تاء ساکن مانا جائے تو التقائے ساکنین کا قانون جاری ہونا چاہئے؟

جواب: جب ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو، درمیان کلمہ میں بھی نہ ہو اور حالت وقف بھی نہ ہوتو وہاں اس ساکن کو حرکت دی جاتی ہے جو آخر کلمہ میں ہو، یہاں آخر میں حرف ہی ایسا ہے جو قابل حرکت ہی نہیں یعنی الف اور تاء پر عارضی حرکت موجود ہے، اس لئے بحالت وصل ساکنین کی قرآءت بھی دشوار نہیں لہٰذا قانون جاری نہ ہوگا۔

سؤال ۷: دَعَاتَا، رَمَاتَا بھی عرب سے مسموع ہے جس سے حرکت کا اصلیہ ہونا معلوم ہوتا ہے؟

جواب : یہ لغت ضعیفہ قلیلہ ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

سؤال ۸: فَهُوَ الْمُهْتَدِ میں یاء واپس کیوں نہیں آئی، جبکہ گرنے کا سبب تنوین تھا، جو الف لام سے ختم ہوا؟

جواب : یہاں واپس آتی تھی، جبکہ قرآن مجید میں دوسرے موقع پر فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ہے لیکن لغت ہذیل میں ایسی یاء جس کا ماقبل مکسور ہو اس کا حذف کرنا جائز ہے۔ اور یوں بھی جواب دیا جاسکتا ہے کہ یاء موجود ہے، اس لئے کہ ماقبل کسرہ کو لغت ہذیل میں باقی رکھتے ہیں جو ان کے ہاں قائم مقام یاء ہوتا ہے، اور چیز کبھی باعتبار خلیفہ کے موجود ہوتی ہے، ایسے ہی درج ذیل کلمات کا حکم ہے۔ یَوْمَ التَّلَاقِ، یَوْمَ التَّنَادِ، یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ، بِالْوَادِ، وَالْبَادِ، یَوْمَ یُنَادِی الْمُنَادِ، اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ.

سؤال ۹: مِنْ وَاقٍ، مِنْ وَالٍ میں بحالت وقف یاء واپس نہیں آئی جب کہ سببِ سقوطِ یاء زائل ہو چکا؟

جواب : جس کلمہ کے آخر سے یاء التقائے ساکنین تنوین سے گر جائے اس پر وقف بحذف الیاء تمام کے نزدیک اولیٰ ہے اور یہ صورت قانون مذکور سے مستثنیٰ ہے۔

سؤال ۱۰ : لَمْ یَکُ میں واو نون کے سکون کی وجہ سے گرا تھا جب نون ہی نہ رہا تو اس کا سکون بطریق اولیٰ نہیں رہا، پھر واو کیوں نہیں آیا؟

جواب : یہ شاذ ہے۔

سؤال ۱۱: جو یاء التقائے تنوین کی وجہ سے گر جائے پھر تنوین ہی کسی وجہ سے گر

جائے، تو یاء واپس آتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں بہت ہی جامع ضابطہ ہونا چاہئے تاکہ پریشانی دور رہے؟

جواب: تنوین گرنے کے اسباب چار ہیں۔

(۱) اضافت: بوقت اضافت یاء کا واپس لانا واجب ہے جیسے كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَا اللهُ مُبْدِيْهِ.

(۲) دخول الف ولام : یاء کا واپس لانا واجب ہے جیسے فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ مگر لغتِ ہذیل والے کبھی اس یاء کو حذف کر دیتے ہیں جیسے فَهُوَ الْمُهْتَدِ. اَلْمُنَادِ، اَلْمُتَعَالِ وغیرہ۔

(۳) وقف : یہاں یاء کا واپس لانا بھی جائز ہے، جیسے وَاقِيْ، وَالِيْ اور واپس نہ لانا بھی جائز ہے، جیسے وَاقْ، وَالْ۔

(۴) ضرورۃ شعریہ : اس میں یاء واپس نہیں آئے گی۔

سؤال ۱۲ : لغت ہذیل کی تشریح کیا ہے؟

جواب: لغت ہذیل میں ہر ایسی یاء کو حذف کرنا جائز ہے جس کا ماقبل مکسور ہو، بشرطیکہ کسرہ کو برقرار رکھا جائے، تاکہ وہ حذف یاء میں دلالت کرے، جیسے مَنْ يَأْتِ، مَا كُنَّا نَبْغِ، وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ، اَطِيْعُوْنِ يَسْقِيْنِ، يَشْفِيْنِ اصل میں يَأْتِيْ، نَبْغِيْ، يَسْرِيْ، اَطِيْعُوْنِيْ، يَسْقِيْنِيْ، يَشْفِيْنِيْ تھے۔

سؤال ۱۳ : اَطِيْعُوْنِيْ میں اَطِيْعُوْا فعل ہے یاء ضمیر متکلم ہے، درمیان میں نون کیا چیز ہے؟

جواب: یہ نون، نونِ وقایہ ہے۔

سؤال ۱۴ : اس نون کو نونِ وقایہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: وقایہ کے معنی بچاؤ وحفاظت کے ہیں، یہ فعل کے لئے بچاؤ ہے کہ اس کی وجہ سے فعل کی اصلی ہیئت تغیر سے بچی رہتی ہے، یعنی فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے جو علامتِ جر ہے اور جر فعل پر آ ہی نہیں سکتی۔ مثلاً ضَرَبَ، یَضْرِبُ، ضَرَبَتْ، ضَرَبْتَ وغیرہ بغیر نون وقایہ کے ضَرَبِیْ، یَضْرِبِیْ ہو جاتے کیونکہ یاء ماقبل مکسور ہونا ضروری ہے۔

سؤال ۱۵: عَصَایَ میں ماقبل یاء کیوں مکسور نہیں؟

جواب: اگر یاء سے پہلے مدہ ہو تو ماقبل کو کسرہ دینا ضروری نہیں بلکہ جائز ہی نہیں۔

سؤال ۱۶: اَطِیْعُوْنِیْ میں نون کو کیوں واجب قرار دیا اور یہاں پر کس لئے وقایہ ہے؟

جواب: مدہ کے افعال کو غیر مدہ افعال پر حمل کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہاں نون نہ ہوتا تو قُوَیْلٌ قُوَیْلَۃٌ کے قانون سے اَطِیْعُیَّ پھر دِعِیٌّ کے قانون سے اَطِیْعِیَّ ہو جاتا، بالآخر کسرہ آ جاتا۔

سؤال ۱۷: نونِ وقایہ کہاں کہاں آتا ہے؟

جواب: فعل کے تمام صیغوں کے آخر میں جب یاء ضمیر آجائے تو نونِ وقایہ لانا واجب ہے، مگر پانچ جگہ صرف جائز ہے، واجب نہیں:

(۱) یَفْعَلَانِ (۲) یَفْعَلُوْنَ (۳) تَفْعَلَانِ

(۴) تَفْعَلُوْنَ (۵) تَفْعَلِیْنَ

ان پانچ صیغوں کو نون وقایہ لانے کے بعد اسے تین طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۱) نون کو نون میں ادغام کر کے، جیسے اَتُحَآجُوْنِّیْ

(۲) دونوں کا اثبات بلا ادغام، جیسے یَضْرِبُوْنَنِیْ

(۳) ایک کو حذف کر کے، جیسے فَبِـمَ تَبُشِـرُوْنِ ،بعض اول کو اور بعض ثانی کو حذف کرتے ہیں۔

(۴) حروفِ مشبہ بالفعل میں، جیسے اِنَّـنِـیُ، کَـاَنَّنِیُ، اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ ان میں جائز ہے، واجب نہیں، اور لَیُتَ میں لانا اور لَعَلَّ میں نہ لانا واجب ہے۔

(۵) لَـدُنُ، مِـنُ، عَـنُ کے ساتھ نون وقایہ کا لانا واجب ہے اور یہ سکون کا حرکت سے بدلنے کے لئے وقایہ ہے، جیسے مِنِّیُ، عَنِّیُ، لَدُنِّیُ۔

☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

قوانین ناقص

﴿...... قانون نمبرا......﴾

ھر واو، یاء کہ واقع شود بعد الف زائدہ، بر طرف یا در حکمِ طرف، آں را بہ ھمزہ بدل کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دُعَـآءٌ مِـدۡعَـآءٌ مِرۡمَـآءٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا : واو، یاء الف کے بعد ہو۔ احترازی مثال : نَحۡوٌ، ظَبۡیٌ

شرط نمبر۲ : الف بھی زائد ہو۔ احترازی مثال : وَاوٌ ، یَایٌ بروزن فَعۡلٌ

شرط نمبر۳ : واو، یاء کلمہ کے طرف یعنی آخر میں ہو، خواہ حقیقتاً آخر میں ہو یا حکمًا۔

احترازی مثال : شَقَاوَۃٌ، شِکَایَۃٌ، حِکَایَۃٌ، سَخَاوَۃٌ

اتفاقی مثال : (حقیقتاً آخر میں ہونے کی) دُعَآءٌ، مِدۡعَآءٌ، مِرۡمَآءٌ اصل میں دُعَاوٌ، مِدۡعَاوٌ، مِرۡمَایٌ تھے۔

اتفاقی مثال : (حکمًا آخر میں ہونے کی) مِـدۡعَـآءَ انِ، مِـرۡمَاءَ انِ اصل میں مِدۡعَاوَانِ، مِرۡمَایَانِ تھے۔

حکمًا آخر میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی ایسا حرف آیا ہو، جسکا ہونا دائمًا لازم نہ ہو بلکہ بعض اوقات جدا بھی ہو سکے، جیسے نون تثنیہ، کہ مفرد اور جمع کے صیغوں میں نہیں ہوتا، اور جازم کے دخول سے بھی حذف ہو جاتا ہے۔

﴿...... قانون نمبر۲ ......﴾

هر واو، یآء که واقع شود مقابله لام کلمه و ماقبل او مکسور باشد آں واو را بیاء بدل کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دُعِـــیَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : عِوَضٌ، حِوَلٌ

شرط نمبر۲ : ماقبل اس کا مکسور ہو۔ احترازی مثال : دَلْوٌ، دَعَوَ، یَدْعُوْ

اتفاقی مثال : دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔

﴿...... قانون نمبر۳ ......﴾

هر یآء که واقع شود، در آخر فعل و فتح غیر اعرابی و ماقبلش مکسور باشد، کسره ماقبلش را بفتح بدل کرده جوازًا، یاء را با الف بدل کنند وجوبًا بر لغت بنی طے۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دُعیٰ، بِھیٰ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کرنا جائز ہے اور بعد میں قَـالَ بَاعَ کے قانون کی وجہ سے یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے بر لغت بنی طے۔

شرط نمبر۱ : یاء فعل کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : فِھِیَ

شرط نمبر۲ : یاء مفتوح ہو۔ احترازی مثال : یَرْمِیُ

شرط نمبر۳ : فتحہ بھی غیر اعرابی ہو۔ احترازی مثال : لَنْ یَّرْمِیَ

شرط نمبر۴ : یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال :رَمیٰ اصل میں رَمَیَ تھا۔

اتفاقی مثال : دُعیٰ، بِھیٰ اصل میں دُعِیَ، بِھِیَ تھے۔

﴿...... قانون نمبر۴ ......﴾

هر واو،یاء مضموم یا مکسور که واقع شود مقابله لام کلمه، بعد از ضمه و کسره، حرکت آں را حذف می کنند وجوبًا بشرطیکه درمیان کسره واو، ضمه و یاء نه باشد، آں واو، یاء بدل از همزه با ابدال جوازی و حرکتش منقول از همزه نه باشد۔

تشریحِ قانون :اس کا نام یَدْعُوْ یَرْمِیْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چھ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو، یاء مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال: لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَرْمِیَ، یَدْعُوَانِ، یَرْمِیَانِ

شرط نمبر۲ : لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : قُوِلَ، بُیِعَ

شرط نمبر۳ : اس سے پہلے ضمہ یا کسرہ ہو۔ احترازی مثال: یُدْعَوْ، یُرْمَیْ

شرط نمبر۴ : یاء، کسرہ وواو اور واو، ضمہ ویاء کے درمیان نہ ہو۔

احترازی مثال : تَرْمِیُوْنَ، تَدْعُوِیْنَ

شرط نمبر۵ : واو، یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلے ہوئے نہ ہوں۔

احترازی مثال : قَارِیٌّ، مُسْتَهْزِیٌّ اصل میں قَارِءٌ، مُسْتَهْزِءٌ تھے۔

شرط نمبر٦ : واو، یاء کی حرکت منقول از ہمزہ نہ ہو۔

احترازی مثال : یَسُوْ، یَجِیْ اصل میں یَسُوءُ، یَجِیءُ تھے۔

اتفاقی مثال : یَدْعُوْ، یَرْمِیْ اصل میں یَدْعُوُ، یَرْمِیُ تھے، اس قانون کی وجہ سے واو، یاء کی حرکت کو حذف کیا تو یَدْعُوْ، یَرْمِیْ بنے۔

﴿...... قانون نمبر۵ ......﴾

هر واوكه واقع شودسیوم جا، چوں صائد شود، حرکت ماقبلش مخالفش شود آں را بیا بدل کنند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام یُدْعیٰ یُعْلیٰ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔

احترازی مثال : اِسْتَوْقَدَ، اِسْتَوْجَبَ (کہ یہاں واو اصل یعنی مجرد میں پہلی جگہ پر ہے)

شرط نمبر۲ : واو ترقی بھی کرے یعنی چوتھی یا پانچویں جگہ میں چلی جائے۔

احترازی مثال : دَعَوْا اصل میں دَعَوُوا تھا۔

شرط نمبر۳ : واو کا ماقبل مضموم یا واو ساکن نہ ہو۔

احترازی مثال :یَدْعُوْ، مَدْعِیٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

اتفاقی مثال : یُدْعیٰ، یُعْلیٰ ،یُسْتَدْعیٰ، اصل میں یُدْعَوُ،یُعْلَوُ ، یُسْتَدْعَوُ، تھے۔

﴿...... قانون نمبر ٦ ......﴾

ھر جمع مکسر در ناقص بروزن فَعَلَةٌ باشد فاء کلمه را ضمه دادن وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دُعَاۃٌ کا قانون ہے،اس کا ایک حکم ہےاور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ فاءکلمہ کوضمہ دیناواجب ہے۔

شرط نمبر ا : جمع کا صیغہ ہو۔احترازی مثال : صَلوٰةٌ، زَکوٰةٌ

شرط نمبر ۲ : جمع بھی مکسر ہو۔احترازی مثال : دَاعُوْنَ(جمع سالم ہے)

شرط نمبر ۳ : جمع مکسر بھی ناقص کی ہو۔احترازی مثال : قَالَةٌ(اجوف ہے)

شرط نمبر ۴ : یہ جمع فَعَلَةٌ کےوزن پر ہو۔

احترازی مثال : دِعآءٌ ،اصل میں دِعَاوٌ تھا۔

اتفاقی مثال : دُعَاةٌ اصل میں دَعَوَةٌ تھا،قال باع کےقانون کی وجہ سے واوالف سے بدل کر دَعَاةٌ بنا،پھراس قانون نمبر ٦ کی وجہ سے دُعَاةٌ بنا۔

﴿...... قانون نمبر ۷ ......﴾

ھر واو لازم غیر بدل از همزه که واقع شود، در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم باشد یا واو مده زائده باشد، در جمع آں را بیا بدل کنند وجوبًا، و در مفرد مانع از وجوب

اعلال است آن واو مده زائده مگر وقتیکه ماقبلش دیگر واو متحرك باشد.

تشریحِ قانون : اس کا نام دِعِیٌّ کا پہلا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چھ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : واو لازم ہو۔

احترازی مثال : ضَارِبُوْ (یہ واو تنوین کے عوض آئی ہے، قانون جوازی کے ساتھ)

شرط نمبر۲ : ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو۔ احترازی مثال : کُفُوًا ، اصل میں کُفُوْأً تھا۔

شرط نمبر۳ : کلمہ کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال: مَقْوُوْلٌ

شرط نمبر۴ : اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : یَدْعُوْ

شرط نمبر۵ : اسم بھی متمکن ہو۔ احترازی مثال : هُوَ

شرط نمبر۶ : واو کا ماقبل مضموم ہو یا واو مدہ زائدہ ہو، جمع میں مطلقاً اور مفرد میں اس شرط سے کہ اس سے پہلے دوسرا واو متحرک ہو۔ (اگر مفرد میں دوسرا واو متحرک نہ ہو تو قانون جوازی ہوگا)

احترازی مثال : دَلْوٌ، مَدْعَی اصل میں مَدْعَوٌ تھا، دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا، ان میں ماقبل ساکن، مفتوح، مکسور ہے۔ مَدْعُوْوٌ (اسم مفعول) اس میں واو سے پہلے واو مدہ زائدہ ہے لیکن یہ مفرد ہے جمع نہیں اور اس سے پہلے دوسرا واو متحرک بھی نہیں۔

اتفاقی مثال : ماقبل مضموم اَدْلُیٌ، تَبَنِّیٌ اصل میں اَدْلُوٌ، تَبَنُّوٌ تھے۔

ماقبل مدہ زائدہ ہو جمع میں دُعُوِیٌّ اصل میں دُعُوْوٌ تھا۔

وہ مفرد جس میں مدہ زائدہ سے قبل واو متحرک ہو مَقْوُوْیٌ اصل میں مَقْوُوْوٌ تھا۔
وہ مفرد جس میں مدہ زائدہ سے قبل واو متحرک نہ ہو مَدْعُوْیٌ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

...... قانون نمبر ۸ ......

هر یاء مشدد یا مخفف که واقع شود، در آخر اسم متمکن ماقبلش اگر یك حرف مضموم باشد ضمه آں را بکسره بدل کنند وجوبًا، و اگر دو باشد چوں دُعِیٌّ، ضمه متصل را وجوبًا، غیر متصل را جوازًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دِعِیٌّ کا دوسرا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، دو مشترک اور ایک افتراقی۔

حکم اول : یہ ہے کہ یاء سے ماقبل حرف کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : یاء مشدد یا مخفف آخر میں ہو۔ احترازی مثال : بُیُعَ

شرط نمبر۲ : آخر بھی اسم متمکن کا ہو۔ احترازی مثال : نَهُيَ (یہ فعل ہے)

شرط نمبر۳ : یاء سے پہلے ایک حرف مضموم ہو۔ احترازی مثال : دُعُیٌّ

اتفاقی مثال: اَدلِیٌ، مَرْمِیٌّ اصل میں اَدْلُیٌ، مَرْمُوْیٌ تھے، مَرْمُوْیٌ قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَةٌ کے قانون سے مَرْمُیٌّ بنا، پھر اسی قانون کی وجہ سے مَرْمِیٌّ بنا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ یاء سے قبل متصل حرف کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور منفصل کا جائز ہے۔

افتراقی شرط : یاء سے پہلے دو حرف مضموم ہوں۔ احترازی مثال : اَدلُیٌ

اتفاقی مثال : دِعِیٌّ اصل میں دُعُیٌّ تھا، اس کے عین کے ضمہ کو کسرہ سے

تبدیل کرنا واجب ہے اور دال کا ضمہ پڑھنا بھی جائز ہے اور ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا بھی جائز ہے۔ لہٰذا دُعِیٌّ، دِعِیٌّ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ : دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا، پھر دَوَاعٍ ہوا، اس میں صرفیوں کا اختلاف ہے کہ دَوَاعٍ میں تنوین کون سی قسم کی؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ تنوین عوض ہے، اور بعض کے ہاں تنوین تمکن ہے، اور منشاء اختلاف، تعلیل کا اختلاف ہے، چونکہ اس کی تعلیل کے دو طریقے ہیں اسی وجہ سے تنوین میں اختلاف آیا۔

جو عوض کے قائل ہیں وہ تعلیل یوں کرتے ہیں کہ دَوَاعِوُ کو غیر منصرف مان کر تعلیل شروع کرتے ہیں، کہ دُعِیَ کے قانون سے بدلا، پھر یَـدْعُوْ یَرْمِیُ کے قانون سے یاء کے ضمہ کو حذف کیا گیا، اور پھر یاء ساکن کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لایا گیا، لہٰذا دَوَاعٍ ہوا۔

جو تمکن کے قائل ہیں وہ اس پر غیر منصرف کے حکم لگانے سے پہلے تعلیل کرتے ہیں، کہ دُعِیَ کے قانون سے واو یاء بنا، پھر یَدْعُوْ یَرْمِیُ کے قانون سے ضمہ کو حذف کیا، پھر یاء ساکن اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا، تو یاء کو حذف کیا، لہٰذا دَوَاعٍ بنا۔

...... قانون نمبر ۹ ......

ہر حرف علت کہ واقع شد در آخر فعل مضارع وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام لَـمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : حرف علت فعل مضارع کے آخر میں ہو۔

احترازی مثال : لَمْ یُوْعَدْ

شرط نمبر۲ : اس پر کوئی جازم داخل ہو یا اس سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ ہو۔

احترازی مثال : یَدْعُوْ، یَرْمِیْ

اتفاقی مثال : لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ، لَمْ یَرْمِ، اُدْعُ ، لِتُدْعَ

...... قانون نمبر۱۰ ......

در التقائے ساکنین علی غیر حده اگر ساکن اول غیر مده واو جمع باشد، آں را حرکتِ ضمه می دهند وجوبًا، و اگر ساکنِ اول غیر مده یاء واحده باشد آں راحرکتِ کسره می دهند وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام لِتُدْعَوُنَّ لِتُدْعَیِنّ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ پہلے ساکن کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔

احترازی مثال : اِحْمَآرَّ، اُحْمُوْرَّ

شرط نمبر۲ : پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال : اِضْـرِبُوْنَّ (قانون کی وجہ سے اِضْرِبُنَّ بنا)، لِتُضْرَبُوْنَّ (قانون کی وجہ سے لِتُضْرَبُنَّ بنا)

شرط نمبر۳ : پہلا ساکن واو جمع ہو۔ احترازی مثال : لَوِاسْتَطَعْنَا، لِیَدْعُوَنَّ

اتفاقی مثال : لِتُدْعَوُنَّ، اصل میں لِتُدْعَوُنَّ تھا.

حکم دوم : یہ ہے کہ ساکن اول کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبرا : التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔

احترازی مثال : اِحْمَآرَّ، اُحْمُوْرَّ

شرط نمبر۲ : پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔

احترازی مثال : اِضْـرِبِنَّ (قانون کی وجہ سے اِضْـرِبِنَّ بنا)، لِتُـضْـرَبِنَّ (قانون کی وجہ سے لِتُضْرَبِنَّ بنا)

شرط نمبر۳ : پہلا ساکن یاءِ واحدہ مؤنثہ ہو۔

احترازی مثال : لِتُرْمَيَنَّ، ضَارِبِي الْقَوْمِ

اتفاقی مثال : لِتُدْعَيِنَّ اصل میں لِتُدْعَيْنَّ تھا۔

قانون نمبرا۱......

واو لام کلمه فُعلٰی اسمی یاء می شود وجوبًا و یاء لام کلمه فُعلٰی اسمی واو می شود وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام دُعْیٰ تقْویٰ فَتْویٰ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا : واو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : قُوْلٰی

شرط نمبر۲ : کلمہ بھی فُعْلٰی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال : دَعْوٰی

شرط نمبر۳ : فُعلٰی بھی اسمی ہو خواہ حقیقۃً اسمی ہو یا حکمًا اسمی ہو۔

احترازی مثال : غُزْوَیٰ
اتفاقی مثال : حقیقی فُعْلیٰ : دُنیَا، عُلْیَا اصل میں دُنْوَیٰ، عُلْوَیٰ تھے۔
حکمی فُعْلیٰ : دُعْیَا اصل میں دُعْوَیٰ تھا۔
حکم دوم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر۱ : یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : بَیْعیٰ
شرط نمبر۲ : کلمہ بھی فَعْلیٰ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال : رُمْیٰ
شرط نمبر۳ : فَعْلیٰ بھی اسمی ہو۔ احترازی مثال : صَدْیٰ
اتفاقی مثال : تَقْوَیٰ، فَتْوَیٰ اصل میں تَقْیَیٰ، فَتْیَیٰ تھے۔

...... قانون نمبر۱۲ ......

ہر همزه كه واقع شود بعد از الف مفاعل قبل ياء و در مفرد قبل از ياء نبود، آں را بيا مفتوحه بدل كنند و جوبًا، مگر آں همزه كه واو واقع شده بود در مفرد بعد از الف چهارم جا، چرا كه آں همزه را در جمع بواو مفتوحه بدل كنند وجوبًا.

تشریحِ قانون : اس کا نام رَخَایَا اَدَاوَا کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم اول : یہ ہے کہ ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر۱ : ہمزہ الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے ہو۔
احترازی مثال : شَرَائِفُ (کہ یہاں یاء سے پہلے نہیں ہے، بلکہ فاء سے پہلے ہے)
شرط نمبر۲ : مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال : جَوَائِیُ اس کا مفرد جَاءِیَۃٌ

ہے (ہمزہ یاء سے پہلے ہے)

اتفاقی مثال : رَخَایَا اصل میں رَخَایِوُ تھا۔شرائف کے قانون کی وجہ سے رَخَائِوُ بنا، پھر دُعِیَ کے قانون سے رَخَائِیُ ہوا، پھر اسی رَخَایَا کے قانون سے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدل دیا رَخَایَیُ ہوا، پھر قال باع کے قانون سے دوسری یاء الف سے بدل کر رَخَایَا ہوا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : شَرَائِفُ

شرط نمبر۲ : اس جمع کے مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ پر واو ہو، یعنی کلمہ میں چوتھا حرف واو ہو اور الف کے بعد ہو۔

احترازی مثال : رَخَایَا اس کا مفرد رَخِیْوَةٌ ہے (واو چوتھی جگہ پر ہے لیکن الف کے بعد نہیں)

اتفاقی مثال : اَدَاوَا اصل میں اَدَایِوُ تھا۔شرائف کے قانون سے اَدَائِوُ بنا، پھر دُعِیَ کے قانون سے اَدَائِیُ بنا، پھر اسی رَخَایَا اَدَاوَا کے قانون کی وجہ سے اَدَاوَیُ ہوا پھر قال باع کے قانون سے اَدَاوَا ہوا، اس کا مفرد اَدَاوَةٌ ہے، اس میں واو الف کے بعد بھی ہے اور چوتھی جگہ پر بھی ہے۔

...... قانون نمبر۱۳ ......

هر جائے که سه یاء در یك کلمه جمع شوند بایں طور که اول مدغم در ثانی ، و ثالث مقابله لام کلمه آن ثالث را حذف

کـنـنـد نسیاً منسیاً، بشرطیکه در فعل و جاری مجرائے فعل نباشـد، هـمـچـنیں اگر دو یاء جمع شوند، حذفِ یکے جائز است چوں سَیِّدٌ که اور اسَیدٌ خواندن جائز است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام رُخَـیٌّ رُخَیَّةٌ کا قانون ہے،اس کے دو حکم ہیں اور حکم اول کے لئے چار شرطیں ہیں اور دوم کے لئے تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ تین یاء میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبرا : تینوں ایک کلمہ میں ہوں۔

احترازی مثال :اُخَیُّ یُوْسُفَ ، بُنَیُّ یَعْقُوْبَ

شرط نمبر۲ : پہلی دوسری میں مدغم ہو۔احترازی مثال : حَیِیٌّ

شرط نمبر۳ : تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔احترازی مثال : مُقَیِّیْلٌ

شرط نمبر۴ : فعل اور جاری مجرائے فعل (یعنی اسم فاعل،مفعول) میں نہ ہو۔

احترازی مثال : حَیَّیَ، یُحَیِّیُ، مُحَیِّیٌ

اتفاقی مثال : رُخَیٌّ ، رُخَیَّةٌ اصل میں رُخَیِّیٌ، رُخَیِّیَةٌ تھے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ دو یاء میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔

شرط نمبرا : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔احترازی مثال : اَبِیْ یَعْقُوْبَ

شرط نمبر۲ : پہلی دوسری میں مدغم ہو۔احترازی مثال : بُیَیْعٰی

شرط نمبر۳ : فعل اور جاری مجرائے فعل (یعنی اسم فاعل،مفعول) میں نہ ہو۔

احترازی مثال : بَیَّعَ، قُوَیِّلٌ

اتفاقی مثال : سَیِّدٌ، مَیِّتٌ کو سَیْدٌ، مَیْتٌ پڑھنا جائز ہے۔

﴿...... قانون نمبر ۱۴ ......﴾

هر واو، یاء که واقع شود قبل تاء تانیث یا زیادتی فَعُلَانِ ما قبلش واو مضموم باشد، ضمه ماقبلش را بکسره بدل کنند وجوبًا، و اگر غیر واو باشد، آں یاء را بواو بدل کنند و واو برحال خود باشد.

تشریحِ قانون : اس کا نام قَوِوَتٌ ، طَوِیَتٌ، نَهُوَتٌ، رَمُوَتٌ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واو یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء تاء تانیث یا زیادتی فَعُلَانِ سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : قَوُوَا، طَوُیَا

شرط نمبر ۲ : واو، یاء سے پہلے واو مضموم ہو۔ احترازی مثال : نَهُوَتٌ، رَمُیَتٌ

اتفاقی مثال : قَـوُوَتٌ، طَوُیَتٌ یہاں واو کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے قَـوِوَتٌ، طَوِیَتٌ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح قَـوُوَانِ، طَوُیَـانِ کو قَـوِوَانِ، طَوِیَان پڑھنا واجب ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ واو کو اپنے حال پر چھوڑنا اور یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : تاء تانیث یاء زیادتی فَعُلَانِ سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : نَهُوَا، رَمُیَا

شرط نمبر ۲ : واو یا ء سے پہلے واو مضموم نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوُوَتٌ، طَوُیَتٌ، قَوُوَانِ، طَوُیَانِ

اتفاقی مثال : نَهُـوَتْ ، نَهُـوَانِ، رَمُـوَتْ، رَمُـوَانِ اصل میں نَهُـوَتْ ، نَهُـوَانِ، رَمُيَـتْ، رَمُيَـانِ (نَهُـوَتْ ، نَهُوَان میں واو اپنے حال پر ہے اور رَمُيَـتْ، رَمُيَانِ میں یاء کو واو سے تبدیل کیا گیا)

﴿...... قانون نمبر ۱۵......﴾

هر یاء که واقع شود در آخر فعل و ماقبلش مضموم باشد واو شود وجوبًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام رَمُـــوَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : یاء کلمہ کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : بُيِعَ

شرط نمبر ۲ : آخر بھی فعل کا ہو۔ احترازی مثال : تَبَنِّيٌ

شرط نمبر ۳ : ماقبل یاء کا مضموم ہو۔ احترازی مثال : رُمِيَ

اتفاقی مثال : رَمُوَ اصل میں رَمُيَ تھا۔

☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قوانین مہموز

﴿...... قانون نمبر۱......﴾

هر همزه ساکن مظهر که ماقبلش متحرك باشد همزه در دیگر کلمه، ماسوائے همزه مطلقاً، آں همزه ساکن را بوفق حرکتِ ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً، بشرطیکه باعثِ تحریکش موجود نباشد.

تشریحِ قانون : اس کا نام یَامَنُ یُوْمَنُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال : سَئَلَ

شرط نمبر۲ : ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال : سَئَّلَ

شرط نمبر۳ : اگر اس ہمزہ سے پہلے ہمزہ ہے تو اس کے لئے شرط ہے کہ دوسرے کلمہ میں ہو اور ہمزہ کے سوا دوسرے حروف کے لئے یہ شرط نہیں، وہ مطلقاً ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہوں یا دوسرے میں۔

احترازی مثال : ااْمَنَ (کہ یہاں قانون وجوبی ہے)

شرط نمبر۴ : ہمزہ کی حرکت کے لئے کوئی سبب بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : یَـاُمُّ اصل میں یَـاْمُمُ تھا، یہاں حرکتِ ہمزہ کے لئے تجانس سبب ہے۔

اتفاقی مثال : ہمزہ کے علاوہ حرفوں کی ایک کلمہ میں ہوں : یَـامَنُ، یُوْمَنُ، رَاسٌ، بُوسٌ، بِیرٌ اصل میں یَـأْمَنُ، یُؤْمَنُ، رَأْسٌ، بُؤْسٌ، بِئْرٌ تھے۔ ہمزہ کے علاوہ حرفوں جو کہ دو کلموں میں ہوں : اَلَّذِی ایْتُمِنَ اصل میں اَلَّذِی ائْتُمِنَ تھا۔

ہمزہ کی مثال : یَـاَیُّھَـا الـقَـارِیءُ وْتُـمِنَ ، مَرَرْتُ بِقَارِیءِ ایْتُمِنَ ، رَأیتُ القَارِیءَ اتُمِنَ اصل میں تینوں جگہ اُؤْتُمِنَ تھا۔

﴿...... قانون نمبر۲ ......﴾

ھر ھمزہ ساکن مظھر که ماقبلش دیگر ھمزہ متحرك باشد از آں کلمه ، آں ھمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرفِ علت بدل کنند وجوبًا، بشرطیکه باعث تحریکش موجود نباشد، اگر ھمزہ اول وصلی باشد و در درج کلام می افتدوھمزہ ثانی بصورت خود عودمی کنند وجوبًا، مگر کُل، مُر، خُذ شاذ اند۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال : اَءَ رَ

شرط نمبر۲ : ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال : اَءَّ رَ

شرط نمبر۳ : اس کا ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال : یَأْمَنُ

شرط نمبر۴ : دونوں ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : یَاَیُّھَا الْقَارِیءُ اؤْتُمِنَ

شرط نمبر۵ : اس ہمزہ کی حرکت کے لئے کوئی سبب بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : اَءُمٌّ

اتفاقی مثال : اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا اصل میں اَءْ مَنَ، اُؤْمِنَ، اِئْمَانًا تھے۔

﴿فوائد قانون نمبر۲﴾

فائدہ نمبر۱ : سوال : ہمزہ مبدل عود کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : اگر ہمزہ اول قطعی ہے تو ہمزہ ثانی (مبدل) مطلق عود نہیں کر سکتا خواہ درج کلام میں ہو یا نہیں، اگر اول وصلی ہے تو جب درج کلام میں واقع ہو جائے تو خود عود کرے گا، وجوبًا کیونکہ درج کلام کی وجہ سے ہمزہ وصلی ساقط ہو جائیگا، اب صرف ایک ہمزہ ساکن رہ جائے گا چنانچہ اُوْتُمِنَ درج کی صورت میں اَلَّذِی ائْتُمِنَ بنے گا، بعد میں یَامَنُ یُومَنَ کے جوازی قانون سے حرف علت کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے، وجوبی قانون (اٰمَنَ) سے نہیں، اور اس عود کو واجب اس لئے کہا گیا کہ اگر عود سے پہلے جوازی قانون لگایا جائے تو بعض مقامات میں مخالف ہوگا، جیسے فَأْتُوْا میں دخولِ فاء سے پہلے اِیْتُوْا تھا اگر دخول فاء کے بعد جوازی حکم لگانا چاہیں تو صحیح نہیں لگے گا اس لئے کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا جائز ہے اور یہاں ماقبل کی حرکت فتحہ ہے، جسکا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے، اور یہاں پر یاء ہے جو الف کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، اس لئے صورتِ اُولیٰ کی طرف عود کو واجب کہا۔

فائدہ نمبر۲ : سوال : کُلْ، خُذْ، مُرْ جوامر کے صیغے ہیں ان میں اس قانون کا حکم کیوں جاری نہیں؟

جواب : ان میں شذوذ ہے دونوں ہمزوں کو خلاف قیاس حذف کیا گیا۔اب کُل، خُذ میں شاذ وجوبی ہے، اور مُر میں جوازی ہے اس لئے کہ قرآن کریم میں عربی ہمزہ کے عود کے ساتھ مذکور ہے۔ جیسے وَأْمُرْ اَهلَکَ بالصَّلٰوۃ۔

بعض صرفیوں نے قلب مکانی کا قول کیا ہے، تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہ کلمات اصل میں أُؤْکُل، اُؤخُذ، أُؤمُر تھے، پھر ان صیغوں میں قلب مکانی ہوئی، فاء کو عین کی جگہ رکھ دیا گیا، چنانچہ اُکْؤُل، اُخْؤُذ، اُمْؤُر ہوگئے، پھر یَسَلُ کے قانون سے ہمزہ کو حذف کیا اور اسکی حرکت ماقبل کو دی گئی، پھر ہمزہ وصل بھی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا، لہٰذا کُلُ، خُذُ، مُرُ بنے۔

قلب مکانی پر اشکال : اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ یَسَلُ کا قاعدہ اور قانون تو جوازی ہے اور کُلُ، خُذُ میں حذف واجب ہے۔

جواب : یَسَلُ کا قاعدہ اور قانون فی نفسہ ناقص ہے۔ مکمل (کتاب کا نام ہے) میں یہ بھی ہے کہ اگر ساکن کے بعد ہمزہ کا وقوع قلب مکانی کی وجہ سے ہو یا افعال قلوب کے کسی فعل میں ہو تو حذف وجوبًا ہوگا، ورنہ جوازًا۔ اب ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال رُؤْیَتْ میں وجوبِ حذف بھی قاعدہ، قانون کے مطابق ہے اور تینوں صیغوں میں بھی، اور اسمائے رویت میں حذف نہ ہونا بھی قانون کے مطابق ہے۔

اشکال : مُر میں حذف جوازی ہے، حالانکہ ماقبل قلب مکانی کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کُلُ، خُذُ کی طرح اس میں بھی حذف وجوبی ہو، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : مُر میں قلب اور عدم قلب دونوں جائز ہیں لہٰذا قلب کی صورت میں ہمزہ وجوبًا حذف ہوگا۔ اور عدم قلب کی صورت میں حذف جائز نہ ہوگا، اس لئے کہ اس صورت میں اصل أُؤْمُرْ ہوگا، جس میں یَسَل کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

﴿...... قانون نمبر۳......﴾

ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد، ہمزہ در دیگر کلمہ ما سوائے ہمزہ مطلقًا، ہمزہ مفتوحہ را بوفقِ حرکتِ ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازًا۔

تشریحِ قانون : اس کا نام سُوَالٌ، مِیَرٌ ،جُوَنٌ اور غُلَامُ وَحَمَدَ غُلَامِ یَحْمَدَ کا قانون ہے،اس کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ مفتوحہ ہو۔احترازی مثال : سُئِلَ

شرط نمبر۲ : اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔احترازی مثال : سَئَلَ، یَسْئَلُ

شرط نمبر۳ : اس سے پہلے اگر ہمزہ ہو تو وہ دوسرے کلمہ میں ہو۔

احترازی مثال : اَءَ ادِمُ

اتفاقی مثال : ہمزہ کے علاوہ حروف ایک کلمہ میں جیسے : سُوَالٌ، مِیَرٌ، جُوَنٌ

ہمزہ کے علاوہ حروف دوسرے کلمہ میں جیسے : جَاءَ غُلَامُ وَحَمَدَ ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ یَحْمَدَ

ہمزہ دوسرے کلمہ میں جیسے: عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْءِ یَحْمَدَ ، رَأَیْتُ مَجِیْءَ اَحْمَدَ ، جَآءَ مَجِیْءُ وَحْمَدَ ، یہ اصل میں سُؤَالٌ، مِئَرٌ، جُؤَنٌ، جَآءَ غُلَامُ اَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ اَحْمَدَ ، عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْءِ اَحْمَدَ ، رَأَیْتُ مَجِیْءَ اَحْمَدَ ، جَآءَ مَجِیْءُ اَحْمَدَ تھے۔

﴿...... قانون نمبر۴ ......﴾

هردو همزه متحرك اگرجمع شوند در يك كلمه اگر يكے از ايشاں مكسور باشد، ثانی را بیآء بدل كنند وجوبًا سوائے اَئِمَّة كه دریں جا جائز است، و اگر هیچ یكے مكسور نه باشد، ثانی را بواو بدل كنند وجوبًا مگر اُكْرِمُ شاذ است.

تشریحِ قانون : اس کا نام جَــــآءٍ ، اَوَادِمُ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص، دو شرطیں دونوں میں مشترک ہیں اور ایک میں اختلاف ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال : اَءْ مَنَ

شرط نمبر۲ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال :(عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْئِ اَحْمَدَ)

شرط نمبر۳ : دونوں میں سے ایک مکسور ہو۔ احترازی مثال : اَءَ ادِمُ

اتفاقی مثال : جَآئِیٌ اصل میں جَآءِءُ تھا۔ (جَآئِیٌ سے پھر جَآءٍ بنا)

حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزہ ثانی کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال : اَءْ مَنَ

شرط نمبر۲ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : قَرَءَ اَحْمَدُ

شرط نمبر۳ : دونوں میں سے کوئی ایک مکسور نہ ہو۔ احترازی مثال : جَاءِءٌ

اتفاقی مثال : اَوَادِمُ اصل میں اَءَ ادِمُ تھا، اسی طرح اُوَیْــــدِمٌ اصل میں اُءَ یْدِمٌ تھا۔

﴿فوائدِ قانون نمبر۴﴾

فائدہ نمبر۱ : اَئِــمَّةٌ میں ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل نہ کرنا بھی جائز ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ثانی ہمزہ
کی حرکت عارضی ہے، اصل میں اَئْمِمَةٌ ہے پھر ادغام کی وجہ سے اَئِمَّةٌ بنا۔

فائدہ نمبر۲ : اُكْرِمُ (جو اصل میں اُءَ كْرِمُ تھا) میں یہ قانون جاری نہ کرنا، اور ایک ہمزہ (ثانی) کو حذف کرنا شاذ ہے۔

﴿...... قانون نمبر۵ ......﴾

ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابلِ حرکت باشد، سوائے یاء تصغیر و نون انفعال و واو یا مدہ زائدہ دریك کلمہ، حرکت آں ہمزہ رانقل کردہ بماقبل دادہ جوازاً، ہمزہ را حذف کنند وجوباً، مگر مَرْأَة شاذ است۔

تشریحِ قانون : اس کا نام يَسَلُ، قَدَفْلَحَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا جائز ہے اور پھر ہمزہ کا حذف واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : ماقبل اس ہمزہ کا ساکن ہو۔ احترازی مثال : سَئَلَ

شرط نمبر۲ : مظہر اور قابل حرکت ہو۔ احترازی مثال : سَئَّلَ، سَائَلَ

شرط نمبر۳ : اس سے پہلے یاء تصغیر نہ ہو۔ احترازی مثال : اُفَيْئِسٌ

شرط نمبر۴ : اس سے پہلے واو، یا مدہ زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : مَقْرُوْئَةٌ، خَطِيْئَةٌ

شرط نمبر۵ : اس سے پہلے نونِ انفعال نہ ہو۔ احترازی مثال : اِنْئَتَرَ

اتفاقی مثال : یَسَلُ، قَدَ افْلَحَ، بَاعُوَ امْوَالَهُمْ اصل میں یَسْئَلُ، قَدْاَفْلَحَ، بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ تھے۔

فائدہ : مَرْأَةٌ شاذ ہے، اس میں اس وجہ سے قانون جاری نہیں ہوا کہ اس کا مَرَةٌ سے التباس آجائے گا۔

﴿...... قانون نمبر۶ ......﴾

هرهمزه كه واقع شود بعد از ياء تصغير و واو و يائے مده زائده، در يك كلمه آں همزه را جنس ماقبل كرده جوازاً ادغام مى كنند وجوباً۔

تشریحِ قانون: اس کا نام اُفَیِّسٌ، خَطِیَّةٌ، مَقْرُوَّةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، کامل۔

حکم : اس کا یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز ہے اور پھر ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : اس سے پہلے یائے تصغیر ہو۔ احترازی مثال :اِنْئَتَرَ

اتفاقی مثال : اُفَیِّسٌ اصل میں اُفَیْئِسٌ تھا۔

شرط نمبر۲ : اس سے پہلے یائے مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہو۔

احترازی مثال : اِنْئَتَرَ

اتفاقی مثال : خَطِیَّةٌ اصل میں خَطِیْئَةٌ تھا۔

شرط نمبر۳ : اس سے قبل واو مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : اِنْئَتَرَ

اتفاقی مثال : مَقْرُوَّةٌ اصل میں مَقْرُوْءَةٌ تھا۔

﴿...... قانون نمبر ۷ ......﴾

هردو همزه كه جمع شوند در كلمه غير موضوع على التضعيف اول ساكن ثانى متحرك باشد، آں را بياء بدل كنند وجوباً.

تشریحِ قانون : اس کا نام قَرِأْیٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ دو ہمزوں میں سے ثانی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : لَمْ يَقْرَءْ اَحْمَدُ

شرط نمبر۲ : کلمہ غیر موضوع علی التضعیف ہو۔ احترازی مثال : سَئَّلَ

شرط نمبر۳ : پہلا ہمزہ ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ احترازی مثال : اَءْ مَنَ

اتفاقی مثال : قَرِءْ یٌ اصل میں قَرِءْءٌ تھا۔ موضوع علی التضعیف مشدد کلمہ کو کہتے ہیں۔

﴿...... قانون نمبر ۸ ......﴾

هرهمزه متحركه منفرده را كه ماقبلش نيز متحرك باشد بآن حركت، بوفقِ حركتِ ماقبل بحرفِ علت بدل كنند جوازاً نزد بعض.

تشریحِ قانون : اس کا نام سَالَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے

،نزد اخفش رحمہ اللہ۔

شرط نمبر ۱: ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال : یَأْمَنُ، رَأْسٌ

شرط نمبر ۲ : منفردہ ہو۔ احترازی مثال: اَءَ ادِمُ

شرط نمبر ۳ : ہمزہ کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ احترازی مثال : یَسْئَلُ

شرط نمبر ۴ : ہمزہ اور اسکے ماقبل کی حرکت ایک قسم کی ہو۔

احترازی مثال : سُئَلٌ (جمع مؤنث اسم تفضیل) اتفاقی مثال : سَالَ ، اصل میں سَئَلَ تھا۔

قانون نمبر ۹

ھرھمزہ منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و یاء بدل کردہ شود جوازاً نزدِ اخفش۔

تشریحِ قانون : اس کا نام سُوِلَ، یَسْتَھْزِیُوْنَ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہمزہ کو واو سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال : أُءِ رَ

شرط نمبر ۲ : ہمزہ مکسور ہو۔ احترازی مثال : سُئَلٌ

شرط نمبر ۳ : ہمزہ کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال : سَئِمَ

اتفاقی مثال : سُوِلَ اصل میں سُئِلَ تھا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ منفردہ ہو۔احترازی مثال : یَسْتَھْئِئُوْنَ
شرط نمبر۲ : ہمزہ مضموم ہو۔احترازی مثال : جِئِرَ
شرط نمبر۳ : ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو۔احترازی مثال : لَؤُمَ
اتفاقی مثال : یَسْتَھْزِیُوْنَ اصل میں یَسْتَھْزِئُوْنَ تھا۔

﴿...... قانون نمبر۱۰......﴾

ھرھمزہ وصلی مفتوح کہ داخل شود برآں ھمزہ استفھام، بالف بدل کردہ شود وجوباً، بمع باقی داشتن التقائے ساکنین۔

تشریحِ قانون : اس کا نام اٰلْاٰنَ ، اٰلْحَسَنَ کا قانون ہے،اس کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں،ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے بقائے التقائے ساکنین کے ساتھ۔

شرط نمبر۱ : ہمزہ وصلی ہو۔احترای مثال : ءَاَنْذَرْتَھُمْ
شرط نمبر۲ : ہمزہ مفتوحہ ہو۔احترازی مثال : ءَاِنْصَرَفَ، اَفْتَرٰی
شرط نمبر۳ : اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو۔
احترازی مثال : اَلْاٰنَ، اَلْحَسَنَ
اتفاقی مثال : اٰلْاٰن، اٰلْحَسَنَ اصل میں ءَاَلْاٰنَ، ءَاَلْحَسَنَ تھے۔

﴿...... قانون نمبر۱۱......﴾

ھرکلمہ کہ در آں زیادہ از دو ھمزہ جمع شوند، تخفیف

کرده می شود دوم، چهارم، باقی برحال باشند.

تشریحِ قانون: اس کا نام أَوَئِيءٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ دوم، چہارم میں تخفیف کرنا واجب ہے۔

شرط : ہمزہ دو سے زیادہ ہوں۔ احترازی مثال : اَئْمَنَ

اتفاقی مثال : أَوَئِيءٌ اصل میں أَأَأْأُءٌ تھا۔

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

قوانین مضاعف

﴿...... قانون نمبر۱......﴾

هر گاه دو حروف متجانسین اگر جمع شوند در اول کلمه ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد ادغام ممتنع است و دراول کلمه ثلاثی مزید فیه جائز است مطلقاً سوائے مضارع چراکه در مضارع وقتے جائز است که حاجت به همزه وصلی نیفتد.

تشریحِ قانون : اس کا نام متجانسین کا پہلا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، پہلے حکم کے لئے دو شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لئے سوائے مضارع کے دو شرطیں ہیں اور مضارع کے لئے تین ہیں۔

حکم اول : یہ ہے کہ متجانسین کا ادغام ممنوع ہے۔

شرط نمبر۱ : متجانسین شروع کلمہ میں ہوں۔

احترازی مثال : مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا

شرط نمبر۲ : کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال : تَتَرَّکَ

اتفاقی مثال : تَتَــرَ کہ یہاں تاء کا تاء میں ادغام جائز نہیں اسی طرح تَتْتَــرَ رباعی مجرد بھی ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ادغام جائز ہے۔

شرط نمبر۱ : متجانسین شروع کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : اِحْمَرَرَ

شرط نمبر۲ : کلمہ ثلاثی مزید فیہ کا ہو مطلقاً، سوائے مضارع کے (مطلقاً کا معنی یہ ہے کہ ادغام کے بعد ہمزہ وصلی کی طرف احتیاج ہو یا نہ) احترازی مثال : تَتَرَ (ثلاثی مزید فیہ نہیں ہے) سوائے مضارع کا مطلب یہ ہے کہ اگر ثلاثی مزید فیہ مضارع ہو اور ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑتی ہو تو ادغام جائز نہیں۔ احترازی مثال : تَتَبَاعَدُ، تَتَنَزَّلُ

اتفاقی مثال : تَتَرَّکَ کو اِتَّرَّکَ پڑھنا جائز ہے، اور تَتَارَکَ کو اِتَّارَکَ اور مضارع يَفْتَعِلُ، يَتْتَتِرُ کو يَتَّتِرُ پڑھنا جائز ہے۔

...... قانون نمبر۲ ......

اگر هر دو متجانسین در اول کلمه نباشد، واول ساکن ثانی متحرك باشد، ادغام واجب است، بوجودِ پنج شرائط، اول اینکه آں متجانسین دو همزه در کلمه غیر موضوع علی التضعیف نباشد، چنانچه در قَرِءْىَ که در اصل قَرِءْءَ بود، دوم اینکه اول متجانسین وقف نباشد، چنانچه اَغرَهْ هِلَالٌ، سوم اینکه اول متجانسین مده مبدل با بدال جائز نباشد چنانچه رِيْيَا که دراصل رِءْيَا بود، چهارم اینکه اول متجانسین مده در آخر کلمه نباشد، چنانکه فِيْ يَوْمٍ، پنجم اینکه ادغام باعثِ التباس یك وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نباشد، چنانچه قُوْوِلَ و تُقُوْوِلَ که ملتبس می شود بِقُوِّلَ و تُقُوِّلَ۔

تشریحِ قانون : اس کا نام متجانسین کا دوسرا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے اور

سات شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر۱ : متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ **احترازی مثال** : تَتَرَ

شرط نمبر۲ : اول ساکن ثانی متحرک ہو۔ **احترازی مثال** : مَدَدَ

شرط نمبر۳ : متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قَرِءَءَ

شرط نمبر۴ : اول متجانسین کا سکون وقف کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

احترازی مثال : اَغَرَّهُ هِلاَلٌ

شرط نمبر۵ : اول متجانسین ایسا مدہ نہ ہوں جو مبدل بابدالِ جوازی ہو۔

احترازی مثال : رِيْيَا اصل میں رِئْيَا تھا

شرط نمبر۶ : اول متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہ ہو۔ **احترازی مثال** : فِي يَوْمٍ

شرط نمبر۷ : متجانسین ایسے کلمہ میں نہ ہوں جہاں ادغام کے بعد کسی قیاسی وزن کے ساتھ اس کا التباس آتا ہو۔

احترازی مثال : قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ اگر ادغام کر کے قُوِّلَ، تُقُوِّلَ پڑھیں گے تو باب تفعیل وتَفَعُّل کی ماضی مجہول کے ساتھ التباس آئیگا، لہٰذا اس میں قانون کا حکم جاری نہ ہوگا۔

اتفاقی مثال : مِنِّي، عَنِّي، لَدُنِّي اصل میں مِنْنِيْ، عَنْنِيْ، لَدُنْنِيْ تھے۔

...... قانون نمبر۳ ......

اگر دو متجانسین، در اول کلمه نباشد، و هر دو متحرک

باشد، ادغام واجب است، بوجود نو شرائط اول اینکه اول متجانسین مدغم فیه نباشد چنانچه حَبَّبَ دوم اینکه کے ازمتجانسین زائده برائے الحاق نباشد چنانچه جَلْبَبَ، شَمْلَلَ، سوم اینکه اول متجانسین تائے افتعال نباشد، چانچه اِقْتَتَلَ، چهارم اینکه آں متجانسین دو واو در بابِ افعلال نباشد، چنانچه اِرْعَوَىٰ که در اصل اِرْعَوَوَ بود پنجم اینکه کے از متجانسین متقضی اعلال نباشد، چنانچه قَوِیَ که دراصل قَوِوَ بود، ششم اینکه حرکت ثانی عارضه نباشد، چوں اُردُدِ الْقَوْمَ هفتم اینکه آن متجانسین در دو کلمه نباشد، مَكَّنَنِي و اگر در دو کلمه باشند، پس اگر ماقبل متحرك یا لین غیر مدغم باشد، ادغام جائز ورنه ممتنع هشتم اینکه آن متجانسین دویاء نباشد چوں حَيِيَ، رُمَيَيَانِ نهم اینکه آں متجانسین دراسم بر یکه ازیں پنجم اوزان نباشد، چوں فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ،فَعِلٌ، فُعَلٌ، چوں سَبَبٌ، رِدِد، سُرُرٌ، عَلِلٌ، دُرَرٌ، سوائے مصدر حرف مدغمش را بیا بدل کنند وجوباً چوں دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ که دراصل دِنَّارٌ، شِرَّازٌ بود.

تشریحِ قانون: اس کا نام متجانسین کا تیسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور گیارہ شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱: متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال: تَتَرَ

شرط نمبر۲ : دونوں متحرک ہوں۔احترازی مثال : مِنُنِیُ

شرط نمبر۳ : پہلا متجانس مدغم نہ ہو۔احترازی مثال : حَبَّبَ

شرط نمبر۴ : کوئی متجانس زائد برائے الحاق نہ ہو۔

احترازی مثال : جَلْبَبَ، شَمْلَلَ

شرط نمبر۵ : اول تاءِ افتعال نہ ہو۔احترازی مثال : اِقُتَتَلَ

شرط نمبر۶ : متجانسین دو(۲) واو بابِ افعلال کا نہ ہو۔

احترازی مثال : اِرُعَوَوَ

شرط نمبر۷ : اس کی تعلیل کے لئے کوئی مقتضی موجود نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوِوَ

شرط نمبر۸ : دوسرے متجانس کی حرکت عارضی نہ ہو۔

احترازی مثال : اُرۡدُدِ الۡقَوۡمَ

شرط نمبر۹ : متجانسین دوکلموں میں نہ ہوں۔احترازی مثال : مَکَّنَنِیُ

شرط نمبر۱۰ : متجانسین دو(۲) یاء نہ ہوں۔احترازی مثال : حَیِیَ، رُمَیِیَانِ

شرط نمبر۱۱ : جس کلمہ میں متجانسین ہوں وہ کلمہ ان پانچ اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہو، فَعَلٌ ،فِعِلٌ، فُعُلٌ، فَعِلٌ، فُعَلٌ جیسے سَبَبَ ،رِدِدٌ، سُرُرٌ، عَلِلٌ، دُرَرٌ.

اتفاقی مثال : مَدَّ، فَرَّ اصل میں مَدَدَ، فَرَرَ تھے۔

﴿فوائدِ قانون نمبر۳﴾

فائدہ نمبر۱: اگر متجانسین متحرک دوکلموں میں ہوں تو وجوبی حکم جاری نہ ہوگا، البتہ دو حالتوں میں جوازی حکم جاری ہوگا۔

(۱) متجانسین سے پہلے لین غیر مدغم ہو جیسے ثَـوُبَ بَشِیُـرٌ ،اس کو ثَـوُبَّشِیُـرٌ

پڑھنا جائز ہے۔

(۲) متجانسین سے پہلے متحرک ہو جیسے لَاتَأْمَنُنَا، اس کو لَاتَأْمَنَّا پڑھنا جائز ہے۔

نمبر۲ : مصدر کے علاوہ کبھی کبھی حرف مدغم کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں، وجوباً، جیسے دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ اصل میں دِنَّارٌ، شِرَّازٌ تھے۔

...... ابواب الصرف ......

صرف کے کل ابواب چالیس (۴۰) ہیں، چھ (۶) ثلاثی مجرد کے، بارہ (۱۲) ثلاثی مزید فیہ کے، ایک (۱) رباعی مجرد کا، تین (۳) رباعی مزید فیہ کے اور اٹھارہ (۱۸) ملحقات کے ہیں۔

ابواب ثلاثی مجرد : ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ

(۲) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ

(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

(۵) فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

(۶) فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

ابواب ثلاثی مزید فیہ: ثلاثی مزید فیہ کے کل بارہ ابواب ہیں۔

(۱) بابِ اِفْعَالٌ جیسے اِکْرَامٌ، اَکْرَمَ یُکْرِمُ

(۲) بابِ تَفْعِیْل جیسے تَصْرِیْف، صَرَّفَ یُصَرِّفُ

(۳) بابِ مُفَاعَلَة جیسے مُضَارَبَة، ضَارَبَ یُضَارِبُ

(۴) بابِ تفعُّل جیسے تَصرُّف، تَصرَّف یَتصرَّف

(۵) بابِ تفاعُل جیسے تَضارُب، تَضارَبَ یَتضارَبُ

(۶) بابِ اِفتِعَال جیسے اِکتِسَاب، اِکتَسَبَ یَکتَسِبُ

(۷) بابِ اِنفِعَال جیسے اِنصِرَاف، اِنصَرَفَ یَنصَرِفُ

(۸) بابِ اِستِفعَال جیسے اِستِخرَاج، اِستَخرَجَ یَستَخرِجُ

(۹) بابِ اِفعِلَال جیسے اِحمِرَار، اِحمَرَّ یَحمَرُّ

(۱۰) بابِ اِفعِیلَال جیسے اِحمِیرَار، اِحمَارَّ یَحمَارُّ

(۱۱) بابِ اِفعِوَّال جیسے اِجلِوَّاذ، اِجلَوَّذَ یَجلَوِّذُ

(۱۲) بابِ اِفعِیعَال جیسے اِحدِیدَاب، اِحدَودَبَ یَحدَودِبُ

باب رباعی مجرد : رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔

(۱) فَعلَلَة جیسے دَحرَجَة، دَحرَجَ یُدَحرِجُ

ابواب رباعی مزید فیہ : رباعی مزید فیہ کے کل تین ابواب ہیں۔

(۱) بابِ تَفَعلُل جیسے تَدَحرُج، تَدَحرَجَ یَتَدَحرَجُ

(۲) بابِ اِفعِنلَال جیسے اِحرِنجَام، اِحرَنجَمَ یَحرَنجِمُ

(۳) بابِ اِفعِلَّال جیسے اِقشِعرَار، اِقشَعَرَّ یَقشَعِرُّ

...... ابوابِ ملحقات ......

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) ملحق برباعی (۲) غیر ملحق اور اس غیر ملحق کو ثلاثی مزید فیہ مطلق بھی کہتے ہیں، اور ملحق برباعی یا تو ملحق برباعی مجرد ہوگا یا برباعی مزید فیہ اور ملحق برباعی مزید فیہ یا تو ملحق بتَفَعلُل ہوگا یا باِفعِنلَال ہوگا یا باِفعِلَّال۔

ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں، ملحق بتَفَعْلُل کے آٹھ باب، ملحق بِاِفْعِنْلَال کے دو باب اور ملحق بِاِفْعِلَّال کا ایک باب ہے، کل اٹھارہ باب ہیں۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد : اس کے کل سات ابواب ہیں۔

(۱) فَعْلَلَة　جیسے جَلْبَبَة (چادر اوڑھانا) جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ

(۲) فَعْوَلَة　جیسے سَرْوَلَة (شلوار پہنانا) سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ

(۳) فَيْعَلَة　جیسے صَيْطَرَة (مقرر ہونا) صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ

(۴) فَعْيَلَةٌ　جیسے شَرْيَفَة (کھیت کے غیر ضروری پتے کاٹنا) شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ

(۵) فَوْعَلَةٌ　جیسے جَوْرَبَةَ (جوراب پہنانا) جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ

(۶) فَعْنَلَة　جیسے قَلْنَسَة (ٹوپی پہنانا) قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ

(۷) فَعْلَاة　جیسے قَلْسَاة (ٹوپی اوڑھانا) قَلْسىٰ يُقَلْسِىْ

ابواب ثلاثی مزید فیہ ملحق بتفَعْلُل (رباعی مزید فیہ): اس کے کل آٹھ ابواب ہیں۔

(۱) تفَعْلُلٌ　جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ

(۲) تفَعْوُلٌ　جیسے تَسَرْوُلٌ (شلوار پہننا) تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ

(۳) تَفَيْعُلٌ　جیسے تَشَيْطُنٌ (شیطان ہونا) تَشَيْطَنَ يَتَشَيْطَنُ

(۴) تفَوْعُلٌ　جیسے تَجَوْرُبٌ (جوراب پہننا) تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ

(۵) تَفَعْنُلٌ　جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا) تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ

(۶) تَمَفْعُلٌ　جیسے تَمَسْكُنٌ (مسکین ہونا) تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ

(۷) تَفَعْلُتٌ　جیسے تَعَفْرُتٌ (خبیث ہونا) تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ

(۸) تَفَعْلٍ　جیسے تَقَلْسٍ (اصل میں تَقَلْسُیٌ تھا) (ٹوپی پہننا) تَقَلْسىٰ يَتَقَلْسىٰ

ثلاثی مزید فیہ ملحق بَاِفْعِنْلَالٌ : اس کے دو باب ہیں۔

(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (سینہ وگردن نکال کر چلنا) اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ

(۲) اِفْعِنْلَآءٌ جیسے اِسْلِنْقَآءٌ (پشت پر لیٹنا) اِسْلَنْقیٰ يَسْلَنْقیٰ

ثلاثی مزید فیہ ملحق بَاِفْعِلَالٌ : اس کا صرف ایک باب ہے۔

(۱) اِفْوِعْلَالٌ چوں اِكْوِهْدَادٌ (کوشش کرنا) اِكْوَهَّدَ يَكْوَهِّدُ

ملحق برباعی کی تعریف: ملحق برباعی وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے اور ملحق بہ کے معنیٰ کے علاوہ اس میں دوسرے معنیٰ نہ ہوں، جیسے جَلْبَبَ، اس کا مجرد جَلَبَ (ن،ض) تھا، جس کے معنی کھینچنے کے ہیں، اس میں ایک باء زائد کی تو یہ بَعْثَرَ، دَحْرَجَ کے وزن پر ہو گیا، اور اس باب کی ایک خاصیت اِلْبَاس بھی ہے، لہذا یہاں جَلْبَبَ میں بھی الباس کے معنی آ گئے، اور جَلْبَبَ کے معنی چادر یا قمیص پہنانے کے ہو گئے، وزن رباعی پر ہونے اور رباعی کے علاوہ دوسرے معنی یعنی خاصیت نہ ہونے کی شرط اس میں پائی جا رہی ہے، لہذا یہ ملحق برباعی ہے۔

تنبیہ : ملحق بہ سے مراد وہ باب ہے جس کے ساتھ ثلاثی مزید فیہ ملحق ہوا ہے۔
اور معنی سے مراد یہاں وہ معنی ہیں جو باب میں بطور خاصیت ہوتے ہیں، جیسے الباس قصہ غیرھا۔

﴿...... ماضی کی گردانیں ......﴾

ماضی مطلق مثبت معلوم ومجہول :

ضَرَبَ — مارا اس ایک آدمی نے گزرے ہوئے زمانہ میں۔۔الخ

ضُرِبَ مارا گیا وہ ایک آدمی گذرے ہوئے زمانہ میں۔۔الخ

ماضی مطلق منفی معلوم ومجہول :

مَا ضَرَبَ نہیں مارا اس ایک آدمی نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔۔الخ

مَا ضُرِبَ نہیں مارا گیا وہ ایک آدمی گذرے ہوئے زمانہ میں۔۔الخ

ماضی قریب مثبت معلوم ومجہول :

قَد ضَرَبَ اس نے مارا ہے۔۔الخ

قَد ضُرِبَ وہ مارا گیا ہے۔۔الخ

ماضی قریب منفی معلوم ومجہول :

مَاقَد ضَرَبَ نہیں مارا ہے اس ایک آدمی نے۔۔الخ

مَاقَد ضُرِبَ نہیں مارا گیا وہ ایک آدمی۔۔الخ

ماضی بعید معلوم :

کَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔

کَانَا ضَرَبَا، کَانُوا ضَرَبُوا، کَانَت ضَرَبَت، کَانَتَا ضَرَبَتَا، کُنَّ ضَرَبنَ، کُنتَ ضَرَبتَ، کُنتُمَا ضَرَبتُمَا، کُنتُم ضَرَبتُم، کُنتِ ضَرَبتِ، کُنتُمَا ضَرَبتُمَا، کُنتُنَّ ضَرَبتُنَّ، کُنتُ ضَرَبتُ، کُنَّا ضَرَبنَا.

ماضی بعید مجہول :

کَانَ ضُرِبَ وہ مارا گیا تھا۔

کَانَا ضُرِبَا، کَانُوا ضُرِبُوا

ماضی استمراری معلوم :

کَانَ یَضرِبُ وہ مارتا تھا

كَانَا يَضْرِبَانِ، كَانُوْ يَضْرِبُوْنَ، كَانَتْ تَضْرِبُ، كَانَتَا تَضْرِبَانِ، كُنَ يَضْرِبْنَ، كُنْتَ تَضْرِبُ، كُنتُمَا تَضْرِبَانِ، كُنتُمْ تَضْرِبُوْنَ، كُنْتِ تَضْرِبِيْنَ، كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ، كُنْتُنَ تَضْرِبْنَ، كُنْتُ اَضْرِبُ، كُنَا نَضْرِبُ.

ماضی استمراری مجہول :

كَانَ يُضْرَبُ وہ مارا جاتا تھا۔

كَانَا يُضْرَبَانِ، كَانُوا يُضْرَبُونَ.. الخ

ماضی احتمالی معلوم :

لَعَلَّمَا ضَرَبَ شاید کہ مارے وہ ایک آدمی۔۔

لَعَلَّمَا ضَرَبَا، لَعَلَّمَا ضَرَبُوا..الخ

ماضی احتمالی مجہول :

لَعَلَّمَا ضُرِبَ شاید کہ مارا جائے وہ ایک آدمی۔۔

لَعَلَّمَا ضُرِبَا، لَعَلَّمَا ضُرِبُوا..الخ

ماضی تمنائی معلوم :

لَيتَ ضَرَبَ کاش کہ مارے وہ ایک آدمی۔۔

لَيتَ ضَرَبَا، لَيتَ ضَرَبُوا.. الخ

ماضی تمنائی مجہول :

لَيتَ ضُرِبَ کاش کہ مارا جائے وہ ایک آدمی۔۔

لَيتَ ضُرِبَا، لَيتَ ضُرِبُوا.. الخ

آج مورخہ 2010-2-04، ۱۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ کو بفضلہ تعالیٰ درسِ ارشاد الصرف کی تصحیح مکمل ہوئی۔

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم کی چند کتابیں
پانچ مسائل (متعلق بریلویت)
غیر مقلدین کا اصلی چہرہ ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں
تراویح، فضائل، مسائل، تعداد رکعت
حیلۂ اسقاط اور دُعا بعد نمازِ جنازہ
اولاد اور والدین کے حقوق
قربانی اور عیدین کے ضروری مسائل
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
احکام حیض ونفاس واستحاضہ مع حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ
درس ارشاد الصرف
طلاق ثلاث
منفرد اور مقتدی کی نماز اور قرآءۃ کا حکم
خواتین کا اصلی زیور ستر اور پردہ ہے
عباد الرحمٰن کے اوصاف
اصلی زینت
استشارہ (مشورہ) واستخارہ کی اہمیت
درسِ نحو میر
آٹھ مسائل
مسائلِ رمضان المبارک
تقویٰ کے چار انعامات
ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی چینل
اسلام کی حقیقت اور سنت وبدعت کی وضاحت
جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گریکس ماری پور کراچی
موبائل: 0333-2117851, 0334-3190916